کے بارے میں علماء اسلام کی آراء پر مشتمل

متفقہ فتویٰ

اس میں آپ پڑھیں گے حضرت امیر معاویہ کی شان کے بارے میں

- احادیث طیبات
- صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فرامین
- تابعین علیہم الرحمہ کے اقوال
- ائمہ مجتہدین کی آراء
- مجددین امت کا نظریہ
- محدثین عظام کا نذرانہ عقیدت
- شارحین حدیث کی تشریحات
- متکلمین وفقہاء کا مذہب
- صوفیاء کرام کے فرامین

مولانا مفتی محمد سعید قادری

شیخ الحدیث جامعہ فخر العلوم مرتضائیہ نقشبندیہ لاہور

مکتبہ اشاعۃ الاسلام لاہور

Cell:0301-7104143,0310-4085638

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : متفقہ فتوی

مصنف : مولانا مفتی محمد سعید قادری

تعداد : 1100

قیمت :

اشاعت اول : محرم الحرام 1440ھ، ستمبر 2018

فون نمبر : 0301-7104143

مکتبہ اشاعۃ الاسلام، لاہور

ملنے کے پتے

☆میلاد پبلیشرز، داتا دربار لاہور ☆مکتبہ اعلی حضرت دربار مارکیٹ، لاہور

☆کرمانوالہ بک شاپ، داتا دربار مارکیٹ، لاہور ☆ دارالعلم داتا دربار مارکیٹ، لاہور

☆مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ، لاہور ☆ مسلم کتابوی داتا دربار مارکیٹ، لاہور

☆شبیر برادرز، اردو بازار لاہور ☆مکتبہ شمس و قمر، بھاٹی چوک، لاہور

☆فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور ☆ضیاء القرآن پبلی کیشنز، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

☆رضا ورائٹی، داتا دمارکیٹ، لاہور ☆المعارف کتب خانہ، داتا دربار مارکیٹ

☆مکتبہ علامہ فضل حق، داتا دربار مارکیٹ ☆والضحی پبلی کیشنز، داتا دربار، مارکیٹ، لاہور

☆مکتبہ قادری اینڈ ورائٹی ہاؤس ☆مکتبہ لاثانی اینڈ سی ڈی سنٹر داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فہرست

تقریظ

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد صدیق صاحب ہزاروی سعیدی ازہری مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اپنے جن برگزیدہ بندوں کو اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارکہ کے لیے منتخب فرمایا اوران تمام کو صحابیت کا شرف حاصل ہوا، اسی طرح جن نفوس قدسیہ کو خانوادہ رسول ﷺ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا دنیا کا کوئی عالم، ولی اور صبح وشام ذکر الٰہی میں رطب اللسان رہنے والا اور سونے کے پہاڑ خرچ کرنے والا کوئی بھی شخص ان کی خاک پا تک بھی رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔

سرکار دوعالم ﷺ کا ارشاد گرامی "اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم" اور "مثل اھل بیتی کسفینۃ نوح من اکبھا نجا ومن خلف غرق" عام ہیں، ان میں کسی صحابی یا اہل بیت میں سے کسی شخصیت کی تخصیص نہیں ہے۔

اور امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر کس قدر ایمان افروز ہے، فرماتے ہیں:

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب رسول ﷺ نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان درجات کا تفاوت ہے لیکن جس طرح ہر نبی پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح ہر صحابی کی عزت واحترام ہم پر لازم اور ان کی گستاخی بہت بڑا جرم ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت اپنی نسبت صحابیت اور اسلامی کارناموں کی وجہ سے قابل قدر شخصیت ہے۔ خوش بخت لوگ ان کی عزت کرتے ہیں اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام و مرتبہ کو ان کے مقام سے بلند قرار دیتے ہیں۔ جبکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض و عداوت کے شکار بد بختی کے گڑھے میں گر رہے ہیں۔ اس حوالے سے اعتراضات اور ان کے علمی جوابات حضرت علامہ مفتی محمد سعید قادری زید مجدہ العالی نے مرتب فرمائے۔ سنجیدہ اور عدل وانصاف کو تھامنے والے مسلمانوں کے لیے نہایت کافی وشافی ہے۔ البتہ ہٹ دھرمی کا علاج لقمان حکیم کے پاس بھی نہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب زید مجدہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ انھوں نے احقاق حق اور ابطال باطل کا حق ادا کیا۔ ہمیں امید ہے کہ جو لوگ اندھی تقلید کا شکار ہو کر بعض نفس پرست لوگوں کے دام تزویر میں پھنس چکے ہیں وہ اس کتاب کو پڑھ کر یقیناً راہ حق کی راہی بنیں گے۔ ان شاء اللہ۔

محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری

جامعہ ہجویریہ

مرکز معارف اولیاء دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

بروز ہفتہ 27 ذوالحجہ 1439ھ / 8 ستمبر 2018ء

تقریظ

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا ظہور احمد صاحب جلالی مد ظلہ العالی

شیخ الحدیث دار العلوم محمدیہ اہل سنت، مانگا منڈی، لاہور

اشهد انك رسول الله صلى الله عليك وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

محدث ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث شریف روایت کرتے ہیں جس کا آخری حصہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من حفظني فيهم فانا احفظه يوم القيامة" ترجمہ: جو شخص صحابہ (کرام علیہم الرضوان) کے بارے میں میری حفاظت کرے گا (میری نسبت کا خیال رکھے گا، ان کے متعلق گفتگو کرتے وقت میرے تعلق کو ملحوظ خاطر رکھے گا، ان کے بارے میں زبان طعن نہ کھولے گا، میری خاطر ان کا ادب واحترام کرے گا) تو میں (محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم) قیامت کے دن اس کی حفاظت کروں گا۔ (اسے اپنے دامن رحمت میں چھپالوں گا۔ اپنے سائبان کرم میں اسے جگہ عطا فرماؤں گا۔)

اس حدیث شریف کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا بالکل حق ہے کہ حضرت علامہ مفتی محمد سعید قادری زید مجدہ نے فوائد کثیر جلیلہ نفیسہ علی رغم انوف الرافضۃ والمترافضۃ پر مشتمل فتوی لکھا، بروز قیامت سایہ مصطفی صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے حصول کا سامان بنالیا ہے بمنہ وکرمہ تعالیٰ۔

بار گاہ خداوندی میں کامل امید ہے کہ بے شمار لوگ اسے پڑھ کر رافضہ اور متر افضہ کے شکوک وشبہات سے نجات پا کر قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے سائبان کرم ورحمت میں پناہ پا کر نجاتِ ابدی کے حق دار بن جائیں گے۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویسین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم

العبد: ظہور احمد جلالی

دار العلوم محمدیہ اہل سنت، مانگا منڈی، ضلع لاہور

یکم محرم الحرام 1440ھ بمطابق 12 ستمبر 2018

تقریظ

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی فیاض احمد صاحب اویسی مدظلہ العالی

شیخ الحدیث جامعہ اویسیہ رضویہ ، بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔ امابعد

سیدنا مولا کائنات شیر خدا حیدر کرار امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ذکر خیر مؤمن ومنافق کے درمیان فرق کرتا ہے کہ ان کے ذکر سے مؤمن کا چہرہ پر نور اور دل مسرور ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر مبارک اہل سنت اور روافض کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔

جوں جوں قرب قیامت ہو رہا ہے فتنے ہر طرف سے سر اُٹھا رہے ہیں، اس صدی میں اہل سنت کے روپ میں چھپے روافض کا بغضِ معاویہ آشکار ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے آستانوں کے گدی نشین اس موذی مرض میں مبتلا پائے جا رہے ہیں۔ جبہ ودستار میں ملبوس بعض علماء داغدار ہیں۔

الحمدللہ ہم سنی حسنی حسینی غلام بے دام ہیں کہ حضرت سیدنا حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برحق امیر وخلیفہ مانا، ہم نے سر تسلیم خم کر دیا اور امام عالی سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید پلید کے خلاف اعلان جنگ فرمایا ہم آج تک اس سے نفرت کرتے ہیں۔ ہم نے اپنا معیار یہی رکھا ہے کہ جس سے اہل بیت رسول کریم علیہم السلام محبت کریں ہماری اس سے محبت ہے۔ جس سے یہ گھرانہ نفرت کرتا اس سے ہماری نفرت ہے۔

گذشتہ چند سالوں سے بغض معاویہ میں ہمارے اہل سنت کے اجتماعات میں نام نہاد واعظ کچھ زیادہ زبان درازی کررہے ہیں، بعض مقامات پر تو مناظرہ کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر واعظ اور مناظر روافض میں سے ہوتے تو اور بات تھی، افسوس یہ ہے کہ اہل سنت کا لیبل لگا کر اندر کے رافضی ہیں۔ ضرورت تھی کہ اس اہم ترین مسئلہ پر مفصل فتویٰ سامنے آئے تو حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سعید قادری زید مجدہ 'مبارک کے مستحق ہیں کہ انہوں نے محنت کی، ایک مدلل و محقق فتویٰ تحریر کیا، اس پر ملک کے معروف مفتیان کرام کی تصدیقات کرائیں۔ فقیر نے اس محقق فتویٰ کے بعض مقامات کو دیکھا ماشاء اللہ باطل شکن عبارات ہیں۔

اس اہم موضوع پر میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم مفتی اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہ کی تحقیقات بھی موجود ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆سیدنا امیر معاویہ پر اعتراضات کے جوابات۔ ☆ سیدنا امیر معاویہ۔ ☆سیدنا امیر معاویہ اور یزید ☆صاحب نبراس حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاوی کی عربی کتاب " الناھیہ عن ذم معاویہ "کا حضور فیض ملت نے اردو ترجمہ مع حواشی بنام "الرفاھیہ فی الناھیہ عن ذم امیر معاویہ" کے نام سے فرمایا جو شائع ہوئی۔ فقط

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

خادم دارالافتاء جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور، پنجاب، پاکستان

25/ذوالحجہ 1439ھ 6 ستمبر 2018ء جمعرات

تقریظ

استاذ العلماء پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سید محمد اویس محبوب شاہ صاحب گیلانی مجددی مدظلہ العالی، سجادہ نشین دربار عالیہ چورہ شریف

حامدا و مصلیا و مسلما

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ خوش بخت لوگ ہیں جنھیں رسول پاک علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت، صحبت، رضامندی، دعائیں اور حمایت نصیب ہوئی۔ اسی شرف کی بدولت امت کی کوئی بھی برگزیدہ شخصیت ان کی خاک کف پا تک بھی نہیں پہنچ سکتی اللہ رب العالمین نے صحابہ کرام کے ساتھ وعدہ حسنی فرمایا اور اس بشارت میں تمام صحابہ کرام برابر کے شریک ہیں۔

صحابہ کرام کی اسی قدسی جماعت کے ایک فرد حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے انتہائی قابل اعتماد اور محبوب صحابی ہیں۔ حضرت ابو درداء کی روایت میں ہے کہ رسول پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے ام المؤمنین ام حبیبہ سے فرمایا: ان (معاویہ) سے محبت کرو۔ بے شک میں معاویہ سے محبت کرتا ہوں۔ اور اس شخص سے بھی جو معاویہ سے محبت کرے۔ حضرت امیر معاویہ پر سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کتنا اعتماد فرماتے تھے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ آپ نے امیر معاویہ کو کاتب وحی مقرر فرمایا، اور ارشاد فرمایا معاویہ بن ابوسفیان میرا رازدار ہے۔

ان احادیث میں ان لوگوں کے لیے تفکر کا سامان ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ کے فضائل میں کوئی روایت نہیں۔ اللہ انھیں ہدایت دے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی فضیلت کو بیان فرمایا اور لوگوں کو ان کے بارے میں احتیاط کرنے اور زبان کو قابو میں رکھنے کی تلقین کی۔ امام نسائی اور امام عبد الرزاق نے سند حسن کے ساتھ حدیث پاک روایت کی "اکرموا اصحابی فانھم خیارکم "میرے صحابہ کی عزت کرو کیوں کہ وہ تمہارے بہترین آدمی ہیں۔ نیز ارشاد فرمایا "اللہ اللہ فی اصحابی" انہی فرامین رسول کو مد نظر رکھتے ہوئے اہل سنت کثرھم اللہ تعالیٰ نے فضائل صحابہ کرام بڑی محبت سے بیان کئے لیکن ان کے آپس کے اختلافات میں سکوت کیا۔ فقہ اکبر میں امام اعظم کا قول ہے نتولاھم جمیعا ولا نذکر الصحابۃ الا بخیر۔

مدینہ کے گورنر عبد اللہ بن مصعب سے مہدی نے پوچھا کہ جو لوگ صحابہ کام کی تنقیص کرتے ہیں ان کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے تو انھوں نے فرمایا: وہ زندیق ہیں۔ مشاجرات صحابہ کو بیان کرنا اہل سنت کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں: حضرت علی حق پر تھے اور ان کے مخالف خطا پر لیکن وہ خطا اجتہادی ہر طرح کے طعن و ملامت سے دور ہے اور تحقیر و تشنیع سے مبرا و پاک ہے بلکہ کسی ایک فریق کو خطاوار کہنا ہی ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے۔

(دفتر دوم، مکتوب 36)

دفتر اول مکتوب نمبر 251 میں فرماتے ہیں: استقامت والے لوگ ایسے الفاظ بولنے سے بھی پرہیز کرتے ہیں جن سے مقصود کے خلاف وہم پیدا ہو۔

علما اہل سنت نے اول روز سے صحابہ کرام کے ادب و احترام کے درس کو عام کیا ہے

اور دشمنان صحابہ کرام کی زبان درازیوں کا منہ توڑ جواب دیا ہے مگر بدقسمتی سے اس دور میں اہل سنت کے درمیان ایسے لوگ پیدا ہوگئے ہیں جو بدمذہب کے آلہ کار ثابت ہوئے ہیں ان بدبختوں نے صحابہ کرام کے بارے میں نسبت رسول کا خیال بھی نہ رکھا اور اختلاف صحابہ جس پر سکوت لازم تھا کو ہوا دی اور فضائل صحابہ جن کا بیان کرنا ضروری تھا ان کو پردہ رفض میں لے گئے۔

عجب واعظ کی دینداری ہے یارب عداوت ہے اسے سارے جہاں سے

یہ لوگ علمی زعم اور ناموری کے گرداب میں ایسے گرفتار ہوئے کہ یہ بھول گئے کہ صحابہ کرام سے بتقاضہ بشریت روپذیر ہونے والی لغزشوں، اضطراری واجتہادی خطاؤں کو نہ صرف اللہ تعالیٰ نے معاف کیا بلکہ ان کے لیے عفوو درگزر کا ذکر کر کے قیامت تک ان قدسی جانوں پر مہر ثبت فرمادی۔ فاضل مصنف نے اپنی اس تحریر میں صحابہ کرام کے بارے اٹھائے جانے والے تمام اعتراضات کا مُسکت جواب رقم کر دیا ہے، جو ان کی علمی وجاہت کے ساتھ حضرات صحابہ کرام کے ساتھ ان کی عقیدت، محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے نیز اس تحریر میں تشکیک وتذبذب کا شکار ہونے والوں کے لیے واضح دلائل موجود ہیں، جن کا مطالعہ کر کے قارئین اپنے ایمان کی پختگی اور عقائد کی درستگی کا سامان پیدا کر سکتے ہیں۔ فجزی اللہ المصنف خیر الجزاء، وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین برحمتك یاارحم الراحمین۔

سید محمد اویس محبوب شاہ

سجادہ نشین دربار عالیہ چورہ شریف

4 ستمبر 2018ء

تقریظ

استاذ العلماء سید سجاد حسین شاہ صاحب کاظمی موسوی مشہدی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ فخر العلوم مرتضائیہ نقشبندیہ، لاہور

کسی بھی صحابی رسول علیہ السلام کا تذکرہ جب اہل ایمان کے کانوں کی لہروں سے مس کرتا ہے تو پورے وجود میں خوشی و مسرت کی خوشبو سرایت کر جاتی ہے کیونکہ یہ وہ عظیم المرتبت ہستیاں ہیں جنھوں نے دین اسلام کی سربلندی اور سنت رسول ﷺ کی تکمیل میں ایسے کارنامہائے اقدس سرانجام دیئے ہیں جو رہتی دنیا تک مشعل راہ ہیں۔

المختصر مذکورہ فتوی جو عزیزم مفتی محمد سعید قادری ادام اللہ فیوضہ نے تحریر کیا ہے مطالعہ کرنے کا موقع ملا جو موصوف کی علمی وسعت اور وجاہت و شجاعت میں اپنی مثال آپ ہے۔

مزید برآں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ایک ایسی تحریر کی ضرورت تھی جو موجودہ حالات میں اٹھنے والے فتنوں کی سرکوبی کر سکے۔ دعا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اسی طرح مفتی صاحب کے قلم کو توانائی و رعنائی عطا فرمائے تاکہ وہ نباض عصر بن کر اہل اسلام کے لیے ممد و معاون ثابت ہوں۔

سید سجاد حسین شاہ کاظمی موسوی مشہدی
جامعہ فخر العلوم مرتضائیہ نقشبندیہ
25 ذوالحجہ 1439ھ / 6 ستمبر 2018ء

تقریظ

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد ارشد نعیمی صاحب مدظلہ العالی

ناظم اعلیٰ جامعہ فخر العلوم مرتضائیہ نقشبندیہ

آج کے اس پر فتن دور میں ہمیں ایسے دانشور اور ارباب نظر علماء کی ضرورت ہے جو نت نئے جنم لینے والے مسائل کا حل احسن انداز میں کر سکیں اور امت مسلمہ کو فتنہ وہلاکت کی دلدل سے باہر نکال سکیں۔ایسے میں مفتی محمد سعید قادری صاحب جن کا تازہ ترین فتوی مقام امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے دیکھنے کا موقع ملا جو قرآن وحدیث کے دلائل قاہرہ وباہرہ سے مزین ہے اور اسلاف کی آراء نے اسے چار چاند لگا دیتے ہیں۔

میری دعا ہے اللہ اعظم شانہ مفتی صاحب کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے اور ان کے قلم سے اعلاءِ کلمۃ اللہ کی خدمت لیتا رہے۔آمین۔

محمد ارشد نعیمی

مہتمم جامعہ فخر العلوم مرتضائیہ نقشبندیہ

تقریظ

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا راشد محمود صاحب رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الملک الحق المبین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد طہ الامین وعلی الہ واصحابہ والتابعین۔ اما بعد

فضائل ومناقب صحابہ کا بیان کرنا اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا احترام وعزت کرنا اہل سنت وجماعت کا روافض کے مقابلے میں وہ امتیازی عقیدہ ہے جو شروع سے چلا آرہاہے۔ اہل سنت کی کتب احادیث ہی کو اٹھا کر دیکھئے محدثین کرام نے فضائل الصحابہ ومناقب الصحابہ کے عنوانات سے با قاعدہ ابواب قائم کرکے فضائل الصحابہ کے متعلق احادیث کو جمع کردیا، یہاں تک کہ بعض جلیل القدر ائمہ محدثین نے فضائل الصحابہ پر مستقل کتابیں تحریر فرمائیں۔

محدثین کے ہاں جرح وتعدیل کے تمام ضوابط مصنف کتاب سے لے کر آخری راوی تک سب پر لاگو ہوتے ہیں سوائے صحابی کی ذات گرامی کے کیونکہ الصحابۃ کلھم عدول (تمام صحابہ عادل ہیں) کا عقیدہ متفقہ طور پر طے پاچکا ہے۔ آپ کو اسماء الرجال کے پورے ذخیرے میں کہیں نہیں ملے گا کہ فلاں صحابی ضعیف ہے عادل نہیں ہے لہٰذا اس کی حدیث ضعیف ہے۔

اس کے علاوہ مشاجرات صحابہ کے متعلق اہل سنت وجماعت کا موقف ہمیشہ سے افراط وتفریط سے پاک ومحفوظ ومحتاط رہاہے وہ یہ کہ الامساک عما شجر بینھم (جو

کچھ صحابہ کے درمیان ہوا اس میں اپنی زبان کو روکو) ان کے آپس میں جو بھی معاملات ہوئے ہمیں زبان نہیں کھولنی چاہیے۔

احادیث صریحہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کا ذکر سوائے بھلائی کے نہ کیا جائے۔ وہ بھلائی اور خیر کیا ہے ؟ یہی کہ ان کے فضائل و محاسن کو نشر کیا جائے تا کہ عامہ مسلمین کے دلوں میں ان کی عظمت و مقام اجاگر ہو کیونکہ صحابہ کرام ہمارے پیارے آقا و مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کے گواہ ہیں، احادیث و سنت رسول کے راوی ہیں۔ اگر صحابہ کی ذوات مجروح ہو گئیں تو پھر نہ تو ذخیرہ احادیث پر اعتماد باقی رہے گا اور نہ سنت رسول کے حصول کا یقینی ذخیرہ ہمارے پاس باقی رہے گا۔

قارئین! ائمہ اہل سنت کی تصریحات کے ہوتے ہوئے کیسے کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اہل سنت کا موقف تو صرف اتنا ہے کہ صحابہ کے بارے میں زبان کو روکو، ان کو فاسق وغیرہ نہ کہو اور بس باقی حضرت امیر معاویہ کے فضائل بیان کرنے کا حکم اسلام کی بارہ سو سالہ تاریخ میں کسی امام نے نہیں دیا۔ تو ایسے شخص کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ یا تو وہ ائمہ اہل سنت کی کتب کو رافضیت کی عینک لگا کر دیکھتا ہے یا پھر بغض معاویہ اسے کچھ نظر ہی نہیں آنے دیتا۔ مجھ جیسا ایک طالب علم جب ادنی تتبع سے ائمہ اہل سنت کی اُن واضح عبارات تک رسائی حاصل کر سکتا ہے تو وہ شخص جو بزعم خویش شیخ الاسلام والمسلمین کے رتبہ عالیہ پر فائز ہو، ذخیرہ کتب بھی اس کے پاس موجود ہو، اس پر مستزاد یہ کہ کرائے کے معاونین کی پوری ٹیم بھی موجود ہو، کیا اس کو یہ تصریحات نہیں مل سکتیں؟ یقینا مل سکتی ہیں، حب صحابہ دل میں ہونا شرط ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رافضیت و ناصبیت کے مذموم عقائد و نظریات سے بچا کر اہل سنت

وجماعت کے پاکیزہ عقائد و نظریات پر قائم ودائم رکھے۔

برادرم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سعید قادری حفظہ اللہ نے اس تحریر میں قرآن وحدیث، صحابہ وتابعین ، محدثین و متکلمین، فقہاء وصوفیاء کے واضح ارشادات و تصریحات کی روشنی میں بالعموم تمام صحابہ اور بالخصوص سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اہل سنت وجماعت کا موقف واضح فرمایا ہے۔

یقینا یہ تحریر کئی شبرہ چشموں کے لیے سرمہ بصیرت کا کام دے سکتی ہے۔ضد ہٹ دھرمی اور تعصب سے خالی ہونا شرط ہے۔متعصب عنید کے لیے دفتر بھی ناکافی ہے۔

واللہ الھادی الی سبیل الرشاد۔

راشد محمود رضوی عفی عنہ ربہ القوی

25ذوالحج1439ھ بمطابق6 ستمبر2018ء

تقریظ

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ مفتی بشیر احمد سیفی مدظلہ العالی

آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی زین النبیین بحبیبہ المصطفی و من علی المؤمنین بنبیہ المجتبی والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد خیر الوری وعلی الہ واصحابہ المتادبین بالتقوی۔ اما بعد

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ کرام کی صفات بیان فرماتا ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم۔ (الفتح:29) محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپ میں نرم دل۔ (کنزالایمان)

اور ان کے بارے فرمایا: وکلا وعد اللہ الحسنی (الحدید:10) اور سارے صحابہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا۔

ایک مقام پر فرمایا: رضی اللہ عنهم و رضوا عنه (البینہ:8)

حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شرف صحابیت کا احترام نہ کرنے والے پہلے غور سے سنیں اور پھر اپنے انجام پر توجہ دیں۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من سبهم فعلیه لعنة اللہ والملئكة

والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا۔ (طبرانی) جس نے ان کی بدگوئی کی اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ اس کے کسی فرض ونفل کو قبول نہیں فرمائے گا۔

اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک موقع پر سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے یوں دعا فرمائی: اللھم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب۔ اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچا۔

ایک مرتبہ حبیب خدا نے ان الفاظ سے دعا فرمائی :اللھم علمہ الکتاب والحساب ومکن لہ فی البلاد وقہ سؤ العذاب۔ (تطہیر الجنان، ص16)

اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب کی تعلیم عطا فرما اور اسے شہروں کی حکومت عطا کر اور برے عذاب سے بچا۔

تیسری دعا سے حضور ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس طرح نوازا: اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھدبہ۔ (ترمذی، ابواب المناقب)

الٰہی انھیں ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا اور ان سے ہدایت دے۔

ان دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام وہ نفوس قدسیہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا پروانہ خوشنودی عطا فرمایا، جناب رسول اللہ نے جن کی تعظیم وتکریم کا حکم فرمایا، جنھوں نے سارے کا سارا دین اللہ کے رسول سے حاصل کرکے امت تک پہنچایا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عزت وتوقیر اور ان کے ساتھ حسن سلوک در اصل نبی اکرم ﷺ کی عزت وتوقیر اور ان کے ساتھ حسن سلوک ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر صحابی کی تعریف ہر لحاظ سے صادق آتی ہے اور یقینا رسول اللہ ﷺ کے اکابر جلیل القدر صحابہ میں آپ کا شمار ہے۔ آپ کے اوصاف وشمائل، فضائل وشان اور مرتبہ روز روشن کی طرح واضح وعیاں ہیں۔

جولوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں ان کے لیے صرف یہ عبارت کافی ہے ومن یکن یطعن فی معاویۃ فذاك کلب من کلاب الھاویۃ۔ (نسیم الریاض) جو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتا ہے وہ دوزخ کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنا ان کے بارے میں زبان درازی یہ کسی صحیح العقیدہ اہل سنت وجماعت سے برداشت نہیں ہوتا اس لیے علامہ مولانا محمد سعید قادری صاحب نے بہترین فتوی تحریر فرمایا۔ اللہ جل شانہ انھیں اس کی جزائے خیر فی الدارین عطا فرمائے اور مولی تعالیٰ اس سے ہمیں استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خادم العلماء صاحبزادہ بشیر احمد سیفی

مرکزی آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف

تقریظ

حضرت علامہ مولانا محمد رفیق صاحب نقشبندی مدظلہ العالی

استاذ الحدیث جامعہ برکات العلوم

درست عقیدے و نظریے کی ایک سہل و قابل اعتماد کسوٹی بحکم حدیث ''سواد اعظم''یعنی مسلمانوں کے بڑے گروہ کا ہم عقیدہ ہونا ہے۔ سعید ملت مفتی محمد سعید قادری صاحب کا زیر نظر فتوی اسی اہلسنت و جماعت کے ایک متفقہ اجماعی موقف کے اثبات و بیان میں ہے کہ تمام صحابہ بشمول سیدنا امیر معاویہ عادل و جنتی ہیں۔

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر روز عید ہوتی تھی　　خدا کا قرب حاصل تھا، نبی کی دید ہوتی تھی

نبی مکرم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کی تاثیر صحبت نے انہیں صدق و صفا اور خلوص و وفا کا پیکر بنا دیا، قرآن خود فرماتا ہے حَبَّبَ اِلَیۡکُمُ الۡاِیۡمَانَ وَ زَیَّنَہٗ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ وَ کَرَّہَ اِلَیۡکُمُ الۡکُفۡرَ وَ الۡفُسُوۡقَ وَ الۡعِصۡیَانَ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ترجمہ: اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔　(سورۃ الحجرات، آیت 7)

منافقین کو تو ایک ایک کا نام لے کر دور فرما دیا اور اپنے پاس انہیں کو رکھا گیا جو دل کے اجلے، من کے ستھرے، خلوص کے پیکر، مجسمہ محبت و ادب تھے۔

انسان ہونے کے ناطے اختلاف رائے ان میں ضرور تھا مگر وہ انتہائی دیانت داری سے اپنے آپ کو حق بجانب سمجھ کر تھا، اور رات کو مصالحت کا طے ہو کر سحری میں جنگ چھڑنا قاتلین عثمان غنی کی شرارت سے تھا جو یقینی طور پر حضرت سیدنا علی المرتضی رضی

اللہ تعالی عنہ کی سپہ میں موجود تھے، جیسا کہ تاریخ ابن خلدون وغیرہ کتب میں ہے۔ اب معاذ اللہ تعالی بغیر دلیل شرعی، خلاف مقتضی ہرگز کوئی یہ تہمت نہیں رکھ سکتا کہ وہ کسی بغض وعنادِ قلبی کی بنا پر تھا۔ یہ الزام درحقیقت قرآن و سنت کی کثیر نصوص کا ابطال کر کے کہاں تک پہنچے گا یہ خود اندازہ لگا لیجئے۔ لہذا ہمیں یہی حکم ہے کہ جوش خطابت وہیں تک رکھیں جہاں تک ان کے معاملات بیان کرنے میں کسی کی طرف غلط نسبت نہ ہو اور اس سے آگے اسے لگام دیں۔ یہی موقع ہے اور اسی میں حکم ہے خاموشی کا۔ اس کے علاوہ بیان فضائل وخصائل سے ہرگز کوئی ممانعت و احتراز نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ کہا جاتا تو ضرور قابل فہم تھا کہ قرآن نے "رضی اللہ عنہم" کہہ کر اب کچھ اور کہنے کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی کہ امتی کے لئے اس فضل سے بڑھ کر کیا فضیلت اور اس سے آگے کیا مرتبہ ہے؟ اس بیان قرآن نے دشمنان صحابہ کو ایسی چپ لگائی کہ اب دیگر فضائل بتانے کی کچھ حاجت نہ رہی۔ چپ ہو رہا ہوں یہ کہہ کہ اب کیا کہوں تجھے؟

وہ محسن امت ہیں، کتابت قرآن سے لے کر فروغ حدیث، افشاء اسلام و سلطنت اسلام کتنے احسانات ہیں ان کے امت پر جن کی بنا پر اس امت پر رہتی دنیا تک ان کی احسان شناسی و شکر گزاری فرض ولازم ہے۔ ناشکری سے زوال نعمت اور ان سے بغض رکھنے والے کے ایمان کا بھی اندیشہ ہے۔

بہر حال مفتی سعید صاحب نے ماشاء اللہ تعالی اس فریضے کے معاملے میں کفائت فرمائی ہے جو بدعقیدگی و بے رہروی پھیلنے سے روکنے کی خاطر علمائے امت پر لازم آتا ہے۔ ان کا یہ فتوی ان شاء اللہ تعالی اہل ایمان کے لئے سرور و پختگی، مذبذبین (ڈانوا ڈول افراد) کے لئے شعور و درستی اور بدگمان وبدعقیدہ لوگوں کے لئے ذلت ورسوائی کا سبب ہو گا۔ فجزاھم اللہ تعالی عنا خیر الجزاء و أحسنہ۔

پیش لفظ

یا من تقدس ذاته عن احاطة الافکار وتنزهت صفاته عن ادراك الانظار ، نحمدك حمدا نضرت فی ریاض القدس زهراته وانتشرت فی محافل الانس نفحاته ، ونصلی ونسلم علی من ولی فوق مایسعه الافهام، واولی مالایحیط به الاوهام ، وعلی اله الذین هم کسفینة نوح علیه السلام من رکبها نجا واصحابه الذین هم کالنجوم من اقتدی بهم اهتدی۔ وبعد

اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ بالکل واضح اور روشن ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں، ہم تمام اصحاب رسول ﷺ کا ذکر بھلائی کے ساتھ کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بالیقین صحابی رسول ہیں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضائل ومناقب اور علو مراتب میں منقول تمام روایت کے عموم میں داخل ہیں اور خاص آپ کی شان کو اجاگر کرنے والی مرویات اس سے جدا ہیں۔ ہم تمام اصحاب رسول ﷺ کا ذکر خیر کیوں نہ کریں؟ جب کہ ان کا رب تبارک وتعالیٰ ان کے مستقبل کے بھی تمام معاملات سے علیم وخبیر ہونے کے باوجود ان کے ساتھ ”حسنی“ کا وعدہ فرماتا ہے اور اس کے محبوب اس کی عطا سے غیب دان ہونے کے باوجود اپنے اصحاب کے ذکر خیر کا حکم ارشاد فرماتے ہیں اور برے تذکرے سے ممانعت فرماتے ہیں۔ مگر اہل سنت کے برعکس روافض شروع سے ہی اصحاب خیر الانام ﷺ کی تنقیص کا ارتکاب کرتے آئے ہیں اور اب یہ فتنہ ظہور پذیر ہوا کہ بغض صحابہ کے اس مرض کی بدبو بعض اہل سنت کہلانے والوں سے برآمد ہونے لگی ہے اور یہ بھی اپنی کج فہمی اور کوتاہ نظری کا تختہ مشق ان نفوس قدسیہ کو بنانے کی جرات

کرنے لگے ہیں۔ گمراہی کی سیاہ رات میں بھٹکتے ان دیدہ کوروں کی بدحواسی وکم علمی کا اندازہ لگانے کو انہی کی اپنی باتیں کافی ہیں۔

ان میں سے کوئی تو اپنے نام کے ساتھ کوہ ہمالہ جیسے لاحقے سابقے رکھنے کے باوجود جہالت مفرط پر مشتمل یہ شوشہ چھوڑتا ہے کہ تیرہ صدیوں میں کسی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل نہیں بیان کئے، ان کے فضائل کے ابواب نہیں قائم کئے بلکہ سب نے کہا کہ خاموشی اختیار کی جائے۔ حالانکہ اس بات کے واضح البطلان ہونے پر ہر وہ شخص مطلع ہے جو بھی بزرگان دین کی کتب سے ممارست رکھنے والا ہے۔ یہ قائل صلح کلی بے مہار بیچارا ائمہ محدثین کی کتب کے مطالعے سے محروم ہونے کی وجہ سے یہ جان ہی نہ سکا کہ خاموشی کا حکم کس بات سے متعلق ہے؟ ورنہ اسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب، شان وعظمت اور مراتب ومقامات علیا سے متعلق احادیث طیبات، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فرامین، تابعین کے اقوال، ائمہ مجتہدین کی آراء، ائمہ محدثین کے قائم کردہ ابوابِ مناقب، شارحین حدیث ومتکلمین اور فقہا وصوفیا کے نذرانہ ہائے عقیدت، اکابرین اہل سنت کی تصنیفات وتالیفات میں بالکل واضح وروشن چمکتے ہوئے نظر آجاتے (جن میں سے چند آپ اس فتوے میں ملاحظہ فرمائیں گے) اور ساتھ ہی اس پر یہ بھی آشکار ہو جاتا کہ خاموشی کہاں اختیار کرنی ہے؟ ان نفوس قدسیہ کے فضائل بیان کرنے سے خاموش رہنے کا حکم ہے یا اس فعل ذمیم سے جس کے ارتکاب میں موصوف اپنا وقت وسرمایہ کھپا رہے ہیں۔

انہیں منکرین شان صحابہ میں سے کوئی اس طرح کہتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ کی خطا، خطائے معصیت تھی، کوئی کہتا ہے خطائے اجتہادی تھی لیکن خطائے منکر تھی اور خطائے منکر پر ثواب نہیں حالانکہ یہ باتیں بے بنیاد وبلا دلیل ہیں۔ خطائے اجتہادی کی

احکام دنیا میں دو اقسام ہیں: خطائے مقرر و خطائے منکر۔ اہل سنت کے کسی معتمد عالم نے یہ نہیں کہا کہ خطائے اجتہادی مقرر پر تو مجتہد کو ثواب ہو گا لیکن خطائے منکر پر ثواب نہیں ہو گا، احادیث و فرامین علماء اس میں عموم رکھتے ہیں کہ خطائے اجتہادی کی ہر دو اقسام پر مجتہد مستحق ثواب ہے، مقسم میں ثابت شدہ حکم اقسام میں معدوم کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر کوئی یہ قول کرے تو اس کو ثابت کرنے کیلیے جداگانہ دلیل کی حاجت ہو گی۔

اسی بغیض جماعت میں سے کوئی ایسی دیدہ دلیری دکھاتا ہے کہ جو حضرت امیر معاویہ کے حق میں بات کرے تو اس کو جوتے مار کر نکال دینا چاہیے۔ کبھی یہ ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی جاتی ہے کہ حضرت امیر معاویہ کی شان و عظمت بیان کرنا یا ان کا عرس منانا حضرت علی المرتضیٰ کی شان کم کرنا ہے، حالانکہ یہ خود ساختہ باطل نظریہ ایسے ہی مردود ہے جیسے کوئی یہ کہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کی شان بیان کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کم کرنا ہے۔ پھر یہ چرب زبان مقرر دھوکہ دہی کے ساتھ بغض معاویہ کو بعض بھولے بھالے سادات میں اس طرح منتقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سید زادہ وہی صحیح ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابل حضرت امیر معاویہ کی تعریف کو پسند نہ کرے۔

وقتاً فوقتاً اسی گروہ مخصوصہ کے افراد کی طرف سے بغض معاویہ کا اظہار ہوتا رہتا ہے اور پھر ان کے ناموں کے ساتھ بھاری بھر کم القابات بھی موجود ہیں جس کی وجہ سے عوام اہل سنت ایک فتنہ میں مبتلا ہونے کو تھی کہ کیا واقعی کسی بزرگ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرنا اور فضیلت و شان بیان کرنا ثابت نہیں ہے تو ایسے میں اس بات کی وضاحت بہت ضروری ہو جاتی ہے کہ یہ چند لوگ صرف بغض معاویہ کی وجہ سے اس طرح کی شرارتیں کر رہے ہیں۔ اس کے ثبوت کے لیے یہ لازم ہو جاتا ہے کہ

عوام اہل سنت کے سامنے ائمہ واکابرین اہل سنت کی وہ عبارات وحوالہ جات لائے جائیں جن میں انھوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔اسی مقصد کے پیش نظر راقم الحروف نے اس فتوی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق چند عبارات کو جمع کیا ہے تاکہ عوام اہل سنت اور شکوک وشبہات کا شکار لوگ ان روشن کلمات تحسین کو دیکھ کر اپنا قبلہ درست کرسکیں اور صحابی رسول ﷺ کے بارے بدزبانی کرنے سے باز آئیں۔اور ساتھ ہی منکرین شان امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے وعیدات بھی ذکر کردی گئ ہیں تاکہ پڑھنے والے کو اس مسئلہ کی حساسیت کا اندازہ ہوجائے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے بدگوئی کرنے والے کی کس کس انداز میں حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور اسے کیا کیا وعیدات سنائی گئ ہیں۔

جہاں تک مشاجرات صحابہ کا تذکرہ ہے تو اس کے بارے میں بھی اہل سنت کا واضح موقف ہے کہ مشاجرات صحابہ کا تذکرہ کرنا جائز نہیں ہے، صحابہ کرام کے حوالے سے ایسی باتوں کا تذکرہ نہیں کیا جائے گا جن کی وجہ سے دلوں میں ان کی نفرت پیدا ہو بلکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا صرف ایسا تذکرہ کیا جائے جس سے قلوب ان کی محبت سے سرشار ہوں جیسا کہ حدیث پاک میں ہمیں حکم دیا گیاہے۔اور اگر حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملات کی بات کی جائے تو یقینا حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہت بلند ہے اور اختلافات میں یقینا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے لیکن طعن حضرت امیر معاویہ کے بارے میں بھی جائز نہیں۔ اہل سنت کے ان عقائد کی آسان تشریح امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں ملاحظہ ہو چنانچہ فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ 201 پر ہے:"فرقِ مراتب بے شمار اور حق بدست

حیدر کرار، مگر معاویہ بھی ہمارے سردار، طعن اُن پر بھی کارِ فجّار، جو معاویہ کی حمایت میں عیاذ باللہ اسد اللہ کے سبقت واولیت و عظمت واکملیت سے آنکھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی، اور جو علی کی محبت میں معاویہ کی صحابیت و نسبت بارگاہِ حضرت رسالت بُھلادے وہ شیعی زیدی، یہی روشِ آداب بحمد اللہ تعالےٰ ہم اہلِ توسط واعتدال کو ہر جگہ ملحوظ رہتی ہے۔“

اس خوبصورت عبارت میں اہل سنت کے عقیدہ کو بالکل واضح انداز میں بیان کر دیا گیا ہے جسے ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے۔ البتہ ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں ہے۔

آخر میں راقم الحروف ان تمام علماء کرام ومشائخ عظام کا شکر گزار ہے جنھوں نے اس فتوے کو لکھنے سے چھپنے تک اپنی شفقتوں سے نوازا۔ خصوصا مفتی محمد انس قادری صاحب کہ جو اس تحریر کے محرک بنے۔ اللہ تعالیٰ انھیں دنیا وآخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس کے بعد میں تخصیص کے ساتھ ان اکابرین اہل سنت کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس فتوے کو ملاحظہ فرمایا اور اس پر اپنی تقریظات و تصدیقات اور دعاؤں سے نوازا۔ اور ان تمام علماء کرام کا بھی شکر گزار ہوں جن کے واسطے سے بزرگ علماء سے رابطہ ممکن ہو سکا بالخصوص شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب، مفتی محمد ساجد قادری صاحب، مفتی محمد نور المصطفی قادری صاحب، مفتی محمد نوید چشتی صاحب، مولانا ارشد علی نعیمی صاحب، مولانا محمد شاہد قادری صاحب، قاری محمد بلال سیفی صاحب، مفتی محمد آصف صاحب اور مفتی محمد شاہد صاحب۔ ان کے علاوہ جن دوستوں نے کسی بھی طرح اس کار خیر میں ہمارے ساتھ تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان تمام کو دنیا وآخرت میں اچھی جزا عطا فرمائے۔

محمد سعید قادری غفرلہ

خادم دار الحدیث ودار الافتا جامعہ فخر العلوم

04محرم الحرام 1440ھ، 15ستمبر 2018ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلی آلک و اصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

دار الافتاء جامعہ فخر العلوم

میاں بلال پارک، داروغہ والا، لاہور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ

(1) حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اہل سنت کا کیا موقف ہے؟

(2) بعض لوگ کہتے ہیں کہ تیرہ صدیوں میں اکابرین اہل سنت میں سے کسی نے حضرت سیدنا امیر معاویہ کے فضائل نہیں بیان کئے بلکہ علمائے اہل سنت نے صرف یہ تحریر فرمایا ہے کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں سکوت کیا جائے یعنی ان کے فضائل نہیں بیان کئے جائیں گے۔ کیا واقعی اہل سنت کے اکابرین یعنی ائمہ کرام، محدثین عظام، فقہاء ذوی الاحتشام اور صوفیاء کاملین نے ان کے فضائل بیان نہیں کئے؟

(3) بعض کہتے ہیں کہ جو حضرت امیر معاویہ کی تعریف کرے، ان کے فضائل بیان کرے وہ خارجی ہے، کیا ان کی یہ بات درست ہے؟

(4) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی اور صحابی پر طعن کرنے کے بارے علمائے اہل سنت کا کیا موقف ہے؟ کیا سادات کو صحابہ پر طعن کرنا جائز ہے؟

(5) بعض لوگ کہتے ہیں کہ علمائے اہل سنت نے دیگر صحابہ کے بارے میں مستقل

کتب ورسائل لکھے ہیں لیکن ان کے بارے میں ان کے فضائل پر مشتمل یا ان کے حق میں علماء اہل سنت نے کوئی کتاب تحریر نہیں کی، کیا یہ بات درست ہے؟

سائل: محمد فیصل (شاد باغ، لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اہل سنت کے نزدیک حضرت سیدنا مولا مشکل کشا شیر خدا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں صحابی رسول ہیں۔ حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی شان بہت بلند ہے کہ آپ امیر المؤمنین، خلیفہ راشد، عشرہ مبشرہ اور اولین مہاجرین میں سے ہیں، اس کے علاوہ بھی آپ کے بہت فضائل ومناقب ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جلیل القدر صحابی، کاتب وحی، فقیہ و مجتہد اور رسول اللہ ﷺ کے سسرالی رشتہ دار یعنی آپ کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی ہیں۔

حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان جو معاملات ہوئے ان میں حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حق پر تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطا پر تھے لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خطا 'خطائے اجتہادی تھی کیونکہ آپ مجتہد ہیں جیسا کہ (صحیح بخاری، جلد 5، صفحہ 28 مطبوعہ دار طوق النجاۃ پر ہے) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا:" انہ فقیہ "یعنی یہ فقیہ و مجتہد ہیں۔ اور مجتہد کو خطائے اجتہادی پر گناہ نہیں ہوتا، نہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کوئی مواخذہ ہوتا ہے نہ اس خطا کی بنا پر ان ذوات قدسیہ پر اعتراض اور طعن کرنا شیوہ اہل سنت ہے بلکہ مجتہد کو تو اس خطا پر بھی ایک اجر دیا جاتا ہے کیونکہ مجتہد ہونا ایسا بلند اور عظیم الشان مرتبہ ہے کہ سنن ابن ماجہ، سنن ترمذی اور المعجم الاوسط وغیرہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان منقول ہے" فقيه واحد أشد على الشيطان من ألف عابد "یعنی ایک فقیہ' شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔(سنن ابن ماجہ ، جلد 1، صفحہ 81، داراحیاء الکتب العربیہ) صحیح بخاری ، صحیح مسلم ، سنن ترمذی وغیرہ میں ہے" اجتهد ثم أصاب فله أجران، وإذا حكم فاجتهد ثم أخطأ فله أجر" یعنی مجتہد نے اجتہاد کیا اور درستی کو پالیا تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اگر اس نے اجتہاد کیا اور خطا کی تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔(صحیح بخاری، جلد 9، صفحہ 108، دار طوق النجاۃ) لہذا اہل سنت کے نزدیک حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہونے والے معاملات میں پڑنا، اس خطائے اجتہادی کی بناء پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنا، اعتراضات کرنا حرام سخت حرام بلکہ بدمذہبی و گمراہی اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کریم ﷺ کی صریح مخالفت ہے۔ یہاں حکم شرعی یہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان ہونے والے معاملات میں خاموشی اختیار کرنا واجب ہے اور ان سب کی اچھی باتوں اور ان کے فضائل و تعظیم کا

اظہار واجب ہے۔ذیل کی سطور میں ہم اہل سنت کے چاروں ائمہ مجتہدین اور مختلف سلاسل طریقت کے بزرگوں کے حوالے سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحابی ہونا، آپ کی عظمت وشان اور آپ پر طعن کے حرام وبدمذہبی ہونے کو بیان کریں گے، اس سے آج کل کے وہ گدی نشین نصیحت حاصل کر کے اپنے عقائد واعمال کی اصلاح کریں جو ان بزرگوں کے مریدین وخلفاء ہونے کے باوجود اپنے مشائخ طریقت کی تعلیمات کی مخالفت کر رہے ہیں اور جو اس بدعقیدگی کا شکار ہوگئے ہیں وہ اس سے توبہ کریں، ورنہ حکم شرعی یہ ہے کہ ایسا شخص جو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے نہ اس کو امام بنانا جائز ہے نہ اس کی بیعت کرنا جائز ہے۔

اس مختصر تمہید کے بعد ہم سوالات کے جوابات کی طرف آتے ہیں:

(1)حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے اہل سنت کا جو موقف اوپر ذکر کیا گیا، اب اس کی قدرے تفصیل کی جاتی ہے:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول ہیں:

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابی ہیں چنانچہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ صحیح بخاری میں اور امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ السنن الکبری میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا(والنظم ھذا للبخاری) "دعہ فانہ قد صحب رسول اللہ "ترجمہ: ان کو کچھ نہ کہو یہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابی ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب ذکر معاویۃ رضی اللہ عنہ، جلد5، صفحہ28، رقم3764-65، دار طوق النجاۃ)

درجہ صحابیت کی فضیلت:

نبوت کے بعد سب سے افضل درجہ صحابی ہونا ہے، امت کا کوئی بھی بڑے سے بڑا ولی صحابی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم میں، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ترمذی میں، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابو داؤد میں اور امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن نسائی میں اور کثیر محدثین کرام نے اپنی اپنی کتب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند صحیح کے ساتھ مرفوعا روایت کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا (والنظم هذا للبخاری) "خیر امتی قرنی، ثم الذین یلونهم، ثم الذین یلونهم "ترجمہ: میری امت میں سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد والے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد والے ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب اصحاب النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، باب فضائل اصحاب النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، جلد 5، صفحہ 2، دار طوق النجاۃ)

صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم، ولا نصيفه" ترجمہ: میرے صحابہ کو برا نہ کہو، پس اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا خیرات کرے تو وہ ان کے ایک مُد یا آدھا مُد خیرات کرنے کو نہیں پہنچ سکتا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب اصحاب النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، باب قول النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔۔۔، جلد 5، صفحہ 8، دار طوق النجاۃ)

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ نقشبندی حنفی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ الحدید کی آیت نمبر 10 کے تحت فرماتے ہیں " وایضا یدل صدر الایة علی افضلیة الصحابة علی من بعدهم بسبقهم

فی الإسلام والانفاق والجهاد" ترجمہ: اسی طرح آیت کا پہلا حصہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسلام، انفاق اور جہاد میں اپنی سبقت کی وجہ سے بعد والوں سے افضل ہیں۔ (تفسیر مظہری، جلد9، صفحہ 192، مکتبہ رشدیہ، کوئٹہ)

سلطان الاصفیاء سید السادات حضرت علی بن عثمان ہجویری حنفی المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اما جملہ اندر یك درجہ بودہ اند، وبحقیقت قرن صحابہ خیر قرون بود واندر ہمہ درجہ کہ بودہ اند اندر ہر فن بہترین وفاضل ترین ہمہ خلق بودہ اند؛ از بعد آن کہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ ایشان را صحبت پیغمبر علیہ السلام ارزانی داشت واسرار ایشان از جملہ عیوب نگاہ داشت کما قال رسول اللہ ﷺ خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم "یعنی تمام صحابہ کرام مرتبہ صحابیت میں یکساں ہیں، ان کا زمانہ سب زمانوں سے ہر لحاظ سے افضل تھا در حقیقت صحابہ کرام کا زمانہ ہی خیر القرون تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے نبی ﷺ کی صحبت سے سرفراز فرمایا اور ان کے دلوں کو تمام عیبوں سے محفوظ رکھا تھا۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم۔ الحدیث۔ سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے۔ اس کے بعد وہ زمانہ جو اس سے متصل ہے پھر وہ جو اس کے بعد آئے گا۔ (کشف المحجوب، باب ذکر اہل الصفہ، صفحہ 158)

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "لا تعدل بالصحبة شيئا كائنا ما كان الا ترى ان اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وعليهم وسلم وبارك فضلوا بالصحبة على من عداهم سوى الانبياء عليهم السلام وان كان اويسا قرنيا او عمرا مروانيا مع بلوغهما نهاية الدرجات ووصولهما غاية الكمالات سوى الصحبة فلا جرم صار خطا معاوية خيرا من صوابهما ببركة الصحبة وسهو عمرو بن العاص افضل من صحوهما لما ان ايمان

ھؤلاء الکبراء صار بالصحبة شھودیا برویة الرسول وحضور الملك وشھود الوحی ومعاینة المعجزات وما اتفق لمن عداھم ھذہ الکمالات التی ھی اصول سائر الکمالات کلھا ولو علم اویس فضیلة الصحبة بھذہ الخاصیة لم یمنعه مانع من الصحبة وما اثر شیئا من الاشیاء علی ھذہ الفضیلة واللہ یختص برحمته من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔۔۔ اللھم وان لم تخلقنا فی ھذہ النشاۃ فی قرن ھؤلاء الاکابر فاجعلنا فی النشاۃ الاخرۃ محشورین فی زمرتھم بحرمة سید المرسلین علیه وعلیھم الصلوات والتحیات والتسلیمات ۔ والسلام

یعنی رسول اللہ ﷺ کی صحابیت کے برابر کسی چیز کو نہ سمجھو۔ چاہے جو بھی ہو کیا تجھے معلوم نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت ہی کی بنا پر انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ تمام لوگوں پر فضیلت حاصل ہے، خواہ اویس قرنی ہوں یا عمر بن عبد العزیز۔ حالاں کہ یہ دونوں ہستیاں حضور سید عالم ﷺ کی صحبت کے علاوہ تمام درجات کی انتہا اور تمام کمالات کی غایت تک پہنچی ہوئی ہیں، اسی لیے بلا شبہہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطا صحبت نبوی کی برکت سے ان دونوں کے درست عمل سے بہتر ہے اور سیدنا عمرو بن عاص کی بھول چوک ان دونوں کی سمجھداری سے افضل ہے کیوں کہ ان بزرگوں کا ایمان رسول اللہ کی زیارت، فرشتہ کی حاضری، مشاہدہ وحی اور معجزات دیکھنے کی وجہ سے شہودی ہو چکا تھا اور صحابہ کرام کے سوا کسی اور کو اس قسم کے کمالات جو تمام کمالات کے اصول ہیں نصیب نہیں ہوئے۔ اگر حضرت اویس قرنی کو معلوم ہوتا کہ صحبت کی فضیلت میں یہ خاصیت ہے تو انھیں (رسول اللہ ﷺ کی) صحبت سے کوئی چیز مانع نہ ہوتی، اور وہ اس فضیلت پر کسی چیز کو ترجیح نہ دیتے لیکن اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اے

اللہ ! اگرچہ تو نے ہم کو صحابہ کرام کے زمانے میں پیدا نہیں فرمایا مگر بحرمۃ سید المرسلین قیامت کے دن ہمارا انہی کے زمرہ میں حشر فرمانا۔ والسلام

(مکتوبات، مکتوب صدو بستم،، جلد 1، صفحہ 138، انار کلی، لاہور)

تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان جنتی ہیں :

تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے اللہ تعالیٰ کی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں یہ فیصلہ ہوچکا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب سے حُسنٰی یعنی جنت کا وعدہ فرمالیاہے۔ اور اس وعدہ مبارکہ میں مومنین قبل فتح مکہ اور مومنین بعد فتح مکہ سب داخل ہیں لہٰذا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اس میں بالضرور داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا﴿وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

(پارہ27، سورۃ الحدید، آیت10)

اس آیت کریمہ کے تحت امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں ”حدثني محمد بن عمرو، قال: ثنا أبوعاصم، قال: ثنا عيسى؛ وحدثني الحارث،

قال ثنا الحسن، قال: ثنا ورقاء جیعا، عن ابن أبی نجیح، عن مجاهد ﴿مِنَ الَّذِینَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللهُ الْحُسْنٰی﴾ قال: الجنة. حدثنا بشر، قال: ثنا یزید، قال: ثنا سعید، عن قتادة ﴿وَكُلًّا وَعَدَ اللهُ الْحُسْنٰی﴾ قال: الجنة.''یعنی حضرت مجاہد اور حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ حسنی سے مراد جنت ہے۔

(جامع البیان فی تاویل القرآن، جلد 23، صفحہ 177، مؤسسۃ الرسالہ)

امام فخر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عمر رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''قال تعالی: وکلا وعد الله الحسنی والله بما تعملون خبیر وفیه مسائل: المسألة الأولی: أی وکل واحد من الفریقین وعد الله بالحسنی أی المثوبة الحسنی، وهی الجنة مع تفاوت الدرجات'' ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (وکلا وعد الله الحسنی والله بما تعملون خبیر) اس میں چند مسائل کا ذکر ہے: پہلا مسئلہ: یعنی دونوں فریقوں میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے حسنی کا وعدہ کیا ہے یعنی ان کو بطور ثواب حسنی دیا جائے گا اور حسنی سے مراد جنت ہے، درجات کے فرق کے ساتھ۔

(مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)، جلد 29، صفحہ 453، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''فِیهِ خَمْسُ مَسَائِلَ:----- الخامسة- قوله تعالی: ﴿وکلا وعد الله الحسنی﴾ أی المتقدمون المتناهون السابقون، والمتأخرون اللاحقون، وعدهم الله جمیعا الجنة مع تفاوت الدرجات.'' ترجمہ: اس میں پانچ مسائل کا ذکر ہے۔۔۔پانچواں مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: اللہ تعالیٰ نے سب سے حسنی کا وعدہ فرمالیا ہے یعنی سبقت کرنے والے پہلے اور بعد میں شامل ہونے والے متاخرین۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب سے درجات کے فرق کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، جلد 9، جزء 17، صفحہ 241، دار الکتب المصریہ، قاہرہ)

علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''وَكُلاًّ} أى كل واحد من الفريقين {وَعَدَ الله الحسنى} أى المثوبة الحسنى وهى الجنة مع تفاوت الدرجات''

ترجمہ: اور سب سے یعنی دونوں گروہوں میں سے ہر ایک سے اللہ نے حسنی کا وعدہ فرمالیا اور وہ جنت ہے، درجات کے فرق کے ساتھ۔

(مدارک التنزیل وحقائق التاویل (تفسیر نسفی)، جلد 3، صفحہ 435 دار الکلم الطیب، بیروت)

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ نقشبندی مظہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''وَكُلًّا۔۔۔ای كل واحد من الفريقين من الصحابة الذين أنفقوا قبل الفتح والذين أنفقوا بعده وَعَدَ اللهُ الْحُسْنٰى ط لا يحل الطعن فى أحد منهم ولا بد حمل مشاجراتهم على محامل حسنة واغراض صحيحه او خطأ فى الاجتهاد ۔۔۔وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ع عالم بالبواطن كعلمه بالظواهر فيجازى كلا على حسبه.''ترجمہ: اور تمام یعنی وہ صحابہ جنھوں نے قبل فتح مکہ خرچ کیا اور جنھوں نے بعد فتح مکہ خرچ کیا ان دونوں گروہوں میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے حسنی کا وعد فرمالیا۔ ان میں سے کسی ایک کے بارے میں طعن کرنا حلال نہیں ہے اور ان کے مشاجرات کو اچھے محامل اور درست اغراض یا اجتہادی خطا پر محمول کرنا ضروری ہے۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خبر دار ہے۔ وہ باطن کو بھی ایسے ہی جانتا ہے جیسے ظاہر کو جانتا ہے تو وہ ہر ایک کو اس کے مطابق بدلہ دے گا۔

(تفسیر مظہری، جلد 9، صفحہ 192، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

آپ رضی اللہ عنہ کاتب وحی ہیں:

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے اور آپ کو کتابت وحی کا بھی شرف حاصل ہوا چنانچہ سیدنا معاویہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد (ایک روایت کے مطابق) آپ کے والد گرامی نے حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض کی تھی: یا نبی اللہ! میرے بیٹے کو اپنا کاتب بنا لیجئے! تو حضور ﷺ نے ان کی عرضی قبول فرمالی۔

(صحیح مسلم، باب من فضائل ابی سفیان۔۔۔، جلد4، صفحہ 1945، رقم 2501، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

حضور ﷺ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا کاتب مقرر فرمادیا اور آپ اس خدمت کے لیے بارگاہ اقدس میں حاضر رہنے لگے۔ جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں "ان معاویة کان یکتب بین یدی النبی ﷺ" ترجمہ: بے شک معاویہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں کتابت کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، مسند عبد اللہ بن عمرو۔۔۔، جلد13، صفحہ 554، رقم 14446، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ)

علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ اس کو امام طبرانی کے حوالہ سے نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "واسنادہ حسن" یعنی اس کی سند حسن ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، باب ماجاء فی معاویة۔۔۔، جلد9، صفحہ 357، رقم 15924، مکتبۃ القدسی، قاہرہ)

اسی دوران نبی کریم ﷺ آپ کی تربیت بھی فرمایا کرتے جیسا کہ آپ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں لکھ رہا تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا: "یا معاویة! الق الدواة، وحرف القلم، وانصب الباء، وفرق السین، ولا تعور المیم، وحسن اللہ، ومد الرحمن، وجود الرحیم" ترجمہ: اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو، قلم کو ٹیڑھا کرو، (بسم اللہ الرحمن الرحیم کی) ب کھڑی لکھو، س کے دندانے جدا رکھو، م کے دائرے کو اندھا نہ کرو (کھلا رکھو) لفظ اللہ خوب صورت لکھو، لفظ رحمن کو دراز کرو اور لفظ رحیم عمدگی سے لکھو۔ (فضائل القرآن للمستغفری، باب ماجاء فی فضل بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔، جلد1، صفحہ 436، دار ابن حزم)

پھر ایک وقت آیا کہ عام کتابت کے علاوہ نبی مکرم ﷺ نے آپ کی کتابت وحی کی بھی ذمہ داری لگادی، تو اس طرح دیگر کاتبین وحی صحابہ کے ساتھ آپ بھی یہ فریضہ سرانجام دینے لگے۔امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "وکان یکتب الوحی"

ترجمہ: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحی کی کتابت فرماتے تھے۔

(دلائل النبوۃ و معرفۃ احوال صاحب الشریعۃ، باب ماجاء فی دعائہ ﷺ علی من اکل بشمالہ۔۔، جلد6، صفحہ 243، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذھبی رحمۃ اللہ علیہ اس کو نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں "قد صح عن ابن عباس"

(تاریخ الاسلام و وفیات المشاھیر والاعلام، حرف المیم، معاویۃ بن ابی سفیان۔۔، جلد4، صفحہ 309، دار الکتاب العربی، بیروت)

بعض لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب وحی ہونے میں شکوک وشبہات کا شکار ہیں، ان کے اس شک کو دور کرنے کے لیے چند اُن اکابرین اہل سنت کے نام ذکر کئے جاتے ہیں جنھوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی کتب میں کاتب وحی کے لقب سے ذکر فرمایا ہے:

(1) حافظ ابو بکر محمد بن حسین آجری بغدادی (متوفی 360ھ)

(2) حافظ الکبیر امام ابو بکر احمد بن حسین خراسانی بیہقی (متوفی 458ھ)

(3) امام شمس الائمہ ابو بکر محمد بن احمد سرخسی حنفی (متوفی 483ھ)

(4) قاضی ابو الحسین محمد بن محمد حنبلی (ابن ابی یعلی) (متوفی 526ھ)

(5)حافظ ابو القاسم اسماعیل بن محمد قرشی طلیحی (قوام السنہ)(متوفی 535ھ)

(6)علامہ ابو الحسن علی بن بسام اندلسی (متوفی 542ھ)

(7)حافظ ابو عبد اللہ حسین بن ابراہیم جوز قانی (متوفی 543ھ)

(8)علامہ ابو الفتوح محمد بن محمد ہمدانی (ابو الفتوح الطائی)(متوفی 555ھ)

(9)امام حافظ ابو القاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ شافعی (ابن عساکر)(متوفی 571ھ)

(10)امام حافظ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی جوزی (متوفی 597ھ)

(11)ابو جعفر محمد بن علی بن محمد ابن طباطبا علوی (متوفی 709ھ)

(12)حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر قرشی شافعی (متوفی 774ھ)

(13)حافظ ابراہیم بن موسی مالکی (شاطبی)(متوفی 790ھ)

(14)حافظ نور الدین ابو الحسن علی بن ابو بکر بن سلیمان ہیثمی (متوفی 807ھ)

(15)علامہ تقی الدین ابو العباس احمد بن علی حسینی مقریزی (متوفی 845ھ)

(16)امام حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی (متوفی 852ھ)

(17)امام حافظ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی حنفی (متوفی 855ھ)

(18)علامہ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد قسطلانی مصری شافعی (متوفی 923ھ)

(19)امام حافظ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد (ابن حجر ہیتمی) مکی شافعی (متوفی 974ھ)

(20)علامہ اسماعیل بن مصطفی حقی حنفی (متوفی 1127ھ)

(21)مجدد دین وملت شیخ الاسلام امام اہل سنت حافظ احمد رضا بن مفتی نقی علی خان ہندی حنفی (متوفی 1340ھ)

(22)شارح بخاری علامہ سید محمود احمد بن سید ابو البرکات احمد بن سید دیدار علی شاہ محدث الوری حنفی(متوفی1419ھ)

سسرالی رشتہ داری:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے سسرالی رشتہ دار بھی ہیں کہ آپ کی ہمشیرہ سیدہ ام حبیبہ رملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجیت کے شرف سے بھی مشرف ہیں۔ (عامہ کتب سیرت و تاریخ)

اور حضور ﷺ نے اس رشتہ داری کے بارے میں فرمایا "کل نسب وصھر ینقطع یوم القیامۃ الا نسبی وصھری "ترجمہ: قیامت کے دن تمام نسبی اور سسرالی رشتے منقطع ہو جائیں گے ماسوا میرے نسب اور سسرال والوں کے۔

(حدیث الزھری، صفحہ 388، رقم 359۔ الفوائد جلد 2، صفحہ 233، رقم 1603، وغیرہ)

اس معنی کی حدیث پاک کے بارے میں امام ابو بکر احمد بن محمد خَلّال بغدادی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ثقہ محدث حافظ ابو الحسن عبد الملک بن عبد الحمید میمونی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے عرض کی: کیا یہ نبی پاک ﷺ کا فرمان نہیں "کل صھر ونسب ینقطع الا صھری ونسبی ؟" آپ نے فرمایا "بلی "کیوں نہیں؟ "قلت وھذہ لمعاویۃ ؟" میں نے عرض کی: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اس میں داخل ہیں ؟ "قال نعم لہ صھر ونسب "آپ نے فرمایا: ہاں !سیدنا معاویہ بھی نبی کریم ﷺ کے نسبی و سسرالی رشتہ دار ہیں۔

(السنۃ، ذکر ابی عبد الرحمن معاویۃ۔۔۔، جلد 2، صفحہ 432، رقم 654، دار الرایہ، ریاض)

خال المؤمنین (امت کے ماموں)

اسی رشتہ داری کی بناء پر علمائے کرام کی ایک تعداد نے فرمایا کہ آپ امت کے ماموں لگتے ہیں۔ امام ابو بکر محمد بن حسین اُجری بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ ممتحنہ کی آیت نمبر 7 کی تفسیر کے بارے میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کرتے ہیں ''فکانت ام حبیبۃ ام المؤمنین ومعاویۃ خال المؤمنین'' ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المؤمنین ہو گئیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امت کے ماموں ہو گئے۔

(الشریعۃ، باب ذکر مصاہرۃ النبی ﷺ۔۔، جلد 5، صفحہ 2448، رقم 1930، دار الوطن، ریاض)

سیدنا امام احمد بن حنبل سے سوال کیا گیا کہ کیا سیدنا امیر معاویہ اور سیدنا عبد اللہ بن عمر خال المومنین ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ دونوں بزرگ خال المومنین ہیں۔ پھر انھیں خال المومنین کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا'' معاویۃ اخو ام حبیبۃ بنت ابی سفیان زوج النبی ﷺ ورحمھما وابن عمر اخو حفصۃ زوج النبی ﷺ ورحمھما'' ترجمہ: (ان دونوں بزرگوں کو خال المومنین اس لیے کہا جاتا ہے کہ) سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ ام حبیبہ (رملہ) بنت ابو سفیان کے بھائی ہیں۔ اللہ عزوجل ان دونوں پر رحم فرمائے۔ اور سیدنا ابن عمر حضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ حفصہ (بنت فاروق اعظم) کے بھائی ہیں۔ اللہ عزوجل ان دونوں پر بھی رحم فرمائے۔

امام احمد بن حنبل کی یہ بات سن کر سائل نے دوبارہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خال المومنین کہنے کے بارے میں پوچھا تو امام صاحب نے فرمایا: نعم۔ ہاں۔ (سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خال المومنین ہیں۔)

(السنۃ، ذکر ابی عبد الرحمن معاویہ۔۔۔، جلد 2، صفحہ 433، رقم 657، دار الرایہ، ریاض)

آپ کی اس فضیلت کا تذکرہ بھی کثیر اکابرین اہل سنت نے کیا ہے، ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

(1)حضرت عبد اللہ بن مبارک کے استاذ ابو محمد حکم بن ہشام ثقفی کوفی

(2)علامہ مطہر بن طاہر مقدسی (متوفی 355ھ)

(3)امام حافظ ابو بکر محمد بن حسین آجری بغدادی (متوفی 360ھ)

(4) قاضی ابو الحسین محمد بن محمد حنبلی (ابن ابی یعلی) (متوفی 526ھ)

(5)حافظ ابو القاسم اسماعیل بن محمد قرشی طلیحی (قوام السنہ)(متوفی 535ھ)

(6)حافظ ابو عبد اللہ حسین بن ابراہیم جوز قانی (متوفی 543ھ)

(7)علامہ ابو الفتوح محمد بن محمد ہمدانی (ابو الفتوح الطائی)(متوفی 555ھ)

(8)امام حافظ ابو القاسم علی بن حسن (ابن عساکر)شافعی (متوفی 571ھ)

(9)عارف باللہ، مولانائے روم شیخ جلال الدین محمد بن محمد بہاؤالدین رومی (متوفی 604ھ)

(10)امام الائمہ مفتی الامہ ابو محمد موفق الدین عبد اللہ بن احمد (ابن قدامہ) مقدسی حنبلی (متوفی 620ھ)

(11) حافظ عماد الدین ابو الفدا اسماعیل بن عمر (ابن کثیر) قرشی دمشقی (متوفی 774ھ)

(12)امام حافظ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد (ابن حجر) ہیتمی شافعی (متوفی 974ھ)

(13)علامہ نور الدین علی بن محمد (ملا علی قاری) حنفی (متوفی 1014ھ)

لہذا ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول، کاتب وحی اور حضور ﷺ کے سسرالی رشتہ دار ہیں۔

(2) ایسا کہنے والے لوگ یا تو جاہل ہیں یا رافضیت زدہ ہیں جو قصداً عوام اہل سنت کو دھوکہ دینے کے لیے اس طرح کی گفتگو کر رہے ہیں کیونکہ علمائے اہل سنت نے کتب عقائد میں جو یہ لکھا کہ "سکوت کیا جائے، خاموشی اختیار کی جائے، زبان بند رکھی جائے" اس حوالے سے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ انھوں نے کس چیز کے بارے میں کہا کہ اس کو بیان کرنے سے خاموشی اختیار کی جائے اور زبان بند رکھی جائے۔ کوئی بھی صاحب علم ان کتب کو آج بھی پڑھ سکتا ہے اور دیکھ سکتا ہے کہ وہاں یہ لکھا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان پر طعن کرنے سے زبان بند رکھی جائے، ان کے درمیان ہونے والے مشاجرات میں سکوت کیا جائے، صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان جو اختلاف و قتال ہوا اس میں پڑنے سے رکا جائے۔ انھوں نے یہ نہیں لکھا کہ ان کے فضائل بیان کرنے سے زبان بند کی جائے یا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ نہیں لکھا کہ ان کے فضائل بیان کرنے سے خاموش رہا جائے بلکہ اکابرین اہل سنت نے یہ لکھا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعظیم ہم پر لازم ہے، ان کی تعریف ہم پر لازم ہے ان کے فضائل کا اظہار ہم پر لازم ہے اور پھر انھوں نے خود بھی اپنی کتابوں میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی بالعموم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بالخصوص تعریف کی، ان کے فضائل بیان کئے، ان کے اوصاف حمیدہ بیان کئے۔ ان شاء اللہ عنقریب ہم ان میں سے بعض کتب کی عبارات پیش کرتے ہیں جس سے اندازہ ہو جائے گا کہ ایسا کہنے والے کیسے جاہل ہیں کہ یہ اپنے اکابر ائمہ کی کتب میں

مذکور باتوں سے لاعلم ہیں اور اگر یہ جاہل نہیں بلکہ قصداً لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں پھر تو اس سے بھی بڑے مجرم ہیں کہ یہ جھوٹے اور دھوکہ باز ہیں۔

کن امور کے بارے میں "خاموشی" اختیار کرنے کا حکم ہے؟ اور کیا "بیان" کرنے کا حکم ہے؟

حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "واتفق اھل السنة علی وجوب الکف عما شجر بینھم والامساک عن مساویھم **واظھار فضائلھم ومحاسنھم وتسلیم امرھم الی اللہ عزوجل علی ماکان** "یعنی اہل سنت اس بات کے واجب ہونے پر متفق ہیں کہ صحابہ کرام کے درمیان ہونے والے مشاجرات میں زبان بند رکھی جائے، اور ان کی برائی بیان کرنے سے رکا جائے، اور اس بات کے واجب ہونے پر متفق ہیں کہ **ان کے فضائل اور محاسن کو ظاہر کیا جائے** اور ان کے معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے جیسے وہ ہے۔ (غنیۃ الطالبین، جلد 1، صفحہ 163، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

کمال الدین محمد بن محمد المعروف ابن ابی شریف رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "(واعتقاد أھل السنة) والجماعة **(تزکیة جمیع الصحابة) رضی اللہ عنھم وجوباً بإثبات العدالة لکل منھم والکف عن الطعن فیھم،** (والثناء علیھم کما أثنی اللہ سبحانہ وتعالی علیھم" ترجمہ: **اہل سنت کا عقیدہ (یہ ہے کہ) تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عدالت کو ثابت کرنے کے ساتھ ان کی پاکیزگی بیان کرنا واجب ہے اور ان سب کے معاملہ میں طعن سے رکے رہنا واجب ہے۔ اور ان کی تعریف کرنا ہے** جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہے۔ (المسامرۃ شرح المسایرہ، صفحہ 313، مطبعۃ السعادۃ، مصر)

ہر شخص غور کر سکتا ہے کہ ہمارے ائمہ کس چیز سے روک رہے ہیں اور کس چیز کو بیان کرنا واجب کہہ رہے ہیں۔ مزید عبارات ملاحظ ہوں:

امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "نحب اصحاب رسول اللہ ﷺ ولا نفرط فی حب احد منھم ولا نتبرا من احد منھم ونبغض من یبغضھم وبغیر الخیر یذکرھم ولا نذکرھم الا بخیر وحبھم دین وایمان واحسان وبغضھم کفر ونفاق وطغیان ۔۔۔ومن احسن القول فی اصحاب رسول اللہ ﷺ وازواجہ الطاھرات من کل دنس وذریاتہ المقدسین من کل رجس فقد برئ من النفاق" ترجمہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے محبت کرتے ہیں اور ہم ان میں سے کسی ایک کی محبت میں حد سے تجاوز نہیں کرتے اور نہ ہم ان میں سے کسی ایک پر تبرا کرتے ہیں اور جو ان سے بغض رکھے اور بھلائی کے بغیر ان کا ذکر کرے ہم اس سے بغض رکھتے ہیں۔ اور ہم صحابہ کا ذکر صرف خیر کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان کی محبت دین وایمان اور احسان ہے اور ان کا بغض کفر ونفاق اور سرکشی ہے اور جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب، آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی آل پاک کے بارے میں اچھا قول کیا تو وہ نفاق سے بری ہے۔

(العقیدۃ الطحاویہ، صفحہ 81،82، رقم 93،96، المکتب الاسلامی، بیروت)

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اعتقاد اھل السنۃ تزکیۃ جمیع الصحابۃ والثناء علیھم کما اثنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ورسولہ ﷺ وما جری بین معاویۃ وعلی رضی اللہ عنھما کان مبنیا علی الاجتھاد" ترجمہ: اہل سنت کا عقیدہ تمام صحابہ کی پاکیزگی بیان کرنا اور ان کی تعریف کرنا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ

اور اس کے رسول ﷺ نے تعریف کی ہے۔ اور جو حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب قواعد العقائد، الفصل الثالث، جلد 1، صفحہ 115، دار المعرفہ، بیروت)

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اہل بیت کی محبت اور تمام اصحاب کرام کی تعظیم و توقیر تسنین (یعنی اہل سنت ہونا) ہے۔"

(مکتوبات (اردو)، مکتوب 36، جلد 2، صفحہ 93، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

کیا تیرہ صدیوں تک کسی نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بیان نہیں کیے؟

کچھ لوگوں کا یہ کہنا "تیرہ صدیوں میں کسی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل نہیں بیان کئے" یہ بھی یا تو جہالت ہے یا پھر کذب و دجل پر مشتمل ہے۔ ہم آپ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں احادیث طیبات اور صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین، ائمہ مجتہدین، مجددین، محدثین، فقہاء اور صوفیاء کرام کی وہ عبارات دکھاتے ہیں جن میں انھوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و خوبیاں بیان کی ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریفات کی ہیں تاکہ اتنا بڑا دعوی کرنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ دعوے اتنے بڑے اور خبر اتنی بھی نہیں کہ بزرگوں نے کیا لکھا ہے۔

احادیث طیبات:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی 256ھ) رحمۃ اللہ علیہ التاریخ الکبیر میں، امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (متوفی 279ھ) رحمۃ اللہ علیہ سنن ترمذی میں،

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (متوفی 241ھ) رحمۃ اللہ علیہ مسند احمد میں، حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی (متوفی 430ھ) رحمۃ اللہ علیہ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء میں، امام عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر قرشی (ابن کثیر) (متوفی 774ھ) جامع المسانید والسنن الھادی میں اور امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی شافعی (متوفی 911ھ) رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء میں وغیرھم وھو کثیر فی کتبھم حدیث صحیح نقل کرتے ہیں (والنظم ھذا للبخاری) "قال ابو مسھر حدثنا سعید بن عبد العزیز عن ربیعۃ بن یزید عن ابن ابی عمیرۃ قال النبی ﷺ اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھدہ واھد بہ"

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے ہادی و مہدی بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

(التاریخ الکبیر، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ، جلد 5، صفحہ 240، رقم 791، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن)

اس حدیث کی شرح میں امام شرف الدین حسین بن عبد اللہ طیبی (متوفی 743ھ) رحمۃ اللہ علیہ، علامہ نور الدین علی بن محمد (ملا علی قاری) حنفی (متوفی 1014ھ) رحمۃ اللہ علیہ اورامام شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد (ابن حجر ہیتمی) شافعی (متوفی 974ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (والنظم ھذا لابن حجر) "فتامل ھذا الدعاء من الصادق المصدوق وان ادعیتہ لامتہ لا سیما اصحابہ مقبولۃ غیر مردودۃ تعلم ان اللہ سبحانہ استجاب لرسول اللہ ﷺ بھذا الدعاء لمعاویۃ فجعلہ ھادیا للناس مھدیا فی نفسہ ومن جمع اللہ لہ بین ھاتین المرتبتین کیف یتخیل فیہ ما تقولہ علیہ المبطلون ووصمہ بہ المعاندون معاذ اللہ

لایدعو رسول اللہ ﷺ ھذا الدعاء الجامع لمعالی الدنیا والاخرۃ المانع لکل نقص نسبتہ الیہ الطائفۃ المارقۃ الفاجرۃ الا لمن علم ﷺ انہ اھل لذلک حقیق بما ھنالک‘‘ترجمہ: پس غور کرو یہ صادق ومصدوق ﷺ کی دعا ہے، آپ ﷺ کی دعا بلاشبہ آپ کی امت کے حق میں بالخصوص آپ کے صحابہ کرام کے حق میں مقبول ہے، رد ہونے والی نہیں۔ تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اس دعا کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں قبول فرما کر ان کو ہدایت یافتہ اور لوگوں کے لیے راہنما بنا دیا اور جس شخصیت میں اللہ تعالیٰ یہ دونوں مقام جمع فرما دے اس کے بارے میں وہ سب کچھ کیسے گمان کیا جاسکتا ہے جو باطل پرست ان کے خلاف کہتے ہیں اور جو معاندین ان پر عیب لگاتے ہیں معاذاللہ۔ رسول اللہ ﷺ ایسی دعا کہ جو دنیا وآخرت کے بلند مقامات کی جامع ہے اور ہر اس نقص کی مانع ہے جس کی نسبت فاسق وگمراہ فرقہ حضرت امیر معاویہ کی طرف کرتا ہے، صرف اسی کے حق میں کرسکتے ہیں جو حقیقتاً اس دعا کا اہل وحق دار ہو۔

(تطہیر الجنان واللسان عن الخطور والتفوہ بثلب سیدنا معاویۃ بن ابی سفیان، الفصل الثانی فی فضائلہ ومناقبہ وخصوصیاتہ وعلومہ واجتہادہ، صفحہ 49، دار الصحابہ للتراث)

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی 256ھ) رحمۃ اللہ علیہ التاریخ الکبیر میں سند صحیح کے ساتھ، امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل شیبانی (متوفی 241ھ) رحمۃ اللہ علیہ مسند احمد اور فضائل الصحابہ میں، امام ابو بکر احمد بن عمرو المعروف بزار (متوفی 292ھ) رحمۃ اللہ علیہ مسند بزار میں، امام ابو حاتم محمد بن حبان دارمی (متوفی 354ھ) رحمۃ اللہ

علیہ الاِحسان فی تقریب صحیح ابن حبان میں ،امام عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر قرشی (ابن کثیر)(متوفی 774ھ)رحمۃ اللہ علیہ جامع المسانید والسنن الھادی میں اور امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی شافعی (متوفی 911ھ)رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء میں نقل کرتے ہیں (والنظم ھذا للبخاری) ”أبو مسھر عن سعید بن عبد العزیز عن ربیعۃ بن یزید عن عبد الرحمن بن عمیرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم علم معاویۃ الحساب وقہ العذاب“ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ دعا کی: اے اللہ معاویہ کو حساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

(التاریخ الکبیر، معاویۃ بن ابی سفیان بن حرب ۔۔، جلد7، صفحہ 326، رقم 1405، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فرامین:

امام علی بن حسن المعروف بابن عساکر (متوفی 571ھ)رحمۃ اللہ علیہ تاریخ دمشق میں، امام محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)رحمۃ اللہ علیہ تاریخ اسلام میں اور امام اسماعیل بن عمر قرشی (ابن کثیر)(متوفی 774ھ)رحمۃ اللہ علیہ البدایہ والنہایہ میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے تھے (والنظم ھذا لابن کثیر) ”ما رایت احدا بعد عثمان اقضی بحق من صاحب ھذا الباب۔یعنی معاویۃ“ ترجمہ: میں نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔

(البدایہ والنھایہ، ترجمہ معاویۃ وذکر شیئ۔۔۔ جلد 8، صفحہ 142، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

امام محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی 256ھ) رحمۃ اللہ علیہ صحیح بخاری میں اور امام احمد بن حسین خراسانی بیہقی (متوفی 458ھ) رحمۃ اللہ علیہ السنن الکبری میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا (والنظم ھذا للبخاری) ”دعہ فانہ قد صحب رسول اللہ وقال ایضا انہ فقیہ“ ترجمہ: ان کو کچھ نہ کہو یہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابی ہیں اور آپ نے یہ بھی فرمایا: یہ فقیہ ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب ذکر معاویۃ رضی اللہ عنہ، جلد 5، صفحہ 28، رقم 3764-65، دار طوق النجاۃ)

امام محمد بن ادریس شافعی مکی (متوفی 204ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے مسند شافعی میں، امام عبد الرزاق بن ھمام صنعانی (متوفی 211ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے مصنف عبد الرزاق میں اور امام احمد بن حسین خراسانی بیہقی (متوفی 458ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے السنن الکبری میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ فرمان بھی نقل کیا ہے کہ آپ نے اپنے غلام سے فرمایا (والنظم ھذا للامام شافعی) ”ای بنی لیس احد منا اعلم من معاویۃ“ ترجمہ: اے بیٹے ہم میں سے کوئی بھی معاویہ سے زیادہ علم والا نہیں ہے۔

(مسند الشافعی، ومن کتاب الصوم والصلوۃ والعیدین۔۔، صفحہ 86 دار الکتب العلمیہ، بیروت۔ تفسیر الامام الشافعی، تحت سورۃ المزمل، جلد 3، صفحہ 1408، دار التدمریہ، سعودیہ)

امام محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی 256ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے التاریخ الکبیر میں، امام احمد بن محمد خَلّال حنبلی (متوفی 311ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے السنہ میں، علامہ محمد بن

سعد بصری المعروف ابن سعد (متوفی 230ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے الطبقات الکبری میں، علامہ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بغوی (متوفی 317ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے معجم الصحابہ میں، امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی (متوفی 430ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے معرفۃ الصحابہ میں، امام علی بن حسن المعروف بابن عساکر (متوفی 571ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ دمشق میں اور امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے سیر اعلام النبلاء میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ بھی روایت کیا ہے (والنظم ھذا للبخاری) "ما رایت رجلا کان اخلق للملك من معاویه" ترجمہ: میں نے معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے زیادہ حکومت کے لائق کسی کو نہیں دیکھا۔

(التاریخ الکبیر، معاویۃ بن ابی سفیان۔۔۔، جلد 7، صفحہ 327، رقم 1405، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن)

امام ابو بکر بن ابی عاصم شیبانی (متوفی 287ھ) رحمۃ اللہ علیہ الاحاد والمثانی میں، امام احمد بن محمد خَلّال حنبلی (متوفی 311ھ) رحمۃ اللہ علیہ السنہ میں، علامہ ابو بکر محمد بن جعفر خرائطی (متوفی 327ھ) رحمۃ اللہ علیہ مکارم الاخلاق میں اور امام سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی 360ھ) رحمۃ اللہ علیہ المعجم الاوسط اور المعجم الکبیر میں نقل کرتے ہیں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا (والنظم ھذا للطبرانی) "ما رایت احدا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسود من معاویة" ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معاویہ سے بڑا کوئی سردار نہیں دیکھا۔

(المعجم الکبیر، المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابن عمر، جلد 12، صفحہ 387، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ)

امام محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی 256ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے التاریخ الکبیر اور

تخریج الاحادیث المرفوعہ میں، امام محمد بن عیسی ترمذی (متوفی 279ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ترمذی میں، امام ابن اثیر جزری (متوفی606ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے جامع الاصول فی احادیث الرسول میں اور امام شمس الدین محمد بن احمد ذھبی (متوفی 748ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے سیر اعلام النبلاء میں نقل فرمایا کہ سیدنا عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں(والنظم ھذا للترمذی) ”لا تذکروا معاویۃ الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: اللھم اھد بہ“ترجمہ:(حضرت) معاویہ کا ذکر صرف خیر کے ساتھ کرو۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ اس کے ذریعہ سے (دوسروں کو) ہدایت دے۔

(سنن ترمذی، باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان، جلد5، صفحہ 687، رقم 3843، مصطفی البابی حلبی، مصر)

امام احمد بن محمد خَلَّال حنبلی (متوفی 311ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے السنہ میں تحریر فرمایا کہ امام محمد بن سیرین تابعی کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:”کان معاویۃ احلم الناس“ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ بردبار تھے۔(السنۃ، ذکر ابی عبد الرحمن معاویۃ بن ابی سفیان۔۔، جلد2، صفحہ 443، رقم 681، دار الرایہ، ریاض)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں تابعین رحمھم اللہ تعالیٰ کے فرامین:

المعرفۃ والتاریخ، تاریخ دمشق اور سیر اعلام النبلاء للذھبی میں منقول ہے کہ ابو العلا قبیصہ بن جابر تابعی نے فرمایا(والنظم ھذا للذھبی)”ما رایت رجلا اثقل حلما ولا ابطا جھلا ولا ابعد اناۃ منہ“ترجمہ: میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑا حلیم،

جہالت سے بہت زیادہ دور اور بڑا باوقار آدمی کوئی نہیں دیکھا۔

(سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان صخر بن حرب الاموی، جلد 3، صفحہ 153، مؤسسۃ الرسالہ)

طبقات ابن سعد اور تاریخ دمشق سیر اعلام النبلاء للذھبی میں ہے کہ سیدنا عثمان غنی کے زمانہ مبارک میں وصال فرمانے والے ثقہ تابعی حضرت ابو اسحاق کعب بن ماتع حمیری (کعب احبار) نے فرمایا (والنظم ھذا للذھبی) ''لن یملك احد من ھذہ الامة ما ملك معاویة ''ترجمہ: جس طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکمرانی کی ہے اس امت میں کسی نے نہیں کی۔

(سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان، صخر بن حرب الاموی، جلد 3، صفحہ 453، مؤسسۃ الرسالہ)

تاریخ دمشق اور البدایہ والنہایہ میں ہے کہ حضرت ابو محمد سعید بن مسیب قرشی مخزومی سے جب امام زہری نے صحابہ کرام کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا ''اسمع یا زھری من مات محبا لابی بکر وعمر عثمان وعلی وشھد للعشرۃ بالجنة وترحم علی معاویة ،کان حقیقا علی اللہ ان لا یناقشه الحساب ''ترجمہ: اے زہری سنو! جس کسی کو اس حال میں موت آئی کہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کرتا ہو، اور دس صحابہ کے لیے جنت کی شہادت دیتا ہو اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعائے رحمت کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ اس بات کا حق دار ہے کہ وہ اس کا حساب سختی سے نہ لے۔

(البدایہ والنہایہ، ترجمہ معاویۃ وذکر شیئ من ایامہ۔۔، جلد 8، صفحہ 148، داراحیاء التراث العربی)

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب للقرطبی اور تاریخ دمشق میں ہے کہ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: میں نے امام حسن بصری تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اے ابو سعید! یہاں کچھ

لوگ ہیں جو سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جہنمی کہتے ہیں۔ سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا(و النظم ھذا للقرطبی) "لعنھم اللہ وما یدریھم من فی النار" ترجمہ: ان پر اللہ کی لعنت ہو انھیں کیا خبر جہنم میں کون ہے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، معاویۃ بن ابی سفیان، جلد 3، صفحہ 1422، دار الجیل، بیروت)

امام احمد بن محمد خَلّال حنبلی "السنہ" میں نقل کرتے ہیں کہ ثقہ وحجۃ امام ابو الحجاج مجاہد بن زبیر مکی تابعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں "لو رایتم معاویۃ لقلتم : ھذا المھدی" ترجمہ: اگر تم سیدنا معاویہ کو دیکھتے تو تم کہتے یہ ہدایت یافتہ ہیں۔

(السنۃ، ذکر ابی عبد الرحمن معاویۃ۔۔۔، جلد 2، صفحہ 438، رقم 669، دار الرایہ، ریاض)

اکابر محدثین، مجتہدین اور فقہا کے استاذ، امام ابو محمد سلیمان بن مہران (اعمش) تابعی (متوفی 147 یا 148ھ) رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک دفعہ لوگوں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ کے عدل وانصاف کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا "فکیف لو ادرکتم معاویۃ" (تم حضرت عمر بن عبد العزیز کے عدل کی بات کرتے ہو) اگر تم سیدنا معاویہ کو دیکھتے تو تمھارا کیا حال ہوتا۔

(چونکہ سیدنا معاویہ کا حلم وبردباری لوگوں میں بہت مشہور تھا اس لیے) انھوں نے پوچھا "یا ابا محمد یعنی فی حلمہ؟" اے ابو محمد کیا آپ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلم کی بات کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا "لا واللہ بل فی عدلہ" نہیں اللہ کی قسم بلکہ آپ کے عدل وانصاف کی بات کررہا ہوں۔ (یعنی سیدنا معاویہ کا حلم ہی نہیں، عدل وانصاف بھی حضرت عمر بن عبد العزیز سے بڑھ کر ہے۔)

(السنۃ، ذکر ابی عبد الرحمن معاویۃ۔۔، جلد 2، صفحہ 437، رقم 667۔ المنتقی من منہاج الاعتدال فی نقض کلام اہل الرفض والاعتزال للذہبی، الفصل الثالث فی امامۃ علی رضی اللہ عنہ، صفحہ 388)

سیدنا امیر معاویہ اور تابعین کا تقابل:

مشہور ولی اللہ حضرت بشر بن حارث حافی (متوفی 227ھ) رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ، حافظ الحدیث، ولی کامل و باکرامت امام ابو مسعود معافی بن عمران علیہ الرحمہ (متوفی 185ھ) کا ایک فرمان بھی ملاحظہ فرمائیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے سوال کیا "یا ابا مسعود این عمر بن عبد العزیز من معاویۃ بن ابی سفیان ؟فغضب من ذلك غضبا شدیدا وقال لا یقاس باصحاب رسول اللہ احد ،معاویۃ صاحبه وصهره وکاتبه وامینه علی وحی اللہ عزوجل وقد قال رسول اللہ ﷺ دعوا لی اصحابی واصهاری فمن سبهم فعلیه لعنة اللہ والملئکة والناس اجمعین "ترجمہ: اے ابو مسعود معاویہ بن ابو سفیان کے مقابلہ میں عمر بن عبد العزیز کا کیا مقام ہے ؟تو آپ اس سوال کی وجہ سے بہت زیادہ غصہ ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ معاویہ آپ ﷺ کے صحابی، سسرالی رشتہ دار، کاتب اور اللہ تعالیٰ کی وحی پر آپ ﷺ کے امین ہیں اور تحقیق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے لیے میرے اصحاب اور میرے سسرالی رشتہ داروں کو چھوڑ دو تو جس نے ان کو گالی دی، اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(تاریخ بغداد، معاویۃ بن ابی سفیان، جلد 1، صفحہ 577، رقم 134، دار الغرب الاسلامی، بیروت)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ائمہ مجتہدین کے فرامین:

امام مجتہد، سراج الامہ، کاشف الغمہ، سید الفقہاء والمحدثین حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت (متوفی 150ھ) رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اختلافات ومشاجرات کے باوجود سب کے بارے میں مطلقا یہ ارشاد فرماتے ہیں "نتولاھم

جمیعا ولا نذکر الصحابۃ الا بخیر" ترجمہ: ہم تمام صحابہ سے محبت کرتے ہیں اور انھیں بھلائی سے ہی یاد کرتے ہیں۔ (الفقہ الاکبر مع شرح ملا علی قاری، صفحہ 207، دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت)

اس کی شرح میں علامہ ملا علی قاری حنفی (متوفی 1014ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" وان صدر من بعضھم بعض ماھو فی الصورۃ شر فانہ امام کان عن اجتھاد ولم یکن علی وجہ فساد من اصرار وعناد" یعنی اگرچہ بعض صحابہ سے وہ چیزیں صادر ہوئیں جو بظاہر درست معلوم نہیں ہوتیں لیکن وہ سب اجتہاد کے زمرے میں آتی ہیں، از روئے فساد نہیں تھیں۔ (منح الروض الازہر فی شرح الفقہ الاکبر، صفحہ 209، دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت)

امام مجتہد امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی مکی (متوفی 204ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے مسند شافعی میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ فرمان روایت فرمایا ہے کہ آپ نے اپنے غلام سے فرمایا" ای بنی لیس احد منا اعلم من معاویۃ" ترجمہ: اے بیٹے ہم میں سے کوئی بھی معاویہ سے زیادہ علم والا نہیں ہے۔

(مسند الشافعی، ومن کتاب الصوم والصلوۃ والعیدین۔۔، صفحہ 86، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔ تفسیر الامام الشافعی، تحت سورۃ المزمل، جلد 3، صفحہ 1408، دارالتدمریہ، سعودیہ)

علامہ ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" قال الشافعی رحمہ اللہ: تلك دماء طھر اللہ ایدینا عنھا فلم نلوث السنتنا بھا؟" ترجمہ: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ وہ خون ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا ہے تو ہم ان سے اپنی زبانیں کیوں آلودہ کریں؟ (منح الروض الازہر فی شرح الفقہ الاکبر، صفحہ 210، دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت)

امام مجتہد امام احمد بن محمد بن حنبل بغدادی (متوفی 241ھ) رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: آپ سیدنا علی اور سیدنا معاویہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا" ماأقول فیھا الا الحسنی رحمھم اللہ اجمعین "ترجمہ: میں اس بارے میں صرف اچھی بات کہتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان تمام پر رحمت فرمائے۔

(السنۃ، ذکر صفین والجمل وذکر من شھد ذلک ومن لم یشھد، جلد2، صفحہ 460، دارالرایہ، ریاض)

ایک جگہ فرماتے ہیں" مالھم ولمعاویۃ؟ اسال اللہ العافیۃ "لوگوں کو سیدنا معاویہ کی بابت کیا ہو گیا ہے (کہ ان کے بارے میں نازیبا کلمات کہتے ہیں) میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں "یا ابا الحسن اذا رایت احدا یذکر اصحاب رسول اللہ ﷺ بسوء فاتھمہ علی الاسلام "ترجمہ: اے ابو الحسن جب تم کسی کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو برائی سے یاد کرتا دیکھو تو اس کے اسلام کو مشکوک سمجھو۔

(الحجۃ فی بیان المحجۃ وشرح عقیدۃ اہل السنۃ، جلد2، صفحہ 397، رقم 367، دارالرایہ، سعودیہ)

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ ایک شخص سیدنا معاویہ اور سیدنا عمرو بن عاص کی تنقیص کرتا ہے تو کیا اسے رافضی کہا جائے؟

آپ نے جوابا ارشاد فرمایا" انہ لم یجترئ علیھما الا ولہ خبیئۃ سوء، ما انتقص احد احدا من اصحاب رسول اللہ ﷺ الا لہ داخلۃ سوء "ترجمہ: بے شک اس نے ان دونوں ہستیوں کے خلاف اس لیے جرات کی کہ وہ اپنے اندر برائی چھپائے ہوئے ہے، اور جو شخص بھی کسی صحابی کی تنقیص کرتا ہے اس کی اندرونی حالت بری ہوتی ہے۔

(السنہ، ذکر ابی عبد الرحمن معاویۃ۔۔ جلد2، صفحہ 447۔ تاریخ دمشق، معاویۃ بن صخر۔۔، جلد59، صفحہ 210۔ البدایہ والنہایہ، ترجمہ معاویۃ وذکر شیئ من ایامہ۔۔۔، جلد8، صفحہ 148)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مجددین کے فرامین:

مجددِ دین وملت حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں علامہ ابن کثیر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا" رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام وأبو بکر وعمر جالسان عندہ، فسلمت علیہ وجلست، فبینما أنا جالس إذ أتی بعلی ومعاویة، فأدخلا بیتا وأجیف الباب وأنا أنظر، فما کان بأسرع من أن خرج علی وھو یقول: قضی لی ورب الکعبة، ثم ما کان بأسرع من أن خرج معاویة وھو یقول: غفر لی ورب الکعبة۔"ترجمہ:میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور حضرت ابو بکر وحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی آپ کے پاس موجود تھے ،میں سلام کرکے بیٹھ گیا،اسی اثناء میں حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر ایک کمرے میں داخل کردیا گیا اور دروازہ بند کردیا گیا جبکہ میں دیکھ رہا تھا، تھوڑی دیر میں حضرت علی باہر تشریف لائے اور وہ کہہ رہے تھے :رب کعبہ کی قسم فیصلہ میرے حق میں ہوا۔پھر تھوڑی دیر میں حضرت معاویہ بھی باہر آگئے اور وہ کہہ رہے تھے رب کعبہ کی قسم مجھے بخش دیا گیا۔

(البدایہ والنہایہ،ترجمہ معاویۃ وذکر شیئ من ایامہ۔۔۔،جلد8،صفحہ 139،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

عارف باللہ علامہ ابو عبد الرحمن عبد العزیز ملتانی پرہاروی (متوفی 1239ھ) رحمۃ اللہ علیہ مجدد دین وملت حضرت عمر بن عبد العزیز کا عمل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "سبہ رجل عند خلیفة الراشد عمر بن عبد العزیز فجلدہ " ترجمہ:ایک شخص نے خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز کے سامنے حضرت امیر معاویہ کو برا بھلا کہا تو آپ نے اسے کوڑے لگوائے۔ (النبراس شرح شرح العقائد،محاربات الصحابۃ واجبۃ التاویل،صفحہ 330،مکتبہ حقانیہ،ملتان)

مجدد دین ملت حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل کے فرامین آپ نے پیچھے ائمہ مجتہدین کے تذکرہ میں ملاحظہ فرمائے۔ حضرت امام محمد بن محمد غزالی، امام جلال الدین سیوطی، مجدد الف ثانی اور اعلیحضرت علیہم الرحمہ کے فرامین ذیل میں آتے ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں محدثین کے فرامین:

محدثین کرام نے بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب بیان کئے ہیں چنانچہ امام بخاری (متوفی 256ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں کتاب المناقب کے تحت حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے عنوان قائم کرکے آپ کے صحابی اور فقیہ ہونے پر روایات لکھی ہیں اور اپنی کتاب میں آپ کی مرویات بھی نقل کی ہیں۔ اگر ان کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی کوئی شان وفضیلت نہ ہوتی یا آپ کی ذات میں کوئی معاذ اللہ فسق، ظلم اور ناانصافی والی بات ہوتی تو وہ آپ سے روایت کرنا تو درکنار آپ کا ذکر کرنا ہی مناسب نہ جانتے۔

صحاح ستہ کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (متوفی 279ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت والی احادیث نقل کرنے سے پہلے ابواب المناقب میں "مناقب معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ" کے الفاظ سے عنوان قائم کیا ہے۔

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (متوفی 241ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے مسند احمد میں، حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی (متوفی 430ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے حلیۃ

الاولیاء وطبقات الاصفیاء میں ،امام عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر قرشی (ابن کثیر)(متوفی 774ھ)رحمۃ اللہ علیہ نے جامع المسانید والسنن الھادی میں ،امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی شافعی (متوفی 911ھ)رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ الخلفاء میں اور علامہ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبداللہ الخطیب تبریزی (متوفی 741ھ) نے مشکاۃ المصابیح میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں روایات کو نقل کیا ہے۔

حافظ ابو القاسم ہبۃ اللہ لالکائی (متوفی 418ھ)رحمۃ اللہ علیہ نے شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، جلد2، صفحہ 349 پر ان الفاظ سے باب باندھا ہے "سیاق ما روی عن النبی ﷺ فی فضائل ابی عبد الرحمن معاویۃ بن ابی سفیان"

حافظ ابن کثیر علیہ الرحمہ کی سیرت اور تاریخ پر مشہور زمانہ کتاب البدایہ والنہایہ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی ،بیروت کی جلد8، صفحہ 23 پر یوں عنوان لکھا "فضل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ"

اس کے بعد صفحہ 125 پر اس طرح عنوان سجایا گیا ہے "وھذہ ترجمۃ معاویۃ رضی اللہ عنہ وذکر شیئ من ایامہ ودولتہ وما ورد فی مناقبہ وفضائلہ"

امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد (ابن حجر ہیتمی) مکی شافعی (متوفی 974ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکمل کتاب حضرت امیر معاویہ کے بارے میں لکھی ہے جس کا نام "تطہیر الجنان واللسان عن الخطور والتفوہ بثلب سیدنا معاویۃ ابن ابی سفیان" رکھا

علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری میں اور ان کے علاوہ بے شمار محدثین نے اپنی اپنی کتب میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان بیان فرمائی ہے۔ علیہم الرحمۃ والرضوان

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں شارحین حدیث، متکلمین وفقہاء کے اقوال:

علامہ نور الدین ابو الحسن علی بن سلطان القاری حنفی (متوفی 1014ھ) رحمۃ اللہ علیہ ابو منصور بغدادی کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں "معاویۃ فھو من العدول الفضلاء والصحابۃ الاخیار "ترجمہ: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عادل، فاضل اور اخیار صحابہ میں سے ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب مناقب الصحابۃ۔۔۔، جلد9، صفحہ 3875، دار الفکر، بیروت)

امام محی الدین ابو زکریا یحی بن شرف نووی شافعی (متوفی 676ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "معاویۃ رضی اللہ عنہ فھو من العدول الفضلاء والصحابۃ النجباء رضی اللہ عنہ "
ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عادل، فاضل اور منتخب صحابہ میں سے ہیں۔

(المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، کتاب فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم، جلد15، صفحہ 149، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

شرف الدین حسین بن محمد طیبی (متوفی 743ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "معاویۃ فھو من العدول الفضلاء ومن الصحابۃ الخیار "اس کا بھی وہی مفہوم ہے۔

(شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح، باب مناقب الصحابۃ رضی اللہ عنہم اجمعین، جلد 12، صفحہ 3840، مکتبہ نزار مصطفی الباز، مکۃ المکرمہ)

امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد (ابن حجر ہیتمی) مکی شافعی (متوفی 974ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ولا یشك احد ان معاویۃ رضی اللہ عنہ من اکابرھم نسبا وقربا منہ

ﷺ وعلما وحلما ۔۔۔فوجبت محبتہ لهذه الامور التی اتصف بها بالاجماع۔" ترجمہ:
اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسب اور حضور ﷺ سے رشتہ داری اور علم وحلم کے اعتبار سے اکابر صحابہ میں سے ہیں۔ لہٰذا ان امور کی وجہ سے کہ جن سے یہ بالاتفاق متصف ہیں ان کی محبت واجب ہے۔
(تطہیر الجنان واللسان۔۔۔، صفحہ 30، دار الصحابۃ للتراث)

عارف باللہ علامہ ابو عبد الرحمن عبد العزیز ملتانی پرہاروی (متوفی 1239ھ) رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں" اقول قد صرح علماء الحدیث بان معاویۃ رضی اللہ عنہ من کبار الصحابۃ و نجبائهم ومجتهدیهم ولو سلم انہ من صغارهم فلا شك فی انہ دخل فی عموم الاحادیث الصحیحۃ الواردۃ فی تشریف الصحابۃ رضی اللہ عنهم۔ بل قد وردفیہ بخصوصہ احادیث۔۔۔وما قیل من انہ لم یثبت فی فضلہ حدیث فمحل نظر "ترجمہ: میں کہتا ہوں: تحقیق محدثین نے صراحت کی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبار، منتخب اور مجتہد صحابہ میں سے ہیں، اور اگر تسلیم کرلیا جائے کہ وہ صغار صحابہ میں سے ہیں تب بھی اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بالعموم صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعظیم کے بارے وارد صحیح احادیث میں داخل ہیں بلکہ ان کے بارے میں بالخصوص احادیث بھی مروی ہیں اور جو یہ کہا گیا ہے کہ ان کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے تو یہ محل نظر ہے۔
(النبراس شرح شرح العقائد، محاربات الصحابۃ واجبۃ التاویل، صفحہ 330، مکتبہ حقانیہ، ملتان)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان حنفی (متوفی 1340ھ) رحمۃ اللہ علیہ کی ویسے تو سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مستقل 5 تصانیف ہیں، جن کے نام کتب کے تذکرہ میں آئیں گے لیکن ان کے علاوہ بھی آپ نے اپنے فتاوی میں کئی مقامات پر سیدنا امیر

معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اہل سنت کے عقیدہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ مثلا ایک مقام پر فرماتے ہیں: ”حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہیں، صحیح ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی: اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ“ (فتاوی رضویہ، جلد29، صفحہ 279، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی بن جمال الدین حنفی (متوفی 1367ھ) رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے، اُن کا مجتہد ہونا حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث ِ ”صحیح بخاری“ میں بیان فرمایا ہے۔۔۔ یہ جو بعض جاھل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ [علی] کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے، محض باطل و بے اصل ہے۔ علمائے کرام نے صحابہ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کہنے کا حکم دیا ہے، یہ استثنا نئی شریعت گڑھنا ہے۔

منہاجِ نبوت پر خلافتِ حقہ راشدہ تیس سال رہی، کہ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہوگئی، پھر امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافتِ راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ میں حضرت سیّدنا امام مَہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوّل ملوکِ اسلام ہیں، اسی کی طرف توراتِ مقدّس میں اشارہ ہے کہ ”مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَمُھَاجَرُہٗ بِطَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ۔“ وہ نبی آخر الزماں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔

تو امیرِ معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہے۔ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوجِ جرّار جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیے اور خلافت امیر معاویہ کو سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمالی اور اس صُلح کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا: «إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.» یعنی میرا یہ بیٹا سیّد ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہِ اسلام میں صلح کرا دے۔ تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فِسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبیٰ، بلکہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بلکہ حضرت عزّت جلّ وعلا پر طعن کرتا ہے۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 255-259، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فقیہ اعظم حضرت علامہ مفتی ابو الخیر محمد نور اللہ بن محمد صدیق بصیر پوری نعیمی حنفی (1403ھ) رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا: جو شخص حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو واجب الاحترام نہ مانے بلکہ آپ کی شان میں گستاخی کرے اور فاسق تک کہے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) کیا وہ سنی ہے اور کیا اس کے پیچھے سنی کی نماز جائز ہے؟

اس کا جواب حضرت فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا: "اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ اظہر من الشمس ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق بعد الانبیاء والرسل افضل البشر ہیں اور یوں ہی **حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ صحابی اور واجب الاحترام ہیں**، لہذا ایسے شخص کے پیچھے سنی کی نماز مکروہ تحریمہ اور واجب الاعادہ ہے۔" (فتاوی نوریہ، جلد 1، صفحہ 320، دار العلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور، اوکاڑہ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں صوفیا کے اقوال:

روح المعانی، الاساس فی التفسیر، الشریعۃ للاجری، المنتقی من منہاج الاعتدال للذہبی، الصواعق المحرقہ لابن حجر ہیتمی، الناہیہ عن طعن امیر المؤمنین معاویہ لعبد العزیز پرہاروی وغیرہ میں ہے کہ تبع تابعی، امام طریقت، سید زہاد، قائد اوتاد حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ افضل ہیں یا حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز؟ تو آپ نے جوابا ارشاد فرمایا (والنظم ھذا للاول) "الغبار الذی دخل انف فرس معاویۃ افضل عند اللہ من مائۃ عمر بن عبد العزیز فقد صلی معاویۃ خلف رسول اللہ ﷺ فقرا اھدنا الصراط المستقیم فقال معاویۃ۔ امین "ترجمہ: وہ غبار جو حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک سو عمر بن عبد العزیز سے افضل ہے تحقیق حضرت معاویہ نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی ہے، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ تلاوت کیا: اھدنا الصراط المستقیم تو حضرت معاویہ نے کہا: امین۔ (روح المعانی، جلد 14، صفحہ 289، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صاحب نبراس اپنی کتاب الناہیہ میں حضرت عبد اللہ بن مبارک کا یہ فرمان نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں "فتأمل فی ھذہ المنقبۃ وإنما یظھر علیك فضیلۃ ھذہ الکلمۃ إذا عرفت فضائل عبد اللہ بن المبارك وعمر بن عبد العزیز وھی لا تحصی، ومحل بسطھا کتب تواریخ المحدثین، وعمر یسمی إمام الھدی وخامس الخلفاء الراشدین. والمحدثون والفقھاء یحتجون بقولہ ویعظمونہ جدا وکان الخضر علیہ السلام یزورہ وھو أول من أمر بجمع الحدیث فإذا کان معاویۃ رضی اللہ عنہ أفضل منہ فما ظنك بہ۔ "ترجمہ: اس منقبت پر غور کرو۔ اس

جملہ کی اہمیت اسی وقت معلوم ہو سکتی ہے جب حضرت عبد اللہ بن مبارک اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ معلوم ہو۔ ان دونوں بزرگوں کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ جن کی تفصیل محدثین کی کتب تاریخ میں ملے گی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام الہدی اور پانچواں خلیفہ راشد کہا جاتا ہے، محدثین اور فقہاء ان کے قول سے استدلال کرتے ہیں اور ان کی بے حد تعظیم کرتے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام ان کی زیارت کرتے تھے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنھوں نے جمع حدیث کا حکم فرمایا تو جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے بھی افضل ہیں تو ان کے مقام و مرتبہ کے بارے تیرا کیا گمان ہے؟

(الناہیہ عن طعن امیر المؤمنین معاویہ، صفحہ 42، غراس للنشر والتوزیع، کویت)

قطب الدین احمد بن عبد الرحیم المعروف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی (متوفی 1176ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "باید دانست کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ یکے از اصحاب آں حضرت بود ﷺ وصاحب فضیلت جلیلہ در زمرہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم زنہار در حق او سوئے ظن نکنی و در ورطہ سب اونہ افتی تا مرتکب حرام نشوی۔ اخرج ابو داؤد عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ لا تسبوا اصحابی فوالذی نفی بیدہ لا انفق احدکم مثل احد ذھبا مابلغ مد احدھم ولا نصیفہ" ترجمہ: جاننا چاہیے کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک تھے اور زمرہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بڑے صاحب فضیلت تھے، خبردار! تم کبھی ان کے حق میں بدگمانی نہ کرنا اور ان کی بدگوئی میں مبتلا نہ ہونا تاکہ تم حرام کے مرتکب نہ

ہو جاؤ۔ امام ابو داؤد نے حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا نہ کہو! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو صحابہ کے ایک مد بلکہ آدھے مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد اول، فصل پنجم، تنبیہ سوم، جلد 1، صفحہ 571، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

قطب وقت حضرت خواجہ غلام فرید چشتی (کوٹ مٹھن والے) (متوفی 1319ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو متقی اور اکابر صحابہ میں سے ہیں کے حق میں بغض و حسد رکھنا اور بدگمانی کرنا سراسر شقاوت ہے۔"

(مقابیس المجالس، صفحہ 1016، الفیصل ناشران و تاجران، لاہور)

امام محقق علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (متوفی 1350ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "الاسالیب البدیعہ فی فضل الصحابۃ واقناع الشیعۃ" میں اکابرین اہل سنت میں سے فقیہ اعظم امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی مصری حنفی، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی، امام ابو الفضل قاضی عیاض بن موسی مالکی یحصبی، غوث اعظم محی الدین ابو محمد عبد القادر بن موسی جیلانی، ابو الفتوح شیخ شہاب الدین یحیی بن حبش سہروردی، شیخ الاسلام امام محی الدین ابو زکریا یحی بن شرف نووی شافعی، محقق علی الاطلاق علامہ کمال الدین محمد بن عبد الواحد سیواسی المعروف ابن ہمام، شیخ ابو محمد عبد الوہاب بن احمد شعرانی مصری حنفی اور امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد (ابن حجر ہیتمی) رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ کا صحابہ علیہم الرضوان کے بارے موقف بیان کیا ہے۔ اس

کتاب سے چند عبارات یہاں ذکر کی جاتی ہیں:

ایک مقام پر فرماتے ہیں ”فمن یلاحظ ھذہ الفصول ولم یکن فی طبعه میل إلی الفضول آثر ملازمته السکوت وحسن الظن بکافة المسلمین وإطلاق اللسان بالثناء علی جمیع السلف الصالحین، ھذا حکم الصحابة عامة.“ یعنی جو ان فصول کو ملاحظہ کرلے اور اس کی طبیعت میں فضول کی طرف میلان نہ ہو تو وہ خاموشی کو لازم پکڑنے اور تمام مسلمانوں کے بارے حسن ظن کو ترجیح دے گا اور تمام سلف صالحین کی **تعریف میں رطب اللسان ہونے کو ترجیح دے گا**، یہی تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا حکم ہے۔

(الأسالیب البدیعه فی فضل الصحابة وإقناع الشیعة، القسم الاول، صفحہ 18، مصطفی البابی حلبی)

مزید فرماتے ہیں:” اعلم أن معاویة فی مذھبنا معاشر أھل السنة کسائر الصحابة الذین خرجوا علی علی رضی اللہ عنه وعنھم کانوا مجتھدین فیما فعلوہ من ذلك، ولکن علیا کان ھو المصیب وکان الخارجون علیه مخطئین. والمجتھد مأجور لا مأزور، المصیب له عشر حسنات والمخطئ له حسنة واحدة بنیته“ ترجمہ: جان لو کہ ہمارے مذہب میں حضرت معاویہ اہل سنت کے گروہ میں سے ہیں جیسا کہ ان کے علاوہ وہ صحابہ جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف خروج کیا، یہ تمام اپنے فعل میں مجتہد تھے۔ البتہ حضرت علی مصیب تھے اور یہ خروج کرنے والے خطاء پر تھے اور مجتہد کو اجر دیا جاتا ہے، اس پر کوئی گناہ کا بوجھ نہیں ہے۔ درستگی کو پانے والے کے لیے دس نیکیاں ہیں اور خطا کرنے والے کے لیے اس کی نیت کے مطابق ایک نیکی ہے۔

(الأسالیب البدیعه فی فضل الصحابة وإقناع الشیعة، القسم الثانی، فصل فی ان معاویة وسائر الصحابة۔۔، صفحہ 169، مصطفی البابی حلبی)

ایک مقام پر فرماتے ہیں ”معاویة مع فضل الصحبة له حسنات کثیرة لا تعد ولا تحد“

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ، آپ کی اتنی نیکیاں ہیں جو شمار و حد سے باہر ہیں۔

(الأساليب البديعة في فضل الصحابة، القسم الثاني، فصل في ان معاوية وسائر الصحابة۔۔، صفحہ 172، مصطفی البابی حلبی)

شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی (متوفی 1401ھ) رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین واقع اختلافات اور جنگ والی روایتوں کے راویوں کے متعلق فرماتے ہیں: "ان کے راوی ایسے شخص ہیں جن کے جھوٹ اور کذب بیانی میں کسی قسم کا شک نہیں ہے۔ ان راویوں کا حال تھوڑا سن لیجئے کس طرح کے غیر معتمد علیہ اور وضاع لوگ تھے۔"

راویوں پر کلام کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "اب تھوڑا سا ان احادیث کا ذکر کرتا ہوں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں ہیں۔"

اس کے بعد آپ نے تقریبا 3 صفحات پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کئے۔ فرماتے ہیں: "پہلی حدیث تو حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے ہے جو مسند امام احمد میں موجود ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ جو حدیث مسند امام احمد کی ہے وہ مقبول ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اللھم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقه العذاب۔ اے اللہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو کتاب اور حساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں اور اولو العزم صحابہ سے ہیں جنھوں نے روم کا تختہ الٹا اور مصر فتح کیا۔ حضرت امیر معاویہ ہی نے اسلام کا سکہ ان

ملکوں میں بٹھایا۔اسی طرح سلطنت ایران کا تختہ الٹا ہے۔سنگین مقابلوں سے کفار کی طاقتوں کو پامال کر دیا۔اسلام سے ٹکر لگانے والی تمام بڑی بڑی سلطنتوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیا۔بڑے بڑے کافرانہ ملک کھوکھلے کر کے رکھ دیئے اور کافر ممالک ان کا لوہا مان چکے تھے بلکہ ماتحت ہوگئے ۔شام میں اسلامی سلطنت کی شان وشوکت کو دوبالا کیا ۔۔۔بخاری شریف ومسلم شریف میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت میں کئی روایات مذکور ہیں وہ تمام اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے جلیل القدر صحابی تھے اور بخاری ومسلم بغیر ثقہ رواۃ کے کوئی روایت ذکر نہیں کرتے۔"(انوار قمریہ، حصہ دوم، صفحہ 235-38، دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ، کراچی)

کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرنا خارجیت ہے؟

(3)حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرنا خارجیت نہیں ہے کیونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعظیم وتعریف گمراہی وبدمذہبی نہیں بلکہ بدمذہبی وگمراہی تو اہل بیت اطہار کی شان میں گستاخی وکمی کرنا ہے۔سوال میں جس انداز سے اعتراض ذکر کیا گیا ہے یہ تو خارجیوں کا طرز ہے کہ وہ اہل سنت کو اہل بیت اطہار کی محبت کی وجہ سے رافضیت کا طعنہ دیا کرتے تھے جس پر ہمارے علماء نے ان کو جواب دیا کہ اہل بیت کی محبت رافضیت نہیں بلکہ حضور ﷺ کے صحابہ پر طعن واعتراض رافضیت ہے۔اور الحمد اللہ اہل سنت شروع سے ہی اہل بیت اطہار اور اصحاب رسول کی محبت دلوں میں بسائے ہوئے ہیں اور یہ اہل بیت واصحاب میں سے کسی پر اعتراض وطعن نہیں کرتے۔اور اگر معترض کے اس اعتراض کو درست مان لیا جائے تو

پھر آپ بتائیے جن اکابرین وائمہ اہل سنت نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وتعریفات بیان کیں (جن میں سے بعض عبارات اوپر ذکر کی گئیں ہیں) کیا یہ معترض ان سب کو بھی خارجی قرار دے گا؟؟؟ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ بدر الدین ابو البرکات احمد سرہندی فاروقی حنفی (متوفی 1034ھ) رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر خارجیوں کے اس طرز عمل کا تذکرہ کرتے ہوئے اور اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "حضرت امیر کی محبت رفض نہیں ہے بلکہ خلفاء ثلاثہ سے تبری اور بیزاری رفض ہے اور اصحاب کرام سے بیزار ہونا مذموم اور ملامت کے لائق ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

لوکان رفضا حب ال محمد فلیشهد الثقلین انی رافض

(یعنی اگر آل محمد کی محبت رفض ہے تو جن وانس گواہ ہو جائیں کہ میں رافضی ہوں۔)

یعنی آل محمد کی محبت رفض نہیں ہے جیسے کہ جاہل لوگ گمان کرتے ہیں اگر اس محبت کو رفض کہتے تو پھر رفض مذموم نہیں کیونکہ رفض کی مذمت دوسروں کے تبری کے باعث ہوتی ہے نہ کہ ان کی محبت کے باعث۔

(مکتوبات (اردو)، مکتوب 36، جلد 2، صفحہ 92، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

مزید فرماتے ہیں: "عجب معاملہ ہے کہ کبھی اہل سنت کو خارجیوں سے گنتے ہیں، اس لیے کہ افراط محبت نہیں رکھتے۔ کبھی نفس محبت کو ان سے محسوس کرکے ان کو رافضی جانتے ہیں۔ اسی واسطے یہ لوگ اپنی جہالت کے باعث اہل سنت کے اولیاء عظام کو جو اہل بیت کی محبت کا دم بھرتے ہیں اور آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی حب کا اظہار کرتے ہیں رافضی خیال کرتے ہیں اور اہل سنت وجماعت کے بہت سے علماء کو جو اس محبت کی افراط سے منع کرتے ہیں اور حضرات خلفاء ثلاثہ کی تعظیم وتوقیر میں کوشش

کرتے ہیں خارجی جانتے ہیں۔ان لوگوں کی ان نامناسب جراتوں پر ہزارہاافسوس ہے۔
اعاذنااللہ سبحانہ من افراط تلك المحبة وتفریطھا(اللہ تعالیٰ اس محبت کی افراط و تفریط سے ہم کو بچائے)یہ افراط محبت ہی کا باعث ہے کہ اصحاب ثلاثہ وغیرہ کے تبرا کو حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی محبت کی شرط جانتے ہیں۔

انصاف کرنا چاہیے کہ یہ کونسی محبت ہے کہ جس کا حاصل ہونا پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے جانشینوں سے بیزاری اور حضرت خیر البشر علیہ الصلوۃ والسلام کے اصحاب کے سب وطعن پر موقوف ہے۔اہل سنت کا گناہ یہی ہے کہ اہل بیت کی محبت کے ساتھ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے تمام اصحاب کی تعظیم وتوقیر کرتے ہیں اور باوجود لڑائی جھگڑوں کے جو ان کے درمیان واقع ہوئے،ان میں سے کسی کو برائی سے یاد نہیں کرتے۔۔۔رافضی اس وقت اہل سنت سے خوش ہوں گے جب کہ اہل سنت بھی ان کی طرح دوسرے اصحاب کرام پر تبرا کریں اور ان دین کے بزرگوں کے حق میں بدظن ہوجائیں جس طرح خارجیوں کی خوشنودی اہل بیت کی عداوت اور آل نبی کے بغض سے وابستہ ہے۔ (مکتوبات(اردو)،مکتوب 36،جلد 2، صفحہ 94،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور)

تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"قولہ﴿إِلاَّ المودة فِي القربى﴾ والحاصل أن هذه الآية تدل على وجوب حب آل رسول الله صلى الله عليه وسلم وحب أصحابه ،وهذا المنصب لا يسلم إلا على قول أصحابنا أهل السنّة والجماعة الذين جمعوا بين حب العترة والصحابة ، وسمعت بعض المذكرين قال إنه صلى الله عليه وسلم قال«مثل أهل بيتي كمثل سفينة نوح من ركب فيها نجا»وقال صلى الله عليه وسلم «أصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم»ونحن الآن في بحر التكليف وتضربنا أمواج الشبهات والشهوات وراكب البحر يحتاج إلى أمرين أحدهما: السفينة الخالية عن العيوب والثقب والثاني: الكواكب الظاهرة

الطالعة النيرة،فإذا ركب تلك السفينة ووقع نظره على تلك الكواكب الظاهرة كان رجاء السلامة غالباً ، فكذلك ركب أصحابنا أهل السنة سفينة حب آل محمد ووضعوا أبصارهم على نجوم الصحابة فرجوا من الله تعالى أن يفوزوا بالسلامة والسعادة في الدينا والآخرة"یعنی قرآن میں ہے"میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔" یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ آل رسول اور صحابہ کرام سے محبت واجب ہے اور یہ منصب سوائے اہل سنت وجماعت کے کسی کو نہیں ملا کہ انھوں نے اہل بیت اور صحابہ کرام علیہم الرضوان دونوں کی محبت کو جمع کیا ہے۔میں نے بعض وعظ ونصیحت کرنے والوں سے ایک حدیث یہ بھی سنی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا۔دوسری حدیث میں فرمایا: میرے صحابہ تاروں کی مانند ہے جس کی پیروی کروگے ہدایت پا جاؤ گے۔اب ہم تکلیف کے سمندر میں ہیں اور شبہات وشہوات کی موجیں ہمیں تھپیڑے مار رہی ہیں۔ کشتی پر سوار ہونے والا دو چیزوں کا محتاج ہوتا ہے: ایک یہ کہ کشتی سوراخ اور عیوب سے پاک ہو۔دوسرا یہ کہ ستارے روشن ظاہر وباہر ہوں (پہلے زمانے میں ستاروں کی مدد سے منزل پر پہنچا جاتا تھا) جب کشتی پر سوار ہوں تو نظر ان ستاروں پر ہو گی تو غالب طور پر سلامتی کے ساتھ منزل پر پہنچ جائے گا۔اسی طرح اہل سنت وجماعت اہل بیت کی محبت والی کشتی میں سوار ہو گئے اور اپنی نگاہیں ستارے صحابہ پر رکھیں تو اللہ عزوجل سے امید ہے کہ وہ ہمیں دنیا وآخرت میں سلامتی کے ساتھ کامیاب فرمائے گا۔

(تفسیر کبیر،،سورۃ الشوری، آیت 23، جلد 27، صفحہ 596، دار إحياء التراث العربي، بیروت)

(4)اہل سنت وجماعت کا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اھلِ خیر وصلاح اور عادل ہیں، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ ان میں سے کسی پر طعن کرنا جائز نہیں، کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی وگمراہی واستحقاقِ جہنم ہے، کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفا کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔

یادرہے جس طرح دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان پر طعن کرنا بدمذہبی وگمراہی ہے یہی حکم حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنے کا ہے۔ ایسا شخص رافضی تو ہوسکتا ہے سنی نہیں ہوسکتا۔ اور اس معاملہ میں سادات کو بھی استثناء حاصل نہیں ہے بلکہ اگر یہ اس امر کے مرتکب ہوں گے تو ان کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ اب ہم درج بالا امور سے متعلق دلائل ذکر کرتے ہیں تاکہ شکوک وشبہات کے اندھیرے چھٹ جائیں اور اہل سنت وجماعت کا خوبصورت عقیدہ نکھر کر سب کے سامنے آسکے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے خلاف بغض وطعن کا انجام ومذمت:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰىھُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖ وَ مَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۠ ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹّھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بَھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

(پارہ26، سورۃ الفتح، آیت29)

امام مالک بن انس مدنی اصبحی (متوفی179ھ) رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کے اس جملے لیغیظ بھم الکفار (تاکہ صحابہ سے کافروں کے دل جلیں) سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں "من غاظه اصحاب محمد ﷺ فهو كافر" یعنی جو صحابہ کرام علیہم الرضوان سے جلے وہ کافر ہے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الثالث، الفصل السادس توقیر اصحابہ وبرھم و معرفۃ حقھم، جلد2، صفحہ120، دار الفیحاء، عمان)

انہی الفاظ کے تحت مفسر شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"معلوم ہوا کہ صحابہ سے جلنے والے سب کافر ہیں۔" (تفسیر نور العرفان، سورۃ الفتح، تحت آیت26)

سیدنا عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا"ان اللہ تبارك وتعالیٰ اختارنی واختارلی اصحابا فجعل لی منهم وزراء وانصارا واصهارا فمن سبهم فعلیه لعنة الله والملئكة والناس اجمعین۔لا یقبل منه یوم القیامة صرف ولاعدل"ترجمہ: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے منتخب فرمایااور میرے لیے میرے اصحاب کو منتخب فرمایااور ان میں سے بعض کو میرے وزیر، انصار اور سسرالی رشتہ دار بنایاتو جس نے ان کو سب وشتم کیاتو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔روز قیامت نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگانہ نفل۔

(المستدرک علی الصحیحین ،ذکر عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ ،جلد3، صفحہ732،رقم6656،دارالکتب العلمیہ ، بیروت)

امام حاکم نے فرمایایہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور حافظ ذہبی نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیاہے۔

امت محمدیہ کے حبر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں"امر اللہ عزوجل بالاستغفار لاصحاب محمد ﷺ وهویعلم انهم سیقتتلون"ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے صحابہ کے لیے دعائے مغفرت کا حکم دیاہے حالانکہ وہ جانتا تھا کہ یہ آپس میں قتال کریں گے۔

(الشریعۃ، ذکر الکف عما شجر بین اصحاب رسول اللہ ﷺ۔۔۔، جلد5، صفحہ2492، رقم1980، دارالوطن، ریاض)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا"ان اللہ اختارنی واختار اصحابی فجعلهم اصهاری وجعلهم انصاری وانه سیجئ فی اخر الزمان قوم ینتقصونهم الا فلا تناکحوهم الا فلا تنکحوا الیهم الا فلا تصلوا معهم الا فلا تصلوا علیهم علیهم حلت اللعنة"ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیااور میرے صحابہ کو

منتخب کیا پھر ان کو میرا سسرالی رشتہ دار اور انصار بنادیا، عنقریب آخر زمانہ میں ایسی قوم ہوگی جو ان کی شان میں کمی کرے گی۔ خبر دار تم ان سے شادی نہ کرنا، خبر دار تم ان کی طرف شادی نہ کرنا، خبر دار ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا، خبر دار ان پر نماز نہ پڑھنا، ان پر لعنت لازم ہو چکی۔

(الکفایہ فی علم الروایۃ للخطیب، باب ماجاء فی تعدیل اللہ ورسولہ للصحابۃ۔۔ صفحہ 48، مکتبۃ العلمیہ، مدینہ منورہ)

حافظ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الکفایہ میں مذکورہ حدیث پاک نقل کرنے کے بعد لکھا" والاخبار فی ھذا المعنی تتسع وکلھا مطابقۃ لما ورد فی نص القران وجمیع ذلك یقتضی طھارۃ الصحابۃ والقطع علی تعدیلھم ونزاھتھم" یعنی اس معنی کی احادیث بہت زیادہ ہیں اور وہ سب کی سب نص قرآنی کے موافق ہیں اور یہ نص قرآنی اور احادیث صحابہ کرام علیہم الرضوان کے پاک ہونے اور یقینی طور پر ان کو عادل قرار دینے، اور ان کے صاف ستھرا ہونے کا تقاضہ کرتی ہیں۔

(الکفایہ فی علم الروایۃ، باب ماجاء فی تعدیل اللہ ورسولہ للصحابۃ، صفحہ 48، مکتبۃ العلمیہ، مدینہ منورہ)

امام احمد بن محمد بن حنبل کے بیٹے حضرت عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں "سالت ابی عن رجل شتم رجلا من اصحاب النبی ﷺ فقال: ما اراہ علی الاسلام۔" ترجمہ: میں نے اپنے والد گرامی سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی شخص کو سب وشتم کرے تو آپ نے فرمایا: میں اسے اسلام پر نہیں سمجھتا۔ (السنۃ الابی بکر الخلال، ذکر الروافض، جلد 3، صفحہ 493، رقم 782، دارالرایہ، ریاض)

امام ابوزرعہ عبید اللہ رازی (متوفی 264ھ) رحمۃ اللہ فرماتے ہیں "اذا رایت الرجل

ينتقص احدا من اصحاب رسول الله ﷺ فاعلم انه زنديق و ذلك ان الرسول ﷺ عندنا حق ، والقران حق ، وانما ادى الينا هذا القران والسنن اصحاب رسول الله ﷺ وانما يريدون ان يجرحوا شهودنا ليبطلوا الكتاب والسنة والجرح بهم اولى وهم زنادقة" ترجمہ: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی کی شان میں کمی کرتا ہے تو جان لو کہ وہ زندیق ہے اور یہ اس وجہ سے کہ ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ حق ہیں اور قرآن حق ہے اور بے شک ہمیں یہ قرآن وسنت رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ہی پہنچایا ہے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہمارے گواہوں پر جرح کریں تاکہ یہ قرآن وسنت کو باطل قرار دیدیں، لہٰذا یہ گستاخ جرح کے زیادہ حق دار ہیں اور یہ زندیق ہیں۔

(الکفایہ فی علم الروایہ، باب ماجاء فی تعدیل اللہ ورسولہ للصحابۃ، صفحہ 46۔ تاریخ دمشق، عبید اللہ بن عبد الکریم ۔۔۔، جلد 38، صفحہ 32، رقم 33۔ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، عبید اللہ بن عبد الکریم ۔۔، جلد 19، صفحہ 96۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، الفصل الثالث فی بیان حال الصحابۃ ۔۔ جلد 1، صفحہ 162-63)

امام ابو محمد سہل بن عبد اللہ تستری (متوفی 283ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں " لم یومن بالرسول من لم یوقر اصحابه ولم یعزاوامره " ترجمہ: جو اصحاب رسول ﷺ کی تعظیم نہیں کرتا وہ نہ تو رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ آپ ﷺ کے فرامین کی تعظیم کرتا ہے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الفصل السادس توقیر اصحابہ وبرھم ۔۔۔ جلد 2، صفحہ 125، المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، طبقات الصحابہ، الطبقۃ الثانیۃ عشر صبیان ادر کوا النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 706)

شمس الائمہ فقیہ ابو بکر محمد بن احمد سرخسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اصول سرخسی میں، شمس الدین محمد بن احمد ذہبی الکبائر میں، امام شہاب الدین احمد بن محمد (ابن حجر) شافعی الزواجر میں صحابہ پر طعن کرنے والے شخص کے بارے فرماتے ہیں (والنظم ھذا للاول)

"ھو ملحد منابذ للاسلام دواؤہ السیف ان لم یتب "ترجمہ: وہ بے دین، اسلام سے دور ہے، اگر وہ توبہ نہ کرے تو (حاکم اسلام کے پاس) اس کا علاج تلوار ہے۔
(اصول السرخسی، فصل فی حدوث الخلاف بعد الاجماع باعتبار معنی حادیث، جلد 2، صفحہ 134، دارالمعرفۃ، بیروت)

مشاجرات صحابہ کا حکم:

مشاجرات صحابہ کے حوالے سے ہمیں سکوت کا حکم ہے۔ حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی (متوفی 505ھ) قدس سرہ فرماتے ہیں: "ما جری بین معاویۃ وعلی رضی اللہ عنھما کان مبنیاً علی الاجتھاد ۔۔۔ وقد قال أفاضل العلماء کل مجتھد مصیب وقال قائلون المصیب واحد ولم یذھب إلی تخطئۃ علی ذو تحصیل أصلاً "ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے درمیان جو معاملہ ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور افضل ترین علماء نے کہا ہر مجتہد مصیب ہے اور بہت سارے علماء نے کہا کہ مصیب ایک ہی ہے اور کسی بھی صاحب علم نے حضرت علی کو اصلا خطا پر قرار نہیں دیا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب قوائد العقائد، الفصل الثالث، جلد 1، صفحہ 115، دارالمعرفۃ، بیروت)

غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی (متوفی 561ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
"حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جو لڑائی ہوئی اس حوالے سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے نص فرمائی ہے کہ اس بارے میں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان ہونے والے مشاجرات میں سے کسی کے بارے میں کلام نہ کیا جائے، اس معاملہ میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حق پر تھے، ان کے پاس لڑائی کا جواز موجود تھا۔ اسی طرح ان کے مقابل افراد کے پاس بھی لڑائی کا جواز موجود تھا۔"

پھر فرماتے ہیں "فأحسن أحوالنا الإمساك فی ذلك، و ردھم إلی اللہ ۔عزوجل۔ وھو أحکم

الحاكمين وخير الفاصلين، والاشتغال بعيوب أنفسنا وتطهير قلوبنا من أمهات الذنوب وظواهرنا من موبقات الأمور.

وأما خلافة معاوية بن أبي سفيان رضی الله عنه فثابتة صحيحة بعد موت علی رضی الله عنه وبعد خلع الحسن بن علی رضی الله عنهما نفسه من الخلافة وتسليمها إلی معاوية لرأی رآه الحسن ومصلحة عامة تحققت له، وهی حقن دماء المسلمين وتحقيق قول النبی -صلی الله عليه وسلم- فی الحسن - رضی الله عنه-: «إن ابنی هذا سيد يصلح الله تعالی به بين فئتين عظيمتين». فوجبت إمامته بعقد الحسن له، فسمی عامه عام الجماعة، لارتفاع الخلاف بين الجميع واتباع الكل لمعاوية -رضی الله عنه-، لأنه لم يكن هناك منازع ثالث فی الخلافة. وخلافته مذكورة فی قول النبی -صلی الله عليه وسلم-" ترجمہ: لہٰذا ہمارے لیے اس سلسلہ میں سب سے بہتر یہ ہے کہ اس معاملہ میں خاموش رہیں، ان کے معاملے کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹا دیں، (اور وہ سب سے بڑا حاکم اور بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔) اور اپنے عیوب تلاش کرنے، اپنے دلوں کو بڑے بڑے گناہوں اور اپنے ظاہر کو تباہی انگیز کاموں سے پاک وصاف کرنے میں مشغول ہو جائیں۔

بہر حال حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی خلافت تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دستبردار ہو کر حضرت معاویہ کو سپرد کرنے کے بعد درست ثابت ہو گئی تھی، اس رائے کی وجہ سے جو امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ رکھتے تھے اور اس مصلحت عامہ کی وجہ سے جو آپ کے پیش نظر تھی اور وہ مسلمانوں کے خون کی حفاظت اور حضور نبی کریم ﷺ کے

حضرت امام حسن کے حق میں اس فرمان کو پورا کرنا تھا کہ بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا۔پس امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عقد کرنے کی وجہ سے ان کی امامت واجب ہوگئی۔تو اس سال کو سب کے درمیان سے اختلاف ختم ہو جانے اور سب کے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتباع کرنے کی وجہ سے عام الجماعت کے نام سے موسوم کیا گیا۔کیونکہ وہاں خلافت میں کوئی تیسرا جھگڑا کرنے والا نہیں تھا،اور ان کی خلافت حضور ﷺ کے فرمان میں موجود تھی۔

(غنیۃ الطالبین،القسم الثانی فی العقائد،فصل فی فضل الامۃ۔۔۔،جلد1،صفحہ 162 دارالکتب العلمیہ،بیروت)

شیخ عبد الوہاب شعرانی حنفی (متوفی 973ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”المبحث الرابع والاربعون:فی بیان وجوب الکف عما شجر بین الصحابۃ ووجوب اعتقادانهم ماجورون۔وذلك لانهم كلهم عدول باتفاق اهل السنة۔۔۔وكل ذلك وجوبا لاحسان الظن بهم وحملا لهم فی ذلك علی الاجتهادفان تلك امور مبناها علیه وكل مجتهد مصیب او المصیب واحد والمخطی معذور بل ماجور۔۔۔لا التفات الی ماینذ کرہ بعض اهل السیرفان ذلك لایصح وان صح فله تاویل صحیح وما احسن قول عمربن عبد العزیز رضی الله عنه تلك دماء طهرالله تعالیٰ منها سیوفنا فلا تخضب لها السنتنا ،وكیف یجوز الطعن فی حملة دیننا وفیمن لم یاتنا خبرعن نبینا الا بواسطتهم فمن طعن فی الصحابة فقد طعن فی نفس دینه لا سیما الخوض فی امر معاویة وعمرو بن العاص واضرابهما۔۔۔فان مثل هذه المسالة۔۔دقیق ولا یحكم فیها لا رسول الله فانها مسالة نزاع بین اولادہ واصحابه۔۔۔فكل منهما مجتهد ماجور۔“ترجمہ:چوالیسویں بحث اس بیان میں ہے کہ صحابہ کے مشاجرات میں زبان کو بند رکھنا واجب ہے اور اس

بات کا اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ وہ سب ثواب کے مستحق ہیں۔ اور یہ اس وجہ سے کہ وہ سب اہل سنت کے اتفاق کے ساتھ عادل ہیں اور یہ تمام ان کے بارے حسن ظن رکھنے کو واجب کرتے ہوئے اور ان کے معاملہ کو اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ہے۔ بلا شبہہ ان امور کی بنیاد اجتہاد ہی ہے اور ہر مجتہد مصیب ہے یا ایک مصیب ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ماجور ہے۔ اور اہل سیر نے جو ذکر کیا اس کی طرف توجہ نہ کی جائے کیونکہ وہ صحیح نہیں ہے اور اگر صحیح ہو تو پھر اس کی اچھی تاویل ہے اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا قول کتنا اچھا ہے: اللہ تعالیٰ نے اس خون سے ہماری تلواروں کو پاک رکھا ہے تو تم اپنی زبانیں اس سے نہ رنگو۔ اور ان ہستیوں کے بارے کیسے طعن جائز ہو سکتا ہے جنھوں نے دین اپنے کندھوں پر لادا اور ہم تک پہنچایا۔ ہمیں نبی کریم ﷺ کی طرف سے جو بھی خبر پہنچی تو وہ انھی کے واسطے سے پہنچی ہے لہٰذا جس نے صحابہ پر طعن کیا اس نے اپنے دین پر طعن کیا۔ بالخصوص حضرت معاویہ، حضرت عمرو بن عاص اور ان جیسے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے معاملہ میں مشغول ہونا۔ صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کے درمیان ہونے والی غلط فہمیوں کا معاملہ نہایت نازک اور دقیق ہے اس میں رسول اللہ ﷺ کے بغیر کوئی شخص فیصلہ دینے کی جرات نہ کرے، اس لیے کہ یہ مسئلہ حضور کی اولاد اور حضور کے صحابہ کا ہے۔ دونوں ہستیاں مجتہد ہیں اور دونوں کو اجر ملے گا۔

(الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر، المبحث الرابع والاربعون، جلد 2، صفحہ 445، داراحیاء التراث العربی)

علامہ عبد العزیز بن احمد ملتانی پرہاروی (متوفی 1239ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"ذکر کثیر من المحققین ان ذکرہ حرام مخافۃ ان یؤدی الی سؤ الظن ببعض الصحابۃ ویعضدہ الحدیث المرفوع: لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر۔۔۔۔۔وانما اضطر اھل السنۃ الی ذکر تلك القصص لان المبتدعۃ اخترعوا فیھا مفتریات واکاذیب حتی ذھب بعض المتکلمین الی ان روایات التشاجر کلھا کذب۔ونعم القول ھو، الا ان بعضھا ثابت بالتواتر واجمع اھل السنۃ والجماعۃ علی تاویل ماثبت منھا تخلیصا للعامۃ عن الوساوس والھواجس واما مالم یقبل التاویل فھو مردود۔فان فضل الصحابۃ وحسن سیرتھم واتباعھم الحق ثابت بالنصوص القاطعۃ واجماع اھل الحق فکیف یعارضہ روایۃ الاحاد، سیما من الروافض المتعصبۃ الکذابین" ترجمہ: کثیر محققین نے ذکر کیا ہے کہ مشاجرات صحابہ کا ذکر حرام ہے کیونکہ اس میں اندیشہ ہے کہ یہ بعض صحابہ کے بارے میں بدگمانی کا باعث ہوگا۔ اور اس موقف کی تائید حدیث مرفوع سے ہوتی ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) مجھے میرے صحابہ کے بارے میں کوئی ایسی چیز نہ بتاؤ، میں چاہتا ہوں کہ میں تمھارے پاس اس حال میں آؤ کہ میرا سینہ صاف ہو۔ بے شک اہل سنت کو یہ واقعات ذکر کرنے میں مجبور کر دیا گیا کیونکہ بدعتیوں نے اس میں کئی بہتان اور جھوٹی باتیں گڑھ لیں۔ یہاں تک کہ بعض متکلمین نے یہ موقف اختیار کیا کہ مشاجرات کی تمام روایات جھوٹ ہیں اور یہ کتنا اچھا قول ہے مگر یہ کہ ان میں سے بعض امور تواتر سے ثابت ہیں اور اہل سنت وجماعت کا اجماع ہے کہ ان میں سے جو امور ثابت ہیں ان کی تاویل کی جائے گا تاکہ عامۃ الناس کو وسوسوں سے بچایا جاسکے اور بہر حال جو قابل تاویل نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ بے شک صحابہ کی فضیلت، ان کی حسن سیرت اور ان کا حق کی پیروی کرنا

قطعی نصوص اور اہل حق کے اجماع سے ثابت ہے تو یہ اخبار احاد ان کے مقابل کیسے آسکتی ہیں بالخصوص متعصب کذاب رافضیوں کی روایات۔

(الناھیۃ عن طعن امیر المؤمنین معاویۃ، فصل فی النھی عن ذکر التشاجر، صفحہ 23، غراس للنشر والتوزیع، کویت)

امام ابن حجر ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" والحاصل ان ماوقع بین الصحابة رضوان الله عليهم اجمعين من القتال مقصور على الدنيا فقط ، واما فى الاخرة فكلهم مجتهدون مثابون ،وانما التفاوت بينهم فى الثواب ،اذ من اجتهد واصاب كعلى كرم الله وجهه واتباعه له اجران بل عشرة اجور، كما فى رواية ومن اجتهد واخطا كمعاوية رضى الله عنه له اجر واحدة منهم ،كلهم ساعون فى رضا الله وطاعته بسب ظنونهم واجتهادهم الناشئة عن سعة علومهم التى منحوها من نبيهم ومشافهم صلى الله وسلم عليه وعليهم فتفطن لذلك ان اردت السلامة فى دينك من الفتن والابتداع والعناد والمحن ،والله الهادى الى سواء السبيل وهو حسبنا ونعم الوكيل ۔ترجمہ: خلاصہ کلام یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان جو قتال ہوا وہ فقط دنیا پر ہی محصور ہے، بہر حال آخرت کے معاملہ میں وہ سب مجتہد و ثواب کے مستحق ہیں البتہ ان کے درمیان ثواب میں فرق ضرور ہے کیونکہ جس نے اجتہاد کیا اور درستگی کو پالیا جیسے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور آپ کے پیروکار، ان کے لیے دو اجر ہیں بلکہ دس اجر ہیں جیسا کہ ایک روایت میں ہے اور جس نے اجتہاد کیا اور خطا کی جیسے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، ان کے لیے ایک اجر ہے۔ یہ تمام اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب تھے اور انھوں نے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو علوم حاصل کئے ان کی روشنی میں اپنے اجتہاد و گمان میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر رہے

تھے۔اگر تو دین میں فتنوں ،بدعتوں ،عناد اور ضیاع سے سلامتی چاہتا ہے تو اس پر متنبہ رہ۔اور اللہ تعالیٰ ہی درست راہ کی ہدایت دینے والا ہے اور وہ ہمیں کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ (تطہیر الجنان، مقدمۃ الکتاب فی فضل الصحابۃ رضی اللہ عنہم، صفحہ 34، دار الصحابہ للتراث)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ ہم سے بغاوت کرنے والے ہمارے بھائی ہیں۔یہ لوگ نہ کافر ہیں نہ فاسق۔کیونکہ ان کے پاس تاویل موجود ہے جو انھیں کافراور فاسق کہنے سے روکتی ہے۔اہل سنت اور رافضی دونوں حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ لڑائی کرنے والوں کو خطاء پر سمجھتے ہیں اور دونوں حضرت امیر کے حق پر ہونے کے قائل ہیں لیکن اہل سنت حضرت امیر سے جنگ کرنے والوں کے حق میں محض خطا کے لفظ سے زیادہ سخت الفاظ استعمال کرنا جائز نہیں سمجھتے اور زبان کو ان کے طعن و تشنیع سے بچاتے ہیں اور حضرت خیر البشر علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابی ہونے کا حیاء کرتے ہیں۔''

(مکتوبات (اردو)، مکتوب 36، جلد 2، صفحہ 95، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ''(۱) اہلسنت کے عقیدہ میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعظیم فرض ہے اور ان میں سے کسی پر طعن حرام اور انکے مشاجرت میں خوض ممنوع، حدیث میں ارشاد: اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔یعنی جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے، (بحث وخوض سے) رُک جاؤ۔ت

(المعجم الکبیر حدیث ۱۴۲۷ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۲ / ۹۶)

رب عزوجل کہ عالم الغیب والشہادہ ہے اس نے صحابہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو قسمیں فرمائیں: مومنین قبل الفتح: جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے راہِ خدا میں خرچ

وجہاد کیا۔ اور مومنین بعد الفتح: جنہوں نے بعد کو۔ فریق اول کو دوم پر تفضیل عطا فرمائی کہ: لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا۔ یعنی تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا، وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا۔ ت

(القرآن الکریم ۵۷/ ۱۰)

اور ساتھ ہی فرمادیا۔ وکلا وعد الله الحسنی ۔ دونوں فریق سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔ اور ان کے افعال پر جاہلانہ نکتہ چینی کا دروازہ بھی بند فرمادیا کہ ساتھ ہی ارشاد ہوا۔ والله بما تعملون خبیر۔ اللہ کو تمہارے اعمال کی خوب خبر ہے، یعنی جو کچھ تم کرنے والے ہو وہ سب جانتا ہے باایں ہمہ تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا خواہ سابقین ہوں یالاحقین۔

اور یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھئے کہ مولی عزوجل جس سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا اُس کے لیے کیا فرماتا ہے: ان الذین سبقت لھم منّا الحسنٰی اولئك عنھا مبعدون لایسمعون حسیسھا وھم فیما اشتھت انفسھم خٰلدون لایحزنھم الفزع الاکبرو تتلقّٰھم الملئٰکة ھذا یومکم الذی کنتم توعدون ۔ یعنی بے شک جن سے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دُور رکھے گئے ہیں اس کی بھنک تک نہ سُنیں گے اور وہ اپنی من مانتی مرادوں میں ہمیشہ رہیں گے، اُنہیں غم میں نہ ڈالے گی بڑی گھبراہٹ، فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

(القرآن الکریم ۲۱/ ۱۰۱ - ۱۰۳)

سچا اسلامی دل اپنے رب عزوجل کا یہ ارشاد عام سن کر کبھی کسی صحابی پر نہ سوءِ ظن کر سکتا ہے نہ اس کے اعمال کی تفتیش۔ بفرض غلط کچھ بھی کیا تم حاکم ہو یا اللہ؟ تم زیادہ جانو یا اللہ؟ ء انتم اعلم ام اللہ؟ (کیا تمہیں علم زیادہ ہے یا اللہ تعالے کو؟ت) دلوں کی جاننے والا سچا حاکم یہ فیصلہ فرماچکا کہ مجھے تمہارے سب اعمال کی خبر ہے، میں تم سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا۔ اس کے بعد مسلمان کو اس کے خلاف کی گنجائش کیا ہے؟ ضرور ہر صحابی کے ساتھ حضرت کہا جائے گا، ضرور رضی اللہ تعالی عنہ کہا جائے گا، ضرور اس کا اعزاز واحترام فرض ہے۔ ولو کرہ المجرمون (اگرچہ مجرم بُرا مانیں۔ت)

(۲) اُس کا جواب بھی جواب اوّل سے واضح ہوچکا، بلاشبہہ اُن کی خطا خطائے اجتہادی تھی اور اس پر الزامِ معصیت عائد کرنا اس ارشاد الٰہی کے صریح خلاف ہے۔

(فتاوری رضویہ، جلد29، صفحہ 227-28، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اھلِ خیر وصلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفا کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے۔ مثلاً حضرت امیرِ معاویہ اور اُن کے والدِ ماجد حضرت ابو سفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہند، اسی طرح حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص، وحضرت مغیرہ بن شعبہ، وحضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنھم، حتیٰ کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھوں نے قبلِ اسلام حضرت سیّدنا سید

الشہدا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور بعدِ اسلام اَخبث الناس خبیث مُسَیلِمَہ کذّاب ملعون کو واصلِ جہنم کیا۔ وہ خود فرمایا کرتے تھے: کہ میں نے خیر النّاس و شر النّاس کو قتل کیا۔ اِن میں سے کسی کی شان میں گستاخی ‘تبرّا’ ہے اور اِس کا قائل رافضی اگرچہ حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔ کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے باہم جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے۔ مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔ تمام صحابہ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بِھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انھیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم انبیا نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ ورسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے خلاف ہے۔ اللہ عزوجل نے سورہ حدید میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں مومنین قبلِ فتحِ مکہ اور بعدِ فتحِ مکہ اور اُن کو اِن پر تفضیل دی اور فرمادیا: ﴿وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ﴾ سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔ ساتھ ہی ارشاد فرمادیا: ﴿وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾

اللہ خوب جانتا ہے، جو کچھ تم کرو گے۔

توجب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب سے ہم جنتِ بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُن کی کسی بات پر طعن کرے...؟ کیا طعن کرنے والا اللہ (عزوجل) سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے، اُن کا مجتہد ہونا حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیثِ صحیح بخاری میں بیان فرمایا ہے، مجتہد سے صواب و خطا دونوں صادر ہوتے ہیں۔ خطا دو قسم ہے: خطاء عنادی، یہ مجتہد کی شان نہیں اور **خطاء اجتہادی، یہ مجتہد سے ہوتی ہے اور اِس میں اُس پر عند اللہ اصلاً مؤاخذہ نہیں۔ مگر احکامِ دنیا میں وہ دو قسم ہے:** خطاء مقرر کہ اس کے صاحب پر انکار نہ ہو گا، یہ وہ خطاء اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو جیسے ھمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا۔

دوسری خطاء منکَر: یہ وہ خطاء اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائے گا کہ اس کی خطا باعثِ فتنہ ہے۔ حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیّدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے خلاف اسی قسم کی خطا کا تھا اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈِگری اور امیرِ معاویہ کی مغفرت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ 1، صفحہ 252-256، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

معلوم ہوا کہ اگرچہ خطائے اجتہادی کی دنیاوی احکام میں دو اقسام ہیں لیکن عند اللہ ان دونوں میں سے کسی پر کوئی مواخذہ وگناہ نہیں بلکہ عند اللہ مجتہد کو اس پر بھی ایک اجر ملتا ہے جیسا کہ حدیث پاک اور دیگر کتب کے حوالے سے اس کو ذکر کر دیا گیا ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنے والے کے بارے میں چند اکابرین کی عبارات:

اب خاص طور پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کی حرمت ومذمت کے بارے اکابرین اہل سنت کی چند عبارات ذکر کی جاتی ہیں۔ امام مالک بن انس (متوفی 179ھ) کا مشہور مذہب قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں "قال مالك رحمه الله من شتم النبي صلى الله عليه وسلم قتل ومن شتم أصحابه أدب وقال أيضا من شتم أحدا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أبا بكر أو عمر أو عثمان أو معاوية أو عمرو بن العاص فإن قال كانوا على ضلال وكفر قتل وإن شتمهم بغير هذا من مشاتمة الناس نكل نكالا شديدا" ترجمہ: حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی اسے قتل کر دیا جائے اور جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سب وشتم کیا اسے سزا دی جائے۔ نیز یہ فرمایا کہ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت معاویہ یا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی کو سب وشتم کیا، اگر یہ کہے کہ یہ صحابہ گمراہی اور کفر پر تھے

تو اسے قتل کر دیا جائے اور اگر اس کے علاوہ کوئی گستاخی کرے تو سخت عبرتناک سزا دی جائے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، القسم الرابع، الباب الثالث، الفصل العاشر، جلد 2، صفحہ 652، دار الفیحاء، عمان)

امام صاحب کے اسی فرمان کے تحت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے "پس معلوم شد کہ شتم او را از کبائر دانستہ حکم بہ قتل شاتم او کردہ وایضا شتم او را در رنگ شتم ابی بکر وعمر وعثمان ساختہ است۔" ترجمہ: پس معلوم ہوا کہ امام مالک کے نزدیک سیدنا معاویہ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اسی لیے آپ نے اس کے مرتکب کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور ایسے ہی آپ کے نزدیک سیدنا معاویہ کو گالی دینا اتنا ہی بڑا جرم ہے جتنا سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان کو گالی دینا ہے۔

(مکتوبات امام ربانی، مکتوب نمبر 251، جلد 1، صفحہ 479، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

امام شہاب الدین احمد بن محمد خفاجی حنفی (متوفی 1069ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ومن یکن یطعن فی معاویة فذاك كلب من كلاب الهاوية"

یعنی جو حضرت معاویہ پر طعن کرے تو وہ جہنمی کتوں میں سے کتا ہے۔

(نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض، القسم الثانی فیما یجب علی الانام من حقوقہ ﷺ، فصل ومن توقیرہ ﷺ وبرہ، جلد 4، صفحہ 525)

اعلیحضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "ای للامیر معاویة رضی الله عنه اما عند اهل الحق فاستقامة الخلافة له رضی الله تعالیٰ عنه من یوم صلح السید المجتبی صلی الله تعالیٰ علی جده الكريم وابيه وعليه وعلی امه واخيه وسلم۔" ترجمہ: بہر حال اہل حق کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ کے لیے اس دن سے خلافت مستحکم ہو گئی جس دن

حضرت امام مجتبی امام حسن صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وابیہ وعلیہ وعلی امہ واخیہ وسلم نے صلح کی۔

اس کے بعد آپ رحمہ اللہ تعالیٰ امام حسن اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح والی حدیث بخاری نقل کرکے فرماتے ہیں "وبہ ظھر ان الطعن علی الامیر معاویۃ طعن علی الامام المجتبی بل علی جدہ الکریم ﷺ بل علی ربہ عزوجل"

ترجمہ: اسی سے ظاہر ہوگیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنا درحقیقت امام مجتبی پر طعن کرنا ہے بلکہ یہ ان کے جد کریم رسول اللہ ﷺ پر طعن کرنا ہے بلکہ یہ تو اللہ عزوجل پر طعن کرنا ہے۔

اس کے بعد اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "کیونکہ مسلمانوں کی باگ ڈور کسی غلط آدمی کے ہاتھ میں دینا اسلام اور مسلمین کے ساتھ خیانت ہے اور اگر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلط ہیں جیسا کہ طعن کرنے والے کہہ رہے ہیں تو پھر اس خیانت کے مرتکب معاذ اللہ امام حسن مجتبی ٹھہریں گے اور رسول اللہ ﷺ کی اس خیانت پر رضا لازم آئے گی اور یہ وہ ہستی ہے جس کی شان میں وماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی وارد ہے۔ **یہ جملے اس شخص کو فائدہ دیں گے جس کے لیے اللہ نے ہدایت کا ارادہ فرمالیا۔**

(المستند المعتمد مع المعتقد المنتقد، صفحہ 192-193، برکاتی پبلشر، کراچی)

ایک دوسرے مقام پر ان لوگوں کا رد کرتے ہوئے جو بعض روایات کی بنا پر سیدنا معاویہ وغیرہ اجلہ صحابہ پر طعن کرتے ہیں' اعلی حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں: "فائدہ

۲: مہمہ عظیمہ (مشاجرات صحابہ میں تواریخ وسیر کی موحش حکایتیں قطعاً مردود ہیں)
افادہ ۲۳ پر نظر تازہ کیجئے وہاں واضح ہوچکا ہے کہ **کتبِ سیر میں کیسے کیسے مجروحوں مطعونوں شدید الضعفوں کی روایات بھری ہیں وہیں کلبی رافضی متہم بالکذب کی نسبت سیرت عیون الاثر کا قول گزرا کہ اُس کی غالب روایات سیر وتواریخ ہیں** جنہیں علما ایسوں سے روایت کرلیتے ہیں وہیں سیرت انسان العیون کا ارشاد گزرا کہ سیر موضوع کے سوا ہر قسم ضعیف وسقیم وبے سند حکایات کو جمع کرتی ہے پھر انصافاً یہ بھی انہوں نے سیر کا منصب بتایا جو اُسے لائق ہے کہ موضوعات تو اصلاً کسی کام کے نہیں اُنہیں وہ بھی نہیں لے سکتے ورنہ بنظر واقع سیر میں بہت اکاذیب واباطیل بھرے ہیں کما لا یخفی۔

بہر حال فرق مراتب نہ کرنا اگر جنون نہیں تو بدمذہبی ہے، بدمذہبی نہیں تو جنون ہے۔ سیر جن بالائی باتوں کے لئے ہے اُس میں حد سے تجاوز نہیں کرسکتے اُس کی روایات مذکورہ کسی حیض ونفاس کے مسئلہ میں بھی سننے کی نہیں نہ کہ معاذاللہ اُن واہیات ومعضلات وبے سروپا حکایات سے صحابہ کرام حضور سید الانام علیہ وعلٰی آلہٖ وعلیہم افضل الصّلاۃ والسلام پر طعن پیدا کرنا، اعتراض نکالنا، اُن کی شانِ رفیع میں رخنے ڈالنا کہ اس کا ارتکاب نہ کرے گا مگر گمراہ بددین، مخالف ومضاد حق تبیین۔ آج کل کے بدمذہب مریض القلب منافق شعار ان جزافات سیر وخرافات تواریخ وامثالہا سے حضرات عالیہ خلفائے راشدین وام المومنین وطلحہ وزبیر ومعاویہ وعمرو بن العاص ومغیرہ بن شعبہ وغیر ہم اہلبیت وصحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے مطاعن مردودہ اور ان کے باہمی مشاجرات میں موحش ومہمل حکایات بیہودہ جن میں اکثر تو سرے سے کذب وواحض اور بہت الحاقات ملعونہ روافض چھانٹ لاتے اور اُن سے قرآن عظیم وارشاداتِ مصطفی

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واجماعِ اُمّت واساطین ملّت کا مقابلہ چاہتے ہیں۔ **بے علم لوگ اُنہیں سُن کر پریشان ہوتے یا فکر جواب میں پڑتے ہیں اُن کا پہلا جواب یہی ہے کہ ایسے مہملات کسی ادنٰی مسلمان کو گنہگار ٹھہرانے کیلئے مسموع نہیں ہوسکتے نہ کہ اُن محبوبانِ خدا پر طعن جن کے مدائح تفصیلی خواہ اجمالی سے کلام اللہ وکلام رسول اللہ مالامال ہیں** جل جلالہ، وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ امام حجۃ الاسلام مرشد الانام محمد محمد محمد غزالی قدسہ سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں: "لاتجوز نسبۃ مسلم الی کبیرۃ من غیر تحقیق نعم یجوز ان یقال ان ابن ملجم قتل علیا فان ذلك یثت متواترا"یعنی کسی مسلمان کو کسی کبیرہ کی طرف بے تحقیق نسبت کرنا حرام ہے، ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم نے امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ کو شہید کیا کہ یہ بتواتر ثابت ہے۔ت

(احیاء علوم الدین کتاب آفات اللسان الآفۃ الثامنۃ: اللعن، مطبعۃ المشہد الحسینی القاہرہ ۳ /۱۲۵)

حاش للہ اگر مورخین وامثالہم کی ایسی حکایات ادنٰی قابلِ التفات ہوں تو اہل بیت وصحابہ درکنار خود حضرات عالیہ انبیاء ومرسلین وملٰئکہ مقربین صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہم اجمعین سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہے کہ ان مہملات مخذولہ نے حضرات سعاداتنا ومولنا آدم صفی اللہ وداوٗد خلیفۃ اللہ وسلیمان نبی اللہ ویوسف رسول اللہ سے سید المرسلین محمد حبیب اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم تک سب کے بارہ میں وہ وہ ناپاک بیہودہ حکایات موحشہ نقل کی ہیں کہ اگر اپنے ظاہر پر تسلیم کی جائیں تو معاذاللہ اصل ایمان کو رد بیٹھنا ہے۔ ان ہولناک اباطیل کے بعض تفصیل مع رد جلیل کتاب مستطاب شفا شریف امام قاضی عیاض اور اس کی شروح وغیرہا سے ظاہر۔ لاجرم ائمہ ملّت وناصحانِ اُمت نے تصریحیں فرمادیں کہ ان جہال وضلال کے مہملات اور سیر وتواریخ کی حکایت پر ہرگز کان نہ رکھا جائے شفا وشروح شفا وشرح مواہب ومدارج شیخ محقق وغیرہا میں

بالاتفاق فرمایا، جسے میں صرف مدارج النبوۃ سے نقل کروں کہ عبارت فارسی ترجمہ سے غنی اور کلمات ائمہ مذکورین کا خود ترجمہ ہے فرماتے ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ ”از جملہ توقیر وبر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توقیر اصحاب وبر ایشاں است وحسن ثنا ورعایت ادب بایشاں ودُعا واستغفار مرایشاں راوحق است مرکسے راکہ ثنا کردہ حق تعالیٰ بروے وراضی ست ازوے کہ ثنا کردہ شود بروے وسب وطعن ایشاں اگر مخالف ادلہ قطعیہ است، کفر والا بدعت وفسق، وھمچنیں امساک وکف نفس از ذکر اختلاف ومنازعات ووقائع کہ میان ایشاں شدہ وگزشتہ است واعراض واضراب از اخبار مورخین وجھلہ رواۃ وضلال شیعہ وغلاۃ ایشاں ومبتدعین کہ ذکرقوادح وزلالت ایشاں کنند کہ اکثر آں کذب وافترا است وطلب کردن در آنچہ نقل کردہ شدہ است از ایشاں ازمشاجرات ومحاربات باحسن تاویلات واصوب خارج وعدم ذکر ھیچ یکے ازیشاں بہ بدی وعیب بلکہ ذکر حسنات وفضائل وعمائد صفات ایشاں ازجہت آنکہ صحبت ایشاں بآنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقینی ست وماورائے آں ظنی است وکافیست دریں باب کہ حق تعالیٰ برگزید ایشاں رابرائے صحبت حبیبہ خود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طریقہ اھل سنّت وجماعت دریں باب این است درعقائد نوشتہ اند لاتذکر احدا منھم الابخیرٍ وآیات واحادیث کہ درفضائل صحابہ عموماً وخصوصاً واقع شدہ است دریں باب کافی است۔ اہ مختصرا۔“ ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واحترام درحقیقت آپ کے صحابہ کا احترام اور ان کے ساتھ نیکی ہے ان کی اچھی تعریف اور رعایت کرنی چاہیے اور ان کے لئے دعا وطلبِ مغفرت کرنی چاہئے بالخصوص جس جس کی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی ہے اور اس سے راضی ہوا ہے اس سے وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے پس اگر ان پر طعن وسب کرنے والا دلائل قطعیہ کا منکر ہے تو کافر ورنہ بدعتی وفاسق، **اسی طرح ان کے درمیان جو اختلافات یا جھگڑے یا واقعات ہُوئے ہیں ان پر خاموشی اختیار کرنا ضروری ہے** اور ان

اخبار واقعات سے اعراض کیا جائے جو مورخین، جاہل راویوں اور گمراہ وغلو کرنے والے رافضیوں نے بیان کیے ہیں اور بدعتی لوگوں کے ان عیوب اور برائیوں سے جو خود ایجاد کرکے ان کی طرف منسوب کردیئے اور ان کے ڈگمگا جانے سے کیونکہ وہ کذب بیانی اور افترا ہے اور ان کے درمیان جو محاربات ومشاجرات منقول ہیں ان کی بہتر توجیہ وتاویل کی جائے، اور ان میں سے کسی پر عیب یا برائی کا طعن نہ کیا جائے **بلکہ ان کے فضائل، کمالات اور عمدہ صفات کا ذکر کیا جائے** کیونکہ حضور علیہ السلام کے ساتھ ان کی محبت یقینی ہے اور اس کے علاوہ باقی معاملات ظنی ہیں اور ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ تعالٰی نے انہیں اپنے حبیب علیہ السلام کی محبت کے لئے منتخب کرلیا ہے اہل سنت وجماعت کا صحابہ کے بارے میں یہی عقیدہ ہے اس لئے عقائد میں تحریر ہے کہ صحابہ میں سے ہر کسی کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کیا جائے اور صحابہ کے فضائل میں جو آیات واحادیث عموماً یا خصوصاً وارد ہیں وہ اس سلسلہ میں کافی ہیں اھ مختصراً (ت)

(مدارج النبوۃ وصل در توقیر حضور واصحاب وے صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱ /۳۱۳)

۔۔۔۔ تفصیل اس مبحث کی اُن رسائل فقیر سے لی جائے کہ مسئلہ حضرت امیر معٰویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ میں تصنیف کیے۔

(فتاوی رضویہ، جلد5، صفحہ 582-85، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

علامہ ابن کثیر شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وقال بعضهم: رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعنده ابوبكر وعمر وعثمان وعلى ومعاوية، اذ جاء رجل فقال عمر: يا رسول الله هذا يتنقصنا فكانه انتهره رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال يا رسول الله انى لاانتقص هؤلاء ولكن هذا، يعنى معاوية فقال ويلك وليس هو من اصحابى؟ قالها ثلاثا ثم اخذ رسول الله حربة فناولها معاوية فقال جابها فى لبته، فضربه بها وانتبهت فبكرت الى منزله فاذا ذلك الرجل قد اصابته الذبحة من

اللیل ومات وھو راشد الکندی ۔ "ترجمہ: بعض نے کہا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے پاس اس وقت حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذو النورین، حضرت مولا علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تھے، اچانک ایک شخص آیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ ہماری توہین کرتا ہے پس رسول اللہ ﷺ نے اسے ڈانٹا تو اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں ان کی توہین نہیں کرتا لیکن اس کی کرتا ہوں یعنی حضرت معاویہ کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیری بربادی کیا یہ میرے صحابی نہیں ہیں ؟ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک نیزہ حضرت معاویہ کو دیا اور فرمایا اس کو مار دو پس انھوں نے اس کو مار دیا۔ میں بیدار ہوا تو صبح اس کے گھر جا کر اس کی خبر لی تو معلوم ہوا کہ رات کو اسے کسی نے ذبح کر دیا اور وہ مر گیا ہے۔ اور وہ شخص راشد کندی ہے۔

(البدایہ والنہایہ، ترجمۃ معاویۃ وذکر شیئ من ایامہ۔۔۔، جلد 8، صفحہ 149، دار حیاء التراث العربی، بیروت)

صاحب لسان العرب علامہ ابن منظور نے یہ خواب محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ اور کہا ہے یہ بزرگ ابدال میں سے ہیں۔

(مختصر تاریخ دمشق، معاویۃ بن صخر ابن سفیان،۔۔ جلد 25، صفحہ 76، دار الفکر، بیروت)

انہی امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب قرشی (متوفی 244ھ) رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں حافظ ذہبی کہتے ہیں: یہ ثقہ امام، محدث اور فقیہ تھے۔ امام نسائی نے بھی انھیں ثقہ کہا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد 11، صفحہ 103-104، رقم 32، موسسۃ الرسالہ، بیروت)

سادات کو اس معاملہ میں استثنا حاصل نہیں :

اس معاملہ میں سادات کرام کے لیے بھی حکم شرعی وہی ہے جو سب مسلمانوں کے لیے ہے جیسا کہ شریعت کے عام اصول واعمال میں ہوتا ہے کہ ان کو بھی ان حضرات عالیہ کے بارے طعن کرنا جائز نہیں۔ اگر کوئی پیر جو سید ہو لیکن حضرت امیر معاویہ کے بارے میں بغض رکھتا ہو تو ایسے پیر کی بیعت کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ''جس کی گمراہی حدِ کفر تک نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ: مولیٰ علی کو شیخین سے افضل بتاتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا تفسیقیہ کہ بعض صحابہ کرام مثل امیر معاویہ وعمرو بن عاص وابو موسیٰ اشعری ومغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بُرا کہتے ہیں ان کے پیچھے نماز بکراہت شدیدہ تحریمیہ مکروہ ہے کہ انھیں امام بنانا حرام ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب۔''

(فتاویٰ رضویہ، جلد6، صفحہ 626، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صحابہ کرام کی تعظیم کے لازم ہونے اور ان پر طعن کے ممنوع ہونے کے بارے کئی سادات کرام کے فرامین آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ مزید ایک سید صاحب کا اپنا واقعہ پیش کرتا ہوں جس کو پڑھ کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ کتنا حساس معاملہ ہے کہ اگر یہاں کوئی سید صاحب بھی کوتاہی کریں تو ان کا بھی مواخذہ ہوگا چنانچہ حضرات القدس میں ہے: ''ایک سید صاحب نے بتایا کہ مجھے حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ سے جنگ کرنے والوں سے اور بالخصوص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہت اعراض تھا۔ ایک رات

حضرت مجدد کے مکتوبات کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اس میں یہ عبارت پڑھی: ”امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنے کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ کو برا کہنے کے برابر قرار دیا ہے۔“ اس عبارت سے میں آزردہ ہو گیا اور میں نے مکتوبات کو زمین پر ڈال دیا اور سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مجدد بہت غصے کی حالت میں تشریف لائے اور میرے دونوں کان اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر فرمایا کہ اے طفلِ نادان! تو ہماری تحریر پر اعتراض کرتا ہے اور ہمارے کلام کو زمین پر پھینکتا ہے۔ اگر تو ہماری بات پر یقین نہیں رکھتا تو چل تجھے حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں لے چلوں۔ آپ پھر اسی طرح کشاں کشاں مجھے ایک باغ میں لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ وہاں ایک عمارت میں تشریف رکھتے ہیں۔ حضرت مجدد نے اس بزرگ کے آگے تواضع کی تو اس بزرگ نے بہت خوشی کا اظہار کیا حضرت مجدد نے میری بات اس بزرگ کو بتائی پھر مجھ سے فرمایا کہ یہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) تشریف رکھتے ہیں۔ سنو کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔ میں نے سلام کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”خبردار ہزار بار خبردار کبھی بھی حضور انور ﷺ کے اصحاب سے اپنے دل میں بغض نہ رکھنا اور ان کے عیب زبان پر مت لانا کیونکہ ہم جانتے ہیں اور ہمارے بھائی ہی جانتے ہیں کہ ہم لوگ کس بات کو حق سمجھ کر اعراض کر رہے تھے۔ پھر حضرت مجدد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کی بات کا انکار مت کرنا۔“

اس خواب کے دیکھنے والے راوی (سید صاحب) نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ

عنہ کی اس نصیحت کے باوجود میرا دل ان بزرگوں کی بابت کدورت سے صاف نہیں ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مجدد سے فرمایا کہ اس شخص کا دل اب بھی صاف نہیں ہوا ہے۔ اس کو تھپڑ لگائیں۔ پھر حضرت مجدد نے پوری قوت سے میری گدی پر تھپڑ مارا۔ تو اسی وقت میرا دل اس کدورت سے صاف ہو گیا اور مجھے حضرت مجددا اور ان کے کلام سے عقیدت اور محبت پیدا ہو گئی۔

(حضرات القدس، جلد2، صفحہ 185، مکتبہ نعمانیہ، سیالکوٹ)

(5) معترض کی یہ بات بھی سراسر غلط اور سراپا جہالت ہے کیونکہ اکابرین اہل سنت نے ہر دور میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مستقل کتب لکھی ہیں۔ ان میں سے چند کتب کے نام ہم ذیل کی سطور میں ذکر کرتے ہیں:

(1) حلم معاویۃ۔۔۔ اس کے مصنف حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد (ابن ابی الدنیا) قرشی بغدادی (متوفی 281ھ) ہیں۔

(2) فضائل امیر المؤمنین معاویۃ بن ابی سفیان۔۔۔ اس کے مصنف امام ابو القاسم عبید اللہ بن محمد سقطی بغدادی (متوفی 406ھ) ہیں۔

(3) تطہیر الجنان واللسان عن الخطور والتفوہ بثلب سیدنا معاویۃ ابن ابی سفیان ۔۔۔ اس کے مصنف شیخ الاسلام حافظ ابو العباس احمد بن محمد (ابن حجر) مکی شافعی (متوفی 974ھ) ہیں۔

(4) ارشاد الصواب لمن وقع فی بعض الاصحاب۔۔۔ اس کے مصنف نعمان ثانی مخدوم عبد الواحد سیوستانی حنفی نقشبندی (متوفی 1224ھ) ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی نے کیا ہے۔

(5)الناھیۃ عن طعن امیر المؤمنین معاویۃ رضی اللہ عنہ۔۔۔اس کے مصنف عارف باللہ، شیخ عبد العزیز بن احمد پرہاروی (متوفی 1239ھ) ہیں۔

(6)البشری العاجلہ من تحف اجلہ۔

(7)الاحادیث الراویۃ لمدح الامیر معاویۃ

(8)عرش الاعزاز والاکرام لاول ملوک الاسلام

(9)ذب الاھواء

(10)الواھیۃ فی باب الامیر معویۃ

ان پانچوں رسائل کے مصنف امام اہل سنت امام احمد رضا خان (متوفی 1340ھ) ہیں۔

(11)النار الحامیہ لمن ذم المعاویہ۔۔۔اس کے مصنف مفسر قران مولانا نبی بخش بن محمد وارث (متوفی 1365ھ) ہیں۔

(12)امیر معاویہ پر ایک نظر۔۔۔اس کے مصنف مفتی احمد یار بن محمد یار خاں نعیمی حنفی (متوفی 1391ھ) ہیں۔

(13)صرف العنان عن مطاعن معاویۃ ابن ابی سفیان۔۔۔اس کے مصنف شیخ القران مفتی فیض احمد اویسی (متوفی 1431ھ) ہیں۔

(14)دشمنان امیر معاویہ کا علمی محاسبہ۔۔۔اس کے مصنف استاذ العلماء عمدۃ المحققین حضرت العلام مولانا محمد علی بن غلام محمد نقشبندی حنفی (متوفی 1418ھ) ہیں۔

(15)سیدنا امیر معاویہ اہل حق کی نظر میں ۔۔۔اس کے مصنف علامہ سید محمد عرفان بن حافظ الحدیث سید جلال الدین شاہ مشہدی حنفی ہیں۔

(16)اسکات الکلاب العاویہ بفضائل خال المؤمنین معاویۃ۔۔۔اس کے مصنف ابو معاذ محمود بن امام ہیں۔

(17)معاویۃ بن ابی سفیان شخصیتہ و عصرہ الدولۃ السفیانیۃ۔۔۔اس کے مصنف دکتور علی محمد صلابی ہیں۔

(18) من ھو معاویۃ ۔۔۔اس کے مصنف حضرت علامہ مولانا قاری محمد لقمان صاحب ہیں۔

(19)الافادات الرضویہ فی مدح الامیر معاویۃ۔۔۔اس کے مؤلف محترم جناب ڈاکٹر حامد علی علیمی صاحب ہیں۔

اس کے علاوہ بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کثیر کتب لکھی گئی ہیں۔ چالیس کے قریب کتب راقم الحروف کے پاس بھی موجود ہیں، اوراس فتوی کی تیاری میں ان میں سے بعض کتب سے استفادہ بھی کیا ہے بالخصوص "من ھو معاویہ ؟" سے۔ اللہ تعالیٰ علماء اہل سنت کی یہ کاوشیں قبول فرما کر انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت صحابہ کرام، تابعین اور علمائے سلف صالحین نے ان کی شان وعظمت بیان کی ہے۔ لہٰذا کسی تاریخ کی کتاب پڑھ کر یا کسی ایسے مولوی یا پیر کی بات سن کر جو بغض معاویہ میں مبتلا ہو اپنا عقیدہ حضرت امیر معاویہ کے خلاف بنالینا

بد بختی ہے۔ بغض معاویہ فی زمانہ بعض افراد سے درج ذیل صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے جن سے آگاہ ہو کر مسلمانوں کا بچنا ضروری ہے:

☆حضرت امیر معاویہ پر واضح طور پر طعن کرنا 'یہ رافضیوں کا وطیرہ رہا ہے اور رافضیوں کی صحبت میں رہنے والے بعض نام نہاد سنیوں میں بھی یہی بدعات دیکھی گئی ہیں۔

☆ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں اشارے کنائے سے اعتراضات کرنا جو کہ تفضیلی رافضیوں کا شیوہ ہے۔

☆حضرت امیر معاویہ کے مناقب بیان کرنے، ان کا عرس منانے پر بعض لوگ بلاوجہ خارجیوں جیسے اعتراض کرتے ہیں جو کہ بغض معاویہ کی دلیل ہے۔

☆حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرنے کا یہ غلط مطلب نکال لینا کہ اس میں حضرت علی المرتضیٰ کی توہین ہے حالانکہ اہل سنت کے اکابرین کی کتب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل سے مزین ہیں تو کیا ایسوں کے نزدیک معاذ اللہ یہ مطلب وہاں بھی نکالا جائے گا؟؟ ہرگز نہیں بلکہ کوئی بھی سچا عاشق رسول سنی کبھی بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گستاخ نہیں ہو سکتا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان و عظمت بیان کرنے میں یہ مقصد نہیں ہوتا کہ حضرت امیر معاویہ کا درجہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل یا برابر ہے بلکہ اس سے مقصود عقیدہ حقہ اہل سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت کا اظہار اور ان ذوات

قدسیہ سے بغض رکھنے والوں کی تردید ہوتا ہے،اور جو لوگ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی محبت کے ضمن میں بغض معایہ کا اظہار کرتے ہیں ان کو آشکار کرنا ہوتا ہے۔

☆عوام الناس کو دھوکہ دہی سے یہ باور کروانا کہ حضرت امیر معاویہ کے متعلق چودہ سو سال تک تمام علماء نے فقط سکوت کا حکم دیا ہے کسی نے بھی ان کی شان و عظمت بیان نہیں کی۔ جس کا غلط ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو چکا۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تمام اہل سنت کے علماء حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان و عظمت بیان کرتے تاکہ رافضیوں کے عقائد و نظریات کی تردید ہو لیکن افسوس بعض نام نہاد سنی صلح کلی مولوی رافضیت کو تقویت دینے کے لیے اپنے متعلقین کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت سے دور کرکے ان کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں۔ عوام اہل سنت کو چاہیے کہ ان بہروپیوں کو پہچانیں اور ان کے فتنوں سے دور رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے اور ہمارے ایمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اور ہمارے اسلاف کی طرح حب صحابہ واہل بیت پر ہمیں استقامت عطا فرمائے۔۔۔واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد سعید قادری

26 رمضان المبارک 1439ھ

بمطابق 11 جون 2018ء

اکابرین اہل سنت کی تصدیقات

(1)رئیس المناطقہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سلیمان رضوی صاحب،شاگرد محدث اعظم پاکستان، شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم انوار رضا،راولپنڈی

الجواب صحیح والمجیب مصیب

”لان الآیۃ کلا وعد اللہ الحسنی آیت میں کلا مفعول مقدم اور وعد اللہ میں فاعل مؤخر۔ قاعدہ: تقدیم ماحقہ التاخیر یفید الحصر والاختصاص۔نشان زدہ لفظ محل استدلال ہے لہٰذا سبھی اس میں داخل ہیں لہٰذا کسی صحابی کے بارے میں قول کرنا مزعومین کا نص پر عمل سے فرار آئے گا۔فافہم“

(مفتی) محمد سلیمان غفرلہ

دارالافتاء دارالعلوم انوار رضا

منگٹال،راولپنڈی، پاکستان

(2) شیخ الحدیث والفقہ مفتی محمد عبد العلیم سیالوی صاحب،شاگرد سید ابو البرکات شاہ صاحب، شیخ الحدیث و مفتی جامعہ نعیمیہ،لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم الجواب صحیح والمجیب مصیب

خادم العلماء محمد عبد العلیم سیالوی

جامعہ نعیمیہ،لاہور

یکم محرم الحرام 1440ھ

(3) شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الرزاق بھترالوی حطاروی صاحب، مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ جماعتیہ مہر العلوم، شکریال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ صحابی کی شان احادیث مبارکہ سے بہت واضح ہے، کوئی ولی صحابی کی گرد راہ کے برابر بھی نہیں۔ راقم نے "نجوم التحقیق" کے نام سے ایک کتاب اسی مسئلہ میں تحریر کی ہے۔ مفتی محمد سعید قادری مدظلہ العالی نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہی حق ہے، وہی اہل سنت کا مسلک ہے۔ اس کے خلاف اہل رفض کا مسلک ہے۔۔۔۔۔ عبد الرزاق بھترالوی، حطاوری

12-09-2018

(4) شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب، شیخ الحدیث ومفتی جامعۃ النور، کراچی

الجواب صحیح فقد أصاب من أجاب والحق أحق أن یتبع

المصدق محمد عطاء الله النعيمي غفر له

خادم دار الحديث ودار الافتاء جامعة النور

جمعية إشاعة أهل السنة (باكستان) كراتشي الآن في مكة المكرمة

(5) شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا پروفیسر ڈاکٹر مفتی محمد ظفر اقبال جلالی صاحب، مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ، اسلام آباد

درج بالا فتوی ملاحظہ کیا ہے جو قرآن وسنت اور سلف صالحین سے ثابت شدہ معتقدات کے عین مطابق ہے، اور دور حاضر میں اس فتوی سے راہنمائی لینا انتہائی ضروری اور مفید ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

(ڈاکٹر مفتی) محمد ظفر اقبال جلالی

(6)علامہ مولانا مفتی محمد عمران حنفی صاحب، مفتی و سینئر مدرس جامعہ نعیمیہ، لاہور

الجواب صحیح

(مفتی) محمد عمران غفرلہ

(7)علامہ مولانا مفتی محمد اکمل صاحب، مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ھذا التحقیق مزین بدلائل القرآن والاحادیث وباقوال المحدثین والفقہاء والصوفیاء

(مفتی) محمد اکمل قادری رضوی

شعبہ دارالافتاء والتحقیق

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

29 رمضان المبارک 1439ھ بمطابق 14 جون 2018

(8)علامہ مولانا مفتی ضمیر احمد مرتضائی صاحب، مفتی جامعہ ہجویریہ، لاہور

اصاب من اجاب

ضمیر احمد مرتضائی

خادم دارالافتاء جامعہ ہجویریہ، لاہور

(9)علامہ مولانا مفتی سید علی زین العابدین صاحب، مہتمم و مفتی جامعہ مدینۃ العلم، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ثم افضل الصلوۃ

واکمل التسلیمات علی افضل الانبیاء واکمل المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم بالاحسان الی یوم الدین۔ وبعد

ایھا القارئین ! ان سیدنا ومولینا رسول اللہ ﷺ حرم ان یسب احدا من اصحابہ کما رواہ الترمذی فی سننہ، قال ﷺ :لا تسبوا اصحابی۔وقال ﷺ ایضا:اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا۔فحق واجب علی جمیع امتہ الی یوم القیامۃ ان یکف لسانہ عن اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنھم لا تسبوھم ولا تنقصوھم لانھم مکرمون باکرام اللہ تعالیٰ وبرسولہ ﷺ وکذالک لایذکرون الا بخیر۔

ثم اعلم ! ان معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنھما صحابی جلیل وتکریمہ لازم لانہ اٰمن باللہ تعالی ورسولہ ﷺ وقد صحبہ عدد سنین ودعا لہ ﷺ:اللھم اھد بہ (رواہ الترمذی)وقال ابن عباس لمعاویۃ رضی اللہ عنھم انہ (ای معاویۃ)فقیہ۔وقال ایضا:انہ قد صحب النبی ﷺ۔

اقول وباللہ التوفیق:فی دعائہ لہ ﷺ وقول حبر ھذہ الامۃ منقبۃ عظیمۃ جلیلۃ ولھذا ثبت وحقق ان سب علی معاویۃ رضی اللہ عنہ حرام ومرتکبہ مرتکب الکبیرۃ والتوبۃ علیہ واجب۔ومع ذلک معلوم ان فی ایام المشاجرات ؛الحق مع امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔وانصح لجمیع اھل السنۃ والجماعۃ علماؤھم او عوام ان یکفوا لسانہ عن اصحابہ ﷺ۔ھذا العمل دلیل علی محبۃ اھل بیتہ ﷺ۔

قال اللہ تعالی:تلک امۃ قد خلت لھا ماکسبت ولکم ماکسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون۔

ثم اطلعت علی فتوی لاخی الفاضل العالم الاستاذ محمد سعید القادری مفتی بلاھورفی حمایۃ اصحاب رسول اللہ ﷺ واھل بیتہ خصوصا فی امیر المؤمنین معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ فوجدتہ حقا والحق احق ان یتبع۔ الھی وربی بارک لہ فی علمہ وصالح عملہ وقوۃ قلمہ۔ امین۔

کتبہ بقلمہ: المحتاج الی رب العلمین السید علی زین العابدین

من حفید الامام القدوۃ العارف سیدی شاہ ابو المعالی رحمہ اللہ

26 ذی الحج 1439ھ مطابق 2018-09-06

(10) صاحبزادہ پیر مفتی حسن علی قادری اشرفی صاحب، ناظم اعلی ومفتی دارالعلوم جامعہ حنفیہ، قصور

باسمہ تعالیٰ، الجواب صحیح والمجیب مصیب فللہ الحمد۔ قال الامام سیدی شہاب الدین احمد خفاجی حنفی علیہ الرحمہ "ومن یکن یطعن فی معاویۃ فذاک کلب من کلاب الھاویۃ" (نسیم الریاض شرح الشفاء)

لہذا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنے والے ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ وہ اپنے آپ کو خسارے کی کس وادی میں جھونک رہے ہیں؟

فقیر محمد حسن علی

دار العلوم جامعہ حنفیہ، قصور

11 ستمبر 2018

(11)علامہ مولانا صاحبزادہ مفتی میاں تنویر احمد صاحب ،آستانہ عالیہ کوٹلہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم.ھذا التحقیق مشتمل علی موقف اھل السنۃ فی صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لاسیما سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ. واحترز الفاضل المفتی محمد سعید قادری (مفتی بجامعۃ فخر العلوم المرتضائیہ النقشبندیہ بلاھور) فیہ من الافراط والتفریط بل سلک مسلک الاعتدال وھو مسلک اھل السنۃ.وھذا التحقیق مزین من ادلۃ القرآن والسنۃ واقوال السلف. ندعو اللہ تبارک وتعالی ان یھدی الناس بہ فی الدنیا. ویجعلہ ذریعۃ لنجاتہ فی الاخرۃ.

میاں تنویر احمد

آستانہ عالیہ کوٹلہ شریف

(12)حضرت علامہ مولانا محمد رفیق نقشبندی صاحب ،استاذ الحدیث جامعہ برکات العلوم،مغلپورہ،لاہور

اس فتوی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان صحابیت اور ان کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ حقیقی معنوں میں بیان کیا گیا۔اللہ رب العزت مفتی محمد سعید قادری صاحب کی اس عظیم کاوش کو اپنی جناب میں قبول فرمائے اور مفتی صاحب کو دین ودنیا کی کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

محمد رفیق نقشبندی

جامعہ برکات العلوم

(13)علامہ مولانا مفتی ضمیر احمد ساجد صاحب ، مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ ، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصدیق کی جاتی ہے کہ مصنف نے جو تحقیق پیش کی ہے وہ مبنی بر حقائق ہے۔ قرآن وسنت کے ناقابل تردید دلائل سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دفاع کیا ہے اور معتبرہ تاریخی حوالہ جات، محدثین اور فقہاء اسلام کا نقطہ نظر پیش کر کے امت مسلمہ کی صحیح راہنمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔

ھذا ما عندی والعلم عند اللہ تعالیٰ

ضمیر احمد ساجد

مدرسہ غوثیہ رضویہ، جامع مسجد سیدنا حسن

(14)علامہ مولانا مفتی شرف الدین صدیقی صاحب ، مفتی و سینئر مدرس جامعہ محمدیہ غوثیہ ضیاء العلوم،راولپنڈی

الجواب صحیح

جامعہ محمدیہ غوثیہ ضیاء العلوم

مولوی محلہ صدر راولپنڈی

(15)علامہ مولانا مفتی اسد محمود دستی صاحب، مفتی و سیئیر مدرس جامعہ جماعتیہ مہر العلوم، شکریال

جواب مبنی بر حقائق، عقائد حقہ کی غمازی، ائمہ محدثین وفقہاء کی ترجمانی اور امت

مصطفی کی اچھی رہنمائی اور اظہار صواب ہے۔اس معاملے میں استاذی مفتی عبد الرزاق صاحب کی تحقیق پر مبنی کتاب نجوم التحقیق بھی انفع ہے۔

ھذا ماعندی واللہ اعلم بالصواب الیہ مرجع والماب

(مفتی)اسد محمود ستی

جامعہ جماعتیہ مہر العلوم شکریال راولپنڈی

(16)علامہ مولانا مفتی محمد صدیق سعدی صاحب، مدرس انوار رضا، راولپنڈی

الجواب صحیح والمجیب مصیب ۔سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اسلام کے چھٹے خلیفہ راشد، جنہیں کار حکومت سنبھالنے کی بشارت نبی پاک نے "ملکہ بالشام" "واھدبہ" کے اشاروں سے عطا فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کی زمام حکومت کا اہل قرار دیا اور پھر حضرت امام حسن مجتبیٰ نے خلافت کا اہل سمجھ کر مسند خلافت عطا فرمائی۔ھذا من فضل ربی۔

راقم مفتی محمد صدیق سعدی

دارالافتاء انوار رضا، راولپنڈی

12-09-2018

(17)علامہ مولانا مفتی محمد افسر رضا میواتی صاحب، چھیتر میاں مسجد بمبئی بازار اندور مدھیہ پردیش ہند

الحمد للہ ثم الحمد للہ، دارالافتاء جامعہ فخر العلوم کا یہ تفصیلی فتوی جس میں سیدنا امیر

معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں اہل سنت کا موقف بیان کیا گیا ہے ناچیز نے اسکو بنظر غائر ملاحظہ کیا، الحمدللہ ثم الحمدللہ لفظ بلفظ ہمہ حق اور درست وباصواب پایا اور بڑی مسرت حاصل ہوئی وسکون قلب ملا۔

بارگاہ الہی میں عرض گزار ہوں کہ باری تعالی جامعہ فخر العلوم والوں کی ومعاونین کی سعی کو مشکور فرمائے اور اس تفصیلی فتوی کو بھی رب تبارک و تعالی شرف قبول سے مشرف فرمائے اور قوم کو فائدہ تامہ پہنچائے۔ آمین بحرمة نبينا المحترم صلى الله عليه وسلم وعلى آله واصحابه وبارك وسلم والحمد لله رب العلمين۔

فقیر محمد افسر رضا میواتی

خادم چھیتر میاں مسجد بمبئی بازار اندور مدھیہ پردیش ہند

(18)علامہ مولانا مفتی محمد معین الدین الأزہری صاحب، حضور افضل العلماء فاؤنڈیشن نئی دہلی انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح

فقط محمد معین الدین الأزہری

حضور افضل العلماء فاؤنڈیشن نئی دہلی انڈیا

(19)علامہ مولانا مفتی محمدّ سلمان رضا امجدی صاحب، توپسیہ کولکتہ بنگال انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح

محمدّ سلمان رضا امجدی

توپسیہ کولکتہ بنگال انڈیا

(20)علامہ مولانا مفتی ابو النعمان عطا محمد مشاہدی صاحب، مدرس و مفتی دار العلوم حشمت الرضا، پیلی بھیت شریف، یوپی، انڈیا

الجواب صحیح

فقیر ابو النعمان عطا محمد مشاھدی عفی عنہ

خادم التدریس والافتاء دار العلوم حشمت الرضا

3 محرم الحرام 1440ھ

(21) علامہ مولانا مفتی محمد عقیل احمد قادری حنفی صاحب، احمد آباد، گجرات، انڈیا

ماشاء اللہ میں نے مکمل پڑھا خوب پایا؛ اللہ جل شانہ مفتی صاحب قبلہ کے علم و عمل اور روزی میں بے پناہ برکت عطا فرمائے، آمین۔ الجواب صحیح

محمد عقیل احمد قادری حنفی

احمد آباد گجرات انڈیا

(22) علامہ مولانا مفتی محمد منظر رضا نوری صاحب، دار العلوم سراج الھدی، کمرڈی، ضلع شیموگہ، کرناٹک، ہند

قد صح الجواب

فقیر محمد منظر رضا نوری عفی عنہ

خادم التدریس دار العلوم سراج الھدی

عکسِ تصدیقات

... لوگ بلاوجہ خارجیوں جیسے اعتراض کرتے ہیں جو کہ ...

ہے۔

☆ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرنے کا یہ غلط مطلب نکال لینا کہ اس میں حضرت علی المرتضیٰ کی توہین ہے۔ حالانکہ اہل ... کے اکابرین کی کتب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل سے مزین ہیں تو کیا ایسوں کے نزدیک معاذ اللہ یہ مطلب وہاں بھی نکالا جائے گا؟؟ ہرگز ... بلکہ کوئی بھی سچا عاشق رسول سنی کبھی بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گستاخ نہیں ہو سکتا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ کی ... وعظمت بیان کرنے میں یہ مقصد نہیں ہوتا کہ حضرت امیر معاویہ کا درجہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل یا برابر ہے بلکہ اس ... مقصود عقیدہ حقہ اہل سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت کا اظہار اور ان ذوات قدسیہ سے بغض رکھنے والوں کی تردید ہوتا ہے۔

☆ عوام الناس کو دھوکہ دہی سے یہ باور کروانا کہ حضرت امیر معاویہ کے متعلق چودہ سو سال تک تمام علماء نے فقط سکوت کا حکم دیا ہے کسی نے ان کی شان وعظمت بیان نہیں کی۔ جس کا غلط ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو چکا۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تمام اہل سنت کے علماء حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان وعظمت بیان کرتے تاکہ رافضیوں کے عقائد و ...ریات کی تردید ہو لیکن افسوس بعض نام نہاد سنی صلح کلی مولوی رافضیت کو تقویت دینے کے لیے اپنے متعلقین کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ ... کی محبت سے دور کر کے ان کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کر رہے ہیں۔ عوام اہل سنت کو چاہیے کہ ان بہروپیوں کو پہچانیں اور ان کے ...نوں سے دور رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے اور ہمارے ایمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اور ہمارے اسلاف کی ...رح حب صحابہ واہل بیت پر ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

کتبہ: محمد سعید قادری

26 رمضان المبارک 1439ھ

بمطابق 11 جون 2018ء

محمد سعید قادری

جامعہ فخر العلوم مرتضائیہ نقشبند
دار الافتاء
سیاں بلال پارک داروغہ والا لاہور

ھذا التحقیق مزین بدلائل القرآن والاحادیث مرضیٰ المحدثین والفقہاء والصوفیاء

مفتی محمد اکمل قادری رضوی

شعبہ دار الافتاء والتحقیق
جامعہ اسلامیہ رضویہ لاہور
۲۶ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ

دار الافتاء

الجواب صحیح
محمد عمران عفی عنہ

دار الافتاء
جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو

الجواب صحیح

مفتی
ضمیر احمد مرتضائی
جامعہ ھجویریہ مرکز معارف اولیاء
داتا دربار لاہور

باسمہ تعالیٰ

الجواب صحیح والمجیب مصیب فللہ الحمد۔ قال الامام سیدی شہاب الدین احمد خفاجی حنفی علیہ الرحمۃ "ومن یکن یطعن فی معاویۃ فذاک کلب من کلاب الھاویۃ" (نسیم الریاض شرح الشفاء)

لہٰذا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنے والے ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ وہ اپنے آپ کو خسارے کی کس وادی میں جھونک رہے ہیں؟؟؟

30

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں اشارے کنایے سے اعتراضات کرنا جو کہ تفضیلی رافضیوں کا شیوہ ہے۔

حضرت امیر معاویہ کے مناقب بیان کرنے ان کا عرس منانے پر بعض لوگ بلاوجہ خارجیوں جیسے اعتراض کرتے ہیں جو کہ بغض معاویہ کی نشانی ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرنے کا یہ غلط مطلب نکال لیا کہ اس میں حضرت علی المرتضیٰ کی توہین ہے۔ حالانکہ اہل سنت کے اکابرین کی کتب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل سے مزین ہیں تو کیا انسوں کے نزدیک معاذ اللہ یہ مطلب وہاں بھی نکالا جائے گا؟؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ کوئی بھی سچا عاشق رسول سنی کبھی بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گستاخ نہیں ہو سکتا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت بیان کرنے میں یہ مقصد نہیں ہوتا کہ حضرت امیر معاویہ کو درجہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل یا برابر ہے بلکہ اس سے مقصود عقیدہ حقہ اہل سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت کا اظہار اور ان ذوات قدسیہ سے بغض رکھنے والوں کی تردید ہوتا ہے۔

عوام الناس کو دھوکہ دہی سے یہ باور کروانا کہ حضرت امیر معاویہ کے متعلق چودہ سو سال تک تمام علماء نے فقط سکوت کا حکم دیا ہے کسی نے بھی ان کی شان و عظمت بیان نہیں کی۔ جس کا غلط ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو چکا۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تمام اہل سنت کے علماء حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان و عظمت بیان کرتے تاکہ رافضیوں کے عقائد و نظریات کی تردید ہو لیکن افسوس بعض نام نہاد سنی صلح کلی مولوی رافضیت کو تقویت دینے کے لیے اپنے متعلقین کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت سے دور کر کے ان کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں۔ عوام اہل سنت کو چاہیے کہ ان بہروپیوں کو پہچانیں اور ان کے فتنوں سے دور رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے اور ہمارے ایمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اور ہمارے اسلاف کی مذہب صحابہ و اہل بیت پر ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

کتبہ: محمد سعید قادری

26 رمضان المبارک 1439ھ

بمطابق 11 جون 2018ء

اس فتوی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی
شان صحابیت اور ان کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ
حقیقی معنوں میں بیان کیا گیا۔
اللہ رب العزت مفتی محمد سعید قادری صاحب کی
اس عظیم کاوش کو اپنی جناب میں قبول فرمائے
اور مفتی صاحب کو دین و دنیا کی کامیابیوں سے
نوازے۔ (آمین)

صدر مدرس جامعہ برکات العلوم ...
حافظ محمد رفیق نقشبندی

تفضیلی رافضیوں کا شیوہ ہے۔
☆ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں اشارے کنایے سے اعتراضات کرنا جو کہ
☆ حضرت امیر معاویہ کے مناقب بیان کرنے، ان کا عرس منانے پر بعض لوگ بلاوجہ خارجیوں جیسے اعتراض کرتے ہیں جو کہ بغض معاویہ کی
دلیل ہے۔
☆ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی تعریف کرنے کا یہ غلط مطلب نکال لینا کہ اس میں حضرت علی المرتضی کی توہین ہے۔ حالانکہ اہل
سنت کے اکابرین کی کتب آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل سے مزین ہیں تو کیا ایسوں کے نزدیک معاذ اللہ یہ مطلب وہاں بھی نکالا جائے گا؟؟ ہرگز
نہیں۔ بلکہ کوئی بھی سچا عاشق رسول سنی کبھی بھی حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کا گستاخ نہیں ہو سکتا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی کی
شان وعظمت بیان کرنے میں یہ مقصد نہیں ہوتا کہ حضرت امیر معاویہ کا درجہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے افضل یا برابر ہے بلکہ اس
سے مقصود عقیدہ حقہ اہل سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت کا اظہار اور ان ذوات قدسیہ سے بغض رکھنے والوں کی تردید ہوتا ہے۔
☆ عوام الناس کو دھوکہ دہی سے یہ باور کروانا کہ حضرت امیر معاویہ کے متعلق چودہ سو سال تک تمام علماء نے فقط سکوت کا حکم دیا ہے کسی نے
بھی ان کی شان وعظمت بیان نہیں کی۔ جس کا غلط ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو چکا۔
ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تمام اہل سنت کے علماء حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی شان وعظمت بیان کرتے تاکہ رافضیوں کے عقائد و
نظریات کی تردید ہو لیکن افسوس بعض نام نہاد سنی صلح کلی مولوی رافضیت کو تقویت دینے کے لیے اپنے متعلقین کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی
عنہ کی محبت سے دور کر کے ان کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کر رہے ہیں۔ عوام اہل سنت کو چاہیے کہ ان بہروپیوں کو پہچانیں اور ان کے
فتنوں سے دور رہیں۔ اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے اور ہمارے ایمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اور ہمارے اسلاف کی
طرح حب صحابہ واہل بیت پر ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

کتبہ: محمد سعید قادری
26 رمضان المبارک 1439ھ
بمطابق 11 جون 2018ء

الجواب صحیح والمجیب مصیب
[illegible]

الجواب صحیح والمجیب مصیب
سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible]
12-09-2018

دار العلوم انوار رضا [illegible]
Ph: [illegible] 3317

☆ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں اشارے کنایے سے اعتراضات کرنا جو کہ تفضیلی رافضیوں کا شیوہ ہے۔

☆ حضرت امیر معاویہ کے مناقب بیان کرنے، ان کا عرس منانے پر [illegible] جیسے اعتراض کرتے ہیں جو کہ بغض معاویہ کی دلیل ہے۔

☆ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرنے کا یہ غلط مطلب نکال لینا کہ اس میں حضرت علی المرتضیٰ کی توہین ہے۔ معاذ اللہ اہل سنت کے اکابرین کی کتب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل سے مزین ہیں تو کیا ان کے نزدیک معاذ اللہ یہ مطلب وہاں بھی نکالا جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ کوئی بھی سچا عاشق رسول سنی کبھی بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گستاخ نہیں ہو سکتا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان و عظمت بیان کرنے میں یہ مقصد نہیں ہوتا کہ حضرت امیر معاویہ کا درجہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل یا برابر ہے بلکہ اس سے مقصود عقیدہ حقہ اہل سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت کا اظہار اور ان ذوات قدسیہ سے بغض رکھنے والوں کی تردید ہوتا ہے۔

☆ عوام الناس کو دھوکہ دہی سے یہ باور کروانا کہ حضرت امیر معاویہ کے متعلق چودہ سو سال تک تمام علماء نے فقط سکوت کا حکم دیا ہے کسی نے بھی ان کی شان و عظمت بیان نہیں کی۔ جس کا غلط ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو چکا۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تمام اہل سنت کے علماء حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان و عظمت بیان کرتے تاکہ رافضیوں کے فاسد نظریات کی تردید ہو لیکن افسوس بعض نام نہاد سنی صلح کلی مولوی رافضیت کو تقویت دینے کے لیے اپنے متعلقین کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت سے دور کر کے ان کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں۔ عوام اہل سنت کو چاہیے کہ ان بہروپیوں کو پہچانیں اور ان کے فتنوں سے دور رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے اور ہمارے ایمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اور ہمارے اسلاف کی طرح حب صحابہ واہل بیت پر ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

کتبہ: محمد سعید قادری

26 رمضان المبارک 1439ھ

بمطابق 11 جون 2018ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
صحابی کی شان احادیث مبارکہ سے بہت واضح ہے۔
کوئی ولی صحابی کی گرد راہ کے برابر بھی نہیں۔ راقم نے
نجوم التحقیق کے نام سے ایک کتاب اسی مسئلہ میں
تحریر کی ہے۔ مفتی محمد سعید قادری مدظلہ العالی نے
جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہی حق ہے، وہی اہل سنت کا
مسلک ہے۔ اس کے خلاف اہل رفض کا مسلک ہے۔

عبداللہ [illegible]

12-9-2018

☆ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں اشارے کنایے سے اعتراضات کرنا جو کہ تفضیلی رافضیوں کا شیوہ ہے۔

☆ حضرت امیر معاویہ کے مناقب بیان کرنے، ان کا عرس منانے پر بعض لوگ بلاوجہ خارجیوں جیسے اعتراض کرتے ہیں جو کہ بغض معاویہ کی دلیل ہے۔

☆ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی تعریف کرنے کا یہ غلط مطلب نکال لینا کہ اس میں حضرت علی المرتضی کی توہین ہے۔ حالانکہ اہل سنت کے اکابرین کی کتب آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل سے مزین ہیں تو کیا ایسوں کے نزدیک معاذ اللہ یہ مطلب وہاں بھی نکالا جائے گا؟؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ کوئی بھی سچا عاشق رسول سنی کبھی بھی حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کا گستاخ نہیں ہو سکتا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی کی شان و عظمت بیان کرنے میں یہ مقصد نہیں ہوتا کہ حضرت امیر معاویہ کا درجہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے افضل یا برابر ہے بلکہ اس سے مقصود عقیدہ حقہ اہل سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت کا اظہار اور ان ذوات قدسیہ سے بغض رکھنے والوں کی تردید ہوتا ہے۔

☆ عوام الناس کو دھوکہ دہی سے یہ باور کروانا کہ حضرت امیر معاویہ کے متعلق چودہ سو سال تک تمام علماء نے فقط سکوت کا حکم دیا ہے کسی نے بھی ان کی شان و عظمت بیان نہیں کی۔ جس کا غلط ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو چکا۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تمام اہل سنت کے علماء حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی شان و عظمت بیان کرتے تاکہ رافضیوں کے عقائد و نظریات کی تردید ہو لیکن افسوس بعض نام نہاد سنی صلح کلی مولوی رافضیت کو تقویت دینے کے لیے اپنے متعلقین کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت سے دور کر کے ان کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں۔ عوام اہل سنت کو چاہیے کہ ان بہروپیوں کو پہچانیں اور ان کے فتنوں سے دور رہیں۔ اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے اور ہمارے ایمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اور ہمارے اسلاف کی طرح حب صحابہ و اہل بیت پر ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ واللہ و رسولہ اعلم بالصواب۔

کتبہ: محمد سعید قادری

26 رمضان المبارک 1439ھ

بمطابق 11 جون 2018ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصدیق کی جاتی ہے کہ مصنف نے جو تحقیق پیش کی ہے وہ مبنی بر حقائق ہے؛ قرآن و سنت کے ناقابلِ تردید دلائل سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دفاع کیا ہے اور معتبرہ تاریخی حوالہ جات، محدثین اور فقہاء اسلام کا نقطۂ نظر پیش کر کے امت مسلمہ کی صحیح راہنمائی ہے؛ اللہ تعالی ان کو اجر جزیل عطا فرمائے۔

ھذا ما عندی والعلم عند اللہ تعالی

الجامعۃ الاویسیۃ الرضویۃ ... احمد ساجد ... بالمسجد الجامع سیدنا حسن

30

☆ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں اشارے کنایے سے اعتراضات کرنا جو کہ تفضیلی رافضیوں کا شیوہ ہے۔

☆ حضرت امیر معاویہ کے مناقب بیان کرنے، ان کا عرس منانے پر بعض لوگ بلاوجہ خارجیوں جیسے اعتراض کرتے ہیں جو کہ بغض معاویہ کی دلیل ہے۔

☆ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرنے کا یہ غلط مطلب نکال لینا کہ اس میں حضرت علی المرتضیٰ کی توہین ہے۔ حالانکہ اہل سنت کے اکابرین کی کتب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل سے مزین ہیں تو کیا ایسوں کے نزدیک معاذ اللہ یہ مطلب وہاں بھی نکالا جائے گا؟؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ کوئی بھی سچا عاشق رسول سنی کبھی بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گستاخ نہیں ہو سکتا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت بیان کرنے میں یہ مقصد نہیں ہوتا کہ حضرت امیر معاویہ کا درجہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل یا برابر ہے بلکہ اس سے مقصود عقیدہ حقہ اہل سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت کا اظہار اور ان ذوات قدسیہ سے بغض رکھنے والوں کی تردید ہوتا ہے۔

☆ عوام الناس کو دھوکہ دہی سے یہ باور کروانا کہ حضرت امیر معاویہ کے متعلق چودہ سو سال تک تمام علماء نے فقط سکوت کا حکم دیا ہے کسی نے بھی ان کی شان و عظمت بیان نہیں کی۔ جس کا غلط ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو چکا۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تمام اہل سنت کے علماء حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان و عظمت بیان کرتے تاکہ رافضیوں کے عقائد و نظریات کی تردید ہو لیکن افسوس بعض نام نہاد سنی صلح کلی مولوی رافضیت کو تقویت دینے کے لیے اپنے متعلقین کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت سے دور کر کے ان کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں۔ عوام اہل سنت کو چاہیے کہ ان بہروپیوں کو پہچانیں اور ان کے فتنوں سے دور رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے اور ہمارے ایمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اور ہمارے اسلاف کی طرح حب صحابہ و اہل بیت پر ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ واللہ و رسولہ اعلم بالصواب۔

کتبہ: محمد سعید قادری

26 رمضان المبارک 1439ھ

بمطابق 11 جون 2018ء

اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ

جامعہ محمدیہ غوثیہ ضیاء العلوم

ڈھوک محلہ صدر راولپنڈی

Ph: 051-5564913 Fax: 051-[illegible]

درج بالا فتوی ملاحظہ کیا ہے جو قرآن و سنت اور سلف صالحین سے ثابت شدہ معتقدات کے عین مطابق ہے، اور دور حاضر میں اس فتوی سے راہنمائی لینا انتہائی ضروری اور مفید ہے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

(ڈاکٹر مفتی) محمد ظفر اقبال جلالی

ڈاکٹر مفتی محمد ظفر اقبال جلالی

سربراہ دارالافتاء جامعہ اسلام آباد I.8/4

0300.5566803

(١)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والعاقبة للمتقين
ثم افضل الصلوات واكمل التسليمات على
افضل الانبياء واكمل المرسلين وعلى آله
واصحابه اجمعين ومن تبعهم بالاحسان الى
يوم الدين

وبعد

ايها القارئين!

ان سيدنا ومولينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم ان يسب
احدا من اصحابه كما رواه الترمذي في سننه
قال صلى الله عليه وسلم: لا تسبوا اصحابي
وقال صلى الله عليه وسلم ايضا: الله الله في اصحابي لا تتخذوهم
غرضا.
فحق واجب على جميع امته الى يوم القيامة ان يكف
لسانه عن اصحابه صلى الله عليه وسلم ورضي الله عنهم

(٤)

لا تسبوهم ولا تنقصوهم لانهم مكرمون باكرام الله تعالى
وبرسوله صلى الله عليه وسلم وكذلك لا يذكرون الا بالخير
ثم اعلم ان معاوية بن ابي سفيان رضي الله عنهما
صحابي جليل وتكريمه لازم لانه اصحب بالله تعالى
ورسوله صلى الله عليه وسلم وقد صحبه عدد سنين ودعا له
صلى الله عليه وسلم: اللهم اهد به (رواه الترمذي)
وقال ابن عباس لمعاوية رضي الله عنهم: انه (اي معاوية)
فقيه - وقال ايضا: انه قد صحب النبي صلى الله عليه وسلم
اقول وبالله التوفيق: في دعائه له صلى الله عليه وسلم
وقول حبر هذه الامة منقبة عظيمة جليلة
ولهذا اثبت وحقق ان سب على معاويه رضي الله عنه حرام
ومرتكبه مرتكب الكبيرة، والتوبة عليه واجب -
ومع ذلك معلوم ان في ايام المشاجرات
الحق مع امير المؤمنين اسد الله الغالب سيدنا علي بن ابي طالب
رضي الله عنهم
والصلح بجميع اهل السنة والجماعة علماؤهم او عوام

(٣)

ان يكفوا لسانه عن اصحابه صلى الله عليه وسلم، فهذا العمل دليل على صحة محبة اهل بيته صلى الله عليه وسلم، قال الله تعالى: تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون عما كانوا يعملون.

ثم اطلعت على فتوى لاخي الفاضل العالم الاستاذ محمد سعيد القادري مفتي بلد لاهور في حماية اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم واهل بيته خصوصا في امير المؤمنين معاوية بن ابي سفيان رضي الله عنه فوجدته حقا والحق احق ان يتبع الحق وربي بارك له في علمه وصالح تجملہ وقوة قلمه امين

كتبه بقلمه
المحتاج الى رب العلمين
السيد علي زين العابدين
من حفيد الامام القدوة العارف
سيدي شاه ابو المعالي رحمه الله
٢٦ ذي الحجة ١٤٣٩ھ
مطابق 06-09-18ء

جامعہ مدینۃ العلم
دار الافتاء